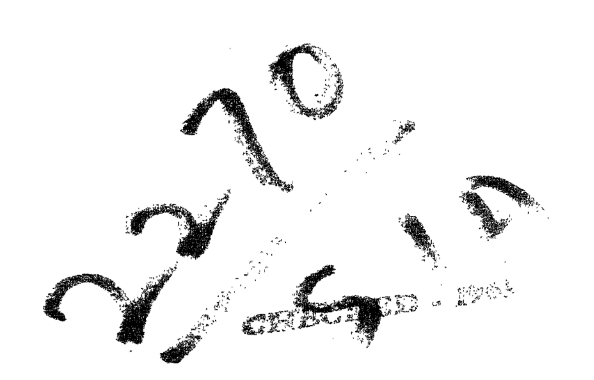




وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

الحمد لله العلي الحميد ... المجيد على طبع الكتاب الرشيد والخطاب السديد

عقد الجيد في احكام الاجتهاد والتقليد

لفخر المتأخرين سند المحدثين في ... المجدد ... رسول الله ...

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا اِلَی الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

جمیع ستایش اوس اللہ کو ہی جس نے ہمارے سردار محمد صلعم کو عرب اور عجم [illegible] بھیجا تا کہ عرب اور عجمی

لِیَسْتَضِیْئُوْا بِهٖ فِی الظُّلُمَاتِ وَیَنَالَ بِسَبَبِهٖ مَعَالِیَ الْمَقَامَاتِ

اون کے سبب سے تاریکیوں میں روشنی لیں اور اون کے سبب سے جو کہ بلند ہمتوں سے ہے

مَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ عَوَالِی الْهِمَمِ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

عالی مدارج حاصل کرے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سوای اللہ کے

اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ لَا

کوئی معبود نہیں ہے وہ یگانہ ہے اور بیشک محمد اوسکا بندہ اور ایسا رسول ہے کہ اوسکی بعد

نَبِیَّ بَعْدَهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ

کوئی نبی نہیں ہے درود اللہ کا اون پر اور اون کے آل اور اصحاب پر

بَارَكَ وَسَلَّمَ وَبَعْدُ فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمُفْتَقِرُ اِلٰی

اور برکت اور سلام اسکی بعد پس کہتا ہے ضعیف اپنی

رَحْمَةِ رَبِّهِ الْكَرِيْمِ وَلِيُّ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَانَهُ اللهُ تَعَالٰى

رب کریم کی رحمت کا حاجتمند ولی اللہ بن عبد الرحیم اللہ تعالی اسکو عیب لگانیوالی صفت سے

عَمَّا شَانَهُ وَاَصْلَحَ بَالَهُ وَحَالَهُ وَشَانَهُ هٰذِهٖ رِسَالَةٌ سَمَّيْتُهَا

بچاوی اور اسکا دل اور حال اور کار درست کرے کہتا ہے کہ یہ رسالہ ہے میں نے اسکا نام

عِقْدُ الْجِيْدِ فِيْ اَحْكَامِ الْاِجْتِهَادِ وَالتَّقْلِيْدِ حَمَلَنِيْ عَلٰى تَحْرِيْرِهَا

عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید رکھا مجھکو اس کے لکھنے پر

سُؤَالُ بَعْضِ الْاَصْحَابِ عَنْ مَسَائِلَ مُهِمَّةٍ فِيْ ذٰلِكَ

بعضے اصحاب کی سوال نے ضروری مسائل سے جو اس باب میں تھے راغب کیا

اَلْبَابُ بَابٌ فِيْ بَيَانِ حَقِيْقَةِ الْاِجْتِهَادِ وَشَرْطِهٖ وَ

باب اجتہاد کی ماہیت اور شرط اور

اَقْسَامِهٖ حَقِيْقَةُ الْاِجْتِهَادِ عَلٰى مَا يُفْهَمُ مِنْ كَلَامِ الْعُلَمَاءِ

اقسام کے بیان میں اجتہاد کی ماہیت جو علماء کے کلام سے معلوم ہوتی ہے

اِسْتِفْرَاغُ الْجُهْدِ فِيْ اِدْرَاكِ الْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْفَرْعِيَّةِ

کوشش کو احکام شرعی فرعی کے حاصل کرنے میں بذریعہ

عَنْ اَدِلَّتِهَا التَّفْصِيْلِيَّةِ الرَّاجِعَةِ كُلِّيَّاتُهَا اِلٰى اَرْبَعَةِ

دلائل تفصیلی کے جنکے کلیات کا انجام

اَقْسَامٍ اَلْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَالْاِجْمَاعُ وَالْقِيَاسُ

چار قسم کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس کیطرف ہے خوب صرف کرنا

وَيُفْهَمُ مِنْ هٰذَا اَنَّهٗ اَعَمُّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ اِسْتِفْرَاغًا فِيْ

اور اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اجتہاد اس سے عام ہے کہ صرف کوشش

اِدْرَاكِ حُكْمِ مَا سَبَقَ التَّكَلُّمُ فِيْهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ السَّابِقِيْنَ

ایسی مسئلہ کے حکم حاصل کرنے میں ہو کہ جسمیں علماء سابقین سے گفتگو ہو چکی ہے

اَوْلَا وَفَقَهُمْ فِي ذٰلِكَ اَوْخَالَفَ وَمِنْ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ بِاِعَانَةِ

یا نہیں بعض اول اُن علما سے موافق ہو یا مخالف اور اُس سے عام ہی کہ وہ اجتہاد کسی کی اعانت سے ہو

الْبَعْضِ فِي التَّنْبِيْهِ عَلٰى صُوَرِ الْمَسَائِلِ وَالتَّنْبِيْهِ عَلٰى مَاخَذِ

صور مسائل کے تنبیہ میں اور بغیر تفصیلے دلائل کے

الْاَحْكَامِ مِنَ الْاَدِلَّةِ التَّفْصِيْلِيَّةِ اَوْ بِغَيْرِ اِعَانَةٍ مِّنْهُ كَمَا يُظَنُّ

ماخذ احکام کی تنبیہ میں یا اوسکی بلا اعانت ہو اب اوس شخص کے

فِيْمَنْ كَانَ مُوَافِقًا لِّشَيْخِهٖ فِيْ اَكْثَرِ الْمَسَائِلِ لٰكِنَّهٗ يَعْرِفُ

حق میں کہ اپنے شیخ سے اکثر مسائل میں موافق ہو پر وہ

لِكُلِّ حُكْمٍ دَلِيْلًا وَيَطْمَئِنُّ قَلْبُهٗ بِذٰلِكَ الدَّلِيْلِ وَهُوَ عَلٰى

ہر ایک حکم کی دلیل جانتا ہی اور اسکا دل اوس دلیل پر مطمئن ہے اور وہ شخص اوس حکم یا دلیل سے

بَصِيْرَةٍ مِّنْ اَمْرِهٖ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمُجْتَهِدٍ ظَنٌّ فَاسِدٌ وَكَذٰلِكَ

خوب ماہر ہے یہ گمان جو کیا جاتا ہے کہ وہ مجتہد نہیں ہے یہ گمان خراب ہی اور ایسا ہی پہلے گمان کے اعتماد پر

مَا يُظَنُّ مِنْ اَنَّ الْمُجْتَهِدَ لَا يُوْجَدُ فِيْ هٰذِهِ الْاَزْمِنَةِ اِعْتِمَادًا

جو گمان کرنا کہ اس زمانہ میں مجتہد نہیں ہے مبنیاد ہے

عَلَى الظَّنِّ الْاَوَّلِ بِنَاءُ فَاسِدٍ عَلٰى فَاسِدٍ وَشَرْطُهٗ اَنَّهٗ لَا بُدَّ

فاسد کی فاسد پر اور اجتہاد کی شرط یہ ہے کہ مجتہد کو ضرور ہے

لَهٗ اَنْ يَّعْرِفَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْاَحْكَامِ

کہ کتاب اور سنت میں سے وہ جانتا ہو کہ جو احکام سے متعلق ہیں

وَمَوَاقِعَ الْاِجْمَاعِ وَشَرَائِطَ الْقِيَاسِ وَكَيْفِيَّةَ النَّظَرِ

اور اجماع کی مواقع کو اور قیاس کی شروط کو اور نظر کی کیفیت کو

وَعِلْمَ الْعَرَبِيَّةِ وَالنَّاسِخَ وَالْمَنْسُوْخَ وَحَالَ الرُّوَاةِ وَلَا

اور علم عرب کو اور ناسخ اور منسوخ کو اور حال راویوں کی حال کو اور

حاجة الى الكلام والفقه قال الغزالي انما يحصل الاجتهاد

کلام اور فقہ کی کچھ حاجت نہیں ہے غزالی کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں اجتہاد

في زماننا بممارسة الفقه وهي طريق تحصيل الدراية

بجز فقہ کے یہاں پر چھوڑ کی حاصل نہیں ہوتا اور اسمیں زمانہ میں سمجھ کی تحصیل کا

في هذا الزمان ولم يكن الطريق في زمن الصحابة رض

یہی طریقہ ہے اور یہ طریقہ صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کے زمانہ میں نہیں تھا

ذلك قلت هذا اشارة الى ان الاجتهاد المطلق المنتسب

میں یہ کہتا ہوں یہ ادھر اشارہ ہے کہ اجتہاد مطلق منتسب

لا يتم الا بمعرفة نصوص المجتهد المستقل وكذلك لا بد

بدون معرفت مجتہد مستقل کے نصوص سے پورا نہیں ہوتا اور ایسی ہی مجتہد

للمستقل من معرفة كلام من مضى من الصحابة والتابعين

مستقل کو معرفت کلام گذشتگان یعنے صحابہ اور تابعین

وتبعهم في ابواب الفقه وهذا الذي ذكرناه من شرط

اور تبع تابعین کے ابواب فقہ میں ضرور چاہیے اور اجتہاد کی یہ شرط جو ہمنے بیان کی ہے

الاجتهاد مبسوط في كتب الاصول و

کتب اصول میں خوب مذکور ہے اور

لا باس ان يورد كلام البغوي في هذا

اس مقام پر بغوی کی تقریر کو بیان کرنا

الموضع قال البغوي والمجتهد من جمع خمسة انواع من العلم

کچھ مضایقہ نہیں ہے بغوی کہتا ہے اور مجتہد وہ ہے جو پانچ قسم کے علم جمع کرے

علم كتاب الله عز وجل وعلم سنة رسول الله صلى الله

علم کتاب اللہ عز وجل کا اور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَقَاوِيلِ عُلَمَاءِ السَّلَفِ مِنْ إِجْمَاعِهِمْ
حدیث اور علماء سلف کے اجماع سے

وَاخْتِلَافِهِمْ وَعِلْمُ اللُّغَةِ وَعِلْمُ الْقِيَاسِ وَهُوَ طَرِيقُ اسْتِنْبَاطِ
اختلافی اقوال کا اور علم لغت کا اور علم قیاس کا اور وہ طریق ہے حکم کے استنباط کا

الْحُكْمِ عَنِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ إِذَا لَمْ يَجِدْهُ صَرِيحًا فِي نَصِّ
کتاب اور سنت سے جبکہ اوس حکم کو نص

كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ فَيَجِبُ أَنْ يَعْلَمَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ
کتاب یا سنت یا اجماع میں صریح نپاوے پس اوسپر واجب ہے کہ علم کتاب میں سے

النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوخَ وَالْمُجْمَلَ وَالْمُفَسَّرَ وَالْخَاصَّ وَالْعَامَّ وَالْمُحْكَمَ
ناسخ اور منسوخ کو اور مجمل اور مفسر کو اور خاص اور عام کو اور محکم

وَالْمُتَشَابِهَ وَالْكَرَاهَةَ وَالتَّحْرِيمَ وَالْإِبَاحَةَ وَالنَّدْبَ وَ
اور متشابہ کو اور کراہت اور حرمت اور اباحت اور مستحب اور

الْوُجُوبَ وَيَعْرِفَ مِنَ السُّنَّةِ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ وَيَعْرِفَ مِنْهَا الصَّحِيحَ
واجب کو جانے اور سنت میں سے ان سب چیزوں کو جانے اور سنت کی صحیح

وَالضَّعِيفَ وَالْمُسْنَدَ وَالْمُرْسَلَ وَيَعْرِفَ تَرْتِيبَ السُّنَّةِ عَلَى الْكِتَابِ
اور ضعیف کو اور مسند اور مرسل کو جانے اور سنت کو کتاب پر

وَتَرْتِيبَ الْكِتَابِ عَلَى السُّنَّةِ حَتَّى لَوْ وَجَدَ حَدِيثًا لَا يُوَافِقُ ظَاهِرُهُ
مرتب کرنا اور کتاب کو سنت پر مرتب کرنا جانے یہانتک کہ اگر کسی حدیث کو ایسا پاوے کہ اسکے ظاہر معنے

الْكِتَابَ يَهْتَدِي إِلَى وَجْهِ مَحْمَلِهِ فَإِنَّ السُّنَّةَ بَيَانُ الْكِتَابِ
کتاب سے موافق نہیں ہیں تو اوس کے مطابقت کی وجہ پاجاوے کیونکہ

وَلَا يُخَالِفُهُ وَإِنَّمَا يَجِبُ مَعْرِفَةُ مَا وَرَدَ مِنْهَا
کتاب کا بیان ہوتی ہے اور مخالف نہیں ہوتی اور معرفت واجب اتنی ہی ہے کہ جو حد

اَحْكَامِ الشَّرْعِ دُوْنَ مَا عَدَاهَا مِنَ الْقَصَصِ وَالْاَخْبَارِ وَ

احکام شرعی میں وارد ہوئی ہیں اس سے علاوہ حکایات اور اخبار اور

الْمَوَاعِظِ وَكَذٰلِكَ يَجِبُ اَنْ يَّعْرِفَ مِنْ عِلْمِ اللُّغَةِ مَا اَتٰى

مواعظ کی واجب نہیں ہے اور ایسے ہی علم لغت میں اتنا ہی واجب ہے

فِيْ كِتَابٍ وَّسُنَّةٍ فِيْ اُمُوْرِ الْاَحْكَامِ دُوْنَ الْاِحَاطَةِ

جو کتاب اور سنت کی اندر احکامی امور میں وارد ہوئی ہیں تمام لغات عرب کا احاطہ

بِجَمِيْعِ لُغَاتِ الْعَرَبِ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّتَحَرَّجَ فِيْهَا بِحَيْثُ يَقِفُ

۳ واجب نہیں ہے اور مناسب یہ ہے کہ اس میں اتنی مشقت کرے

عَلٰى مَرَامِ كَلَامِ الْعَرَبِ فِيْمَا يَدُلُّ عَلَى الْمُرَادِ مِنِ اخْتِلَافِ

کہ کلام عرب کی مقصود سے واقف ہو جاوے کہ مختلف محل اور مختلف احوال میں

الْمَحَالِّ وَالْاَحْوَالِ لِاَنَّ الْخِطَابَ وَرَدَ بِلِسَانِ الْعَرَبِ فَمَنْ

اس سے کیا مراد ہوتی ہے کیونکہ خطاب الٰہی تو عربی زبان میں وارد ہوا ہے پس

لَمْ يَعْرِفْهُ لَا يَقِفُ عَلٰى مُرَادِ الشَّارِعِ وَيَعْرِفُ اَقَاوِيْلَ الصَّحَابَةِ

جو شخص لغت کو نہیں جانیگا تو شارع کی مراد سے واقف نہیں ہوگا اور صحابہ

وَالتَّابِعِيْنَ فِي الْاَحْكَامِ وَمُعْظَمَ فَتَاوٰى فُقَهَاءِ الْاُمَّةِ

اور تابعین کے اقوال کو جو احکام میں ہیں اور اکثر فقہاء امت کے بڑے بڑے فتاوی کو جان لے

حَتّٰى لَا يَقَعَ حُكْمُهٗ مُخَالِفًا لِاَقْوَالِهِمْ فَيَكُوْنَ فِيْهِ خَرْقُ

تاکہ اسکا حکم اونکے اقوال کے برخلاف واقع نہ ہو کیونکہ اسمیں

الْاِجْمَاعِ وَاِذَا عَرَفَ مِنْ كُلٍّ مِّنْ هٰذِهِ الْاَنْوَاعِ مُعْظَمَهٗ

اجماع کا توڑنا ہے اور جب ان اقسام میں سے ہر ایک کی معظم کو جان لیا

فَهُوَ حِيْنَئِذٍ مُجْتَهِدٌ وَلَا يُشْتَرَطُ مَعْرِفَةُ جَمِيْعِهَا بِحَيْثُ لَا

تو اب یہ شخص مجتہد ہی اور تمام احکام کا جاننا ایسا کہ انمیں سے کوئی امر

يشذ عنه شيء منها واذا لم يعرف نوعا من هذه الانواع

باقي نرهجاي شرط نهين هے اور ان علوم مين سے اگر کسي ايک نوع کو بهي نهين جانتا تو تجهيد اسکي سيراه

فسبيله التقليد وان كان متبحرا في مذهب احد من احاد

تقليد هي هے اگرچه افراد ائمه سلف مين سے کسي ايک کي مذهب کا متبحر جامع هے هو

السلف فلا يجوز له تقلد القضاء ولا الترصد للفتيا واذا جمع

پس اسکو قاضي هونا جائز نهين هے اور نه فتوے دينکو اميدوار هونا اور اگر اسني يه علوم

هذه العلوم وكان مجانبا للاهواء والبدع

جمع کر ليے اور هوا وهوس اور بدعات کا تارک هو

مدرعا بالورع محترزا عن الكبائر غير مصر على

اور تقوے کا لباس پهني هوئي کبائر سے بچنے والا هو

الصغائر جاز له ان يتقلد القضاء ويتصرف

صغائر پر اڑا هوا نهو تو اسکو جائز هے کہ قاضي هو جاوے اور شرعي احکام مين

في الشرع بالاجتهاد والفتوى ويجب

اجتهاد اور فتوے کي راه سے تصرف کرے اور ايسي شخص کو

على من لم يجمع هذه الشرائط تقليده

که جسمين يه شرطين جمع نهين هے اسکي تقليد

فيما يعن له من الحوادث انتهى كلام

اور سر حکم مين جو حوادث مين پيش آوے واجب هے بغوي کا کلام

البغوي وقد صرح الرافعي والنووي

تمام هوا اور رافعي اور نووي

وغيرهما ممن لا يحصى كثرة ان المجتهد المطلق الذي

وغيره سنے جو بسبب کثرت کي شمار نهين هو سکتي تصريح کي هے که مجتهد مطلق جسکي

تفسيره على قسمين مستقل ومنتسب ويظهر من كلام

تفسیر گذر چکی ہے دو قسم پر ہے مستقل اور منتسب اور علماء کی کلام سے ظاہر ہوتا ہے

أن المستقل يمتاز عن غيره بثلاث خصال احدها التصرف

کہ مجتہد مستقل غیر مستقل سے تین وصف میں ممتاز ہوتا ہے ایک تو ان اصول میں تصرف کرتا

في الأصول التي عليها بناء مجتهداته وثانيتها تتبع الآيات

کہ جس پر اوسکی اجتہادی مسائل کی بنا ہے اور دوسری آیات

والأحاديث والآثار لمعرفة الأحكام التي سبق بالجواب

اور احادیث و آثار کی تلاش واسطے معرفت اول احکام کے جنہیں جواب

فيها واختيار بعض الأدلة المتعارضة على بعض وبيان

پہلے ہولیا ہے اور متعارض دلیلوں میں کسیکو کسی پہ اختیار کرلینا اور اسکی احتمالی معنوں سے

الراجح من محتملاته والتنبيه لمآخذ الأحكام من تلك

راجح کا بیان کرنا اور ان دلائل میں سے احکام کے ماخذ پہ

الأدلة والذي نرى والله أعلم أن ذلك ثلثا علم

تنبیہ کرنی اور ہم یوں ہیں سمجھتے ہیں واللہ اعلم کہ یہی شافعی کے علم کا

الشافعي رح والثالثة الكلام في المسائل التي لم يسبق

بڑا ادہا ہے اور تیسرے ان مسائل میں کہ جنکا پہلے کچھ

بالجواب فيها أخذا من تلك الأدلة والمنتسب من سلم

جواب نہیں ہوا اور انہیں دلائل سے نکالکر بحث کرنے اور مجتہد منتسب وہ ہے

أصول شيخه واستعان بكلامه كثيرا في تتبع الأدلة

جو اپنی شیخ کے اصول مان لے اور شیخ کی کلام سے دلائل کی تلاش میں

التنبيه للمأخذ وهو مع ذلك مستيقن بالأحكام

اور ماخذ کی تنبیہ میں اکثر امداد لیا کرے اور مع اسکے وہ احکام کو بذریعہ دلائل کے

مِنْ قِبَلِ اَدِلَّتِهَا قَادِرٌ عَلٰی اسْتِنْبَاطِ الْمَسَائِلِ مِنْهَا قَلَّ مَنْ

یقینی جانتا ہو اون دلائل سے مسائل کے استنباط پر قادر ہو اُس سے ایسا حال قلیل ہو

ذٰلِكَ مَعَهُ اَوْ كَثُرَ وَاِنَّمَا يُشْتَرَطُ الْاُمُوْرُ الْمَذْكُوْرَةُ فِي الْمُجْتَهِدِ

یا کثیر اور یہہ امور مذکورہ مجتہد مطلق ہی مین شرط ہین

الْمُطْلَقِ وَاَمَّا الَّذِيْ هُوَ دُوْنَهُ فِي الْمَرْتَبَةِ فَهُوَ مُجْتَهِدُ

اور جو مجتہد کہ مرتبہ مین اس سے کمتر ہو سووہ

فِي الْمَذْهَبِ وَهُوَ مُقَلِّدٌ لِاِمَامِهِ فِيْمَا ظَهَرَ فِيْهِ

مجتہد فی المذہب ہے اور وہ اپنے امام کا اون احکام مین جو نصًا ظاہر کرچکاہے مقلد ہوتا ہے

نَصُّهُ لٰكِنَّهُ يَعْرِفُ قَوَاعِدَ اِمَامِهِ وَمَا بَنٰى عَلَيْهِ مَذْهَبَهُ

پر وہ اپنی امام کے قواعد اور جسپر اُس نے اپنی مذہب کی بنا رکہی ہے جانا کرتا ہے

فَاِذَا وَقَعَتْ حَادِثَةٌ لَمْ يَعْرِفْ لِاِمَامِهِ فِيْهَا نَصًّا اجْتَهَدَ فِيْهَا

پس جسوقت ایساحادثہ پیدا ہوجاوے جسمین اُسکی امام کی کچھہ نقل معلوم نہین ہوتی تو اسمین اُسکے مذہب پر اجتہاد کرتاہے

عَلٰى مَذْهَبِهِ وَخَرَّجَهَا مِنْ اَقْوَالِهِ وَعَلٰى مِنْوَالِهِ وَدُوْنَهُ

اور اُسکو امام کے اقوال سے اور اُسکی وضع پر نکالتا ہے اور اُس سے

فِي الْمَرْتَبَةِ مُجْتَهِدُ الْفُتْيَا وَهُوَ الْمُتَبَحِّرُ فِيْ مَذْهَبِ اِمَامِهِ

مرتبہ مین کمتر مجتہد الفتیا ہوتا ہے اور وہ اپنے امام کے مذہب کا متبحر

الْمُتَمَكِّنُ مِنْ تَرْجِيْحِ قَوْلٍ عَلٰى اٰخَرَ وَوَجْهٍ مِنْ وُجُوْهِ الْاَصْحَابِ عَلَى

ایک قول کو دوسری پر اور صاحبان علم کی وجوہ مین سے ایک وجہ کو دوسرے وجہ پر ترجیح دینے مین

اٰخَرَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بَابٌ فِيْ بَيَانِ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِيْنَ اخْتَلَفُوْا

قادر ہوتا ہے واللہ اعلم باب مجتہدون کے اختلاف کی بیان مین مجتہدین کے

فِيْ تَصْوِيْبِ الْمُجْتَهِدِيْنَ فِي الْمَسَائِلِ الْفَرْعِيَّةِ الَّتِيْ لَا قَاطِعَ فِيْهَا

صواب پر ہونے مین اون مسائل فرعی مین کہ اون مین قطعی نہین ہے اختلاف کیاہے

باب اختلاف المجتہدین مین

هَلْ كُلُّ مُجْتَهِدٍ فِيهَا مُصِيبٌ أَوِ الْمُصِيبُ فِيهَا وَاحِدٌ وَقَالَ

آیا اون مسائل میں ہر ایک مجتہد صواب پر ہے یا اُن میں ایک صواب پر ہے

بِالْأَوَّلِ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيُّ وَالْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو يُوسُفَ

رائے اول کے تو شیخ ابو الحسن اشعری اور قاضی ابو بکر اور ابو یوسف

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَابْنُ سُرَيْجٍ وَنُقِلَ عَنْ جُمْهُورِ الْمُتَكَلِّمِينَ

اور محمد بن الحسن اور ابن سریج قائل ہوئے ہیں اور اشاعرہ کی جمہور متکلمین سے

مِنَ الْأَشَاعِرَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَفِي كِتَابِ الْخَرَاجِ لِأَبِي يُوسُفَ

اور معتزلہ سے منقول ہے اور ابو یوسف کی کتاب الخراج میں اس طرف

إِشَارَاتٌ إِلَى ذَلِكَ تُقَارِبُ التَّصْرِيحَ وَبِالثَّانِي قَالَ جُمْهُورُ

ایسے اشارے ہیں کہ تصریح کے قریب ہیں اور رائے ثانی کے جمہور

الْفُقَهَاءِ وَنُقِلَ عَنِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَقَالَ ابْنُ السَّمْعَانِيِّ

فقہاء قائل ہیں اور چاروں امام سے منقول ہے اور ابن السمعانی

فِي الْقَوَاطِعِ إِنَّهُ ظَاهِرُ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ قَالَ الْبَيْضَاوِيُّ فِي الْمِنْهَاجِ

قواطع میں کہتا ہے کہ شافعی کا ظاہر مذہب یہی ہے بیضاوی منہاج میں کہتا

اخْتُلِفَ فِي تَصْوِيبِ الْمُجْتَهِدِينَ بِنَاءً عَلَى الْخِلَافِ فِي أَنَّ لِكُلِّ صُورَةٍ

ہے کہ مجتہدین کے صواب پر ہونیکا اختلاف اس خلاف پر مبنی ہے جو ہر ایک صورت کیواسطے

حُكْمًا مُعَيَّنًا عَلَيْهِ دَلِيلٌ قَطْعِيٌّ أَوْ ظَنِّيٌّ وَالْمُخْتَارُ مَا صَحَّ عَنِ الشَّافِعِيِّ

ایک حکم معین ہونے میں ہی جسپر قطعی یا ظنی دلیل ہوا کرتی اور مختار وہ ہی جو امام شافعی سے صحیح

أَنَّ فِي الْحَادِثَةِ حُكْمًا مُعَيَّنًا عَلَيْهِ أَمَارَةٌ مَنْ وَجَدَهَا أَصَابَ وَمَنْ

کو پہنچا ہے کہ حادثہ میں حکم معین ہوتا ہے اوسپر نشانیاں ہیں جس نے انکو پا لیا مصیب ہوا اور جس نے

فَقَدَهَا أَخْطَأَ وَلَمْ يَأْثَمْ لِأَنَّ الِاجْتِهَادَ مَسْبُوقٌ بِالدَّلَالَةِ لِأَنَّهُ

گم کیا چوک گیا اور گنہگار نہیں ہوا اس لیے کہ اجتہاد دلائل سے بعد ہے کیونکہ

طَلَبُهَا وَاللّٰهُ لَا لِأَنَّهُ مُتَأَخِّرَةٌ عَنِ الْحُكْمِ فَلَوْ تَحَقَّقَ الْاِجْتِهَادُ أَنْ لَا اجْتِمَعَ

اجتہاد و دلائل کے تلاش ہوتی ہے اور دلالت حکم سے متاخر ہوتی ہے پھر اگر دو اجتہاد حق پر ہوں تو اجتماع

النَّقِيضَانِ وَلِأَنَّهُ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ أَصَابَ فَلَهُ

نقیضین ہو جاوے اور اسلیے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو مجتہد مصیب ہوتا ہے اوسکے لیے

أَجْرَانِ وَمَنْ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ قِيلَ لَوْ تَعَيَّنَ الْحُكْمُ فَالْمُخَالِفُ

دو اجر ہیں اور جو چوک گیا اس کیواسطے ایک اجر ہے کسیکا اعتراض ہے اگر حادثہ کا حکم متعین ہووے تو اسکو مخالف نے

لَهُ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَيَفْسُقُ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا

یعنے خطا کرنیوالے نے حکم موافق انزال الٰہی کے نہیں دیا پھر وہ فاسق ہوئے گا اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جو کوئی حکم

أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ قُلْنَا أُمِرَ بِالْحُكْمِ بِمَا ظَنَّهُ

نکرے اللہ کے اتارے پر سو وہ ہی لوگ ہیں بے حکم — ہم جواب دیتے ہیں یہ امر اس کے

وَإِنْ أَخْطَأَ الْحُكْمَ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ قِيلَ لَوْ لَمْ يُصَوَّبِ الْجَمِيعُ

مظنون حکم کا ہے اگرچہ حکم منزل اللہ سے چوک جاوے کوئی کہتا ہے اگر سب مجتہد مصیب نہ مانے جاویں

لَمَا جَازَ نَصْبُ الْمُخَالِفِ وَقَدْ نَصَبَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ زَيْدًا قُلْنَا لَمْ يَجُزْ

تو مخالف کا منصوب کرنا جائز نہیں ہوگا اور حال یہ ہے کہ ابو بکر رضہ نے زید کو منصوب کیا ہے جواب دیتے

تَوْلِيَةُ الْمُبْطِلِ وَالْمُخْطِئُ لَيْسَ بِمُبْطِلٍ انْتَهٰى كَلَامُ الْبَيْضَاوِيِّ قَوْلُهُ

ہیں مبطل کا والی کرنا جائز نہیں ہے اور مخطی مبطل نہیں ہوتا بیضاوی کا کلام تمام ہوا قولہ

لِكُلِّ صُوْرَةٍ حُكْمٌ الخ قُلْنَا حُكْمٌ عَلَى الْغَيْبِ بِلَا دَلِيلٍ قَوْلُهُ

لکل صورۃ حکم آخر تک ہم کہتے ہیں غیب پہ بلا دلیل حکم ہے قولہ

مَا صَحَّ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّ فِي الْحَادِثَةِ الخ قُلْنَا مَعْنَاهُ فِي كُلِّ حَادِثَةٍ

ماصح عن الشافعی ان فی الحادثۃ آخر تک ہم کہتے ہیں اسکے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک حادثہ میں

قَوْلٌ هُوَ أَوْفَقُ بِالْأُصُوْلِ وَأَقْعَدُ فِي طُرُقِ الْاِجْتِهَادِ وَعَلَيْهِ أَمَارَةٌ

قول اصول کے موافق اور اجتہاد کے طریقوں سے چسپاں ہوتا ہے اور اسپر اجتہادی دلائل ہیں —

ظاهرة من دلائل الاجتهاد من وجدها اصاب ومن

ظاہر نشانی ہوتی ہے جسنی اوس نشانی کو پا لیا صواب پر پہنچا اور جسنی اُسکو گم کیا

فقدها فقد اخطا ولم یأثم وذلک لانه نص فی اوائل الام

بیشک چوک گیا اور گنہگار نہین ہوتا اور یہہ اس لیے کہ امّ کے اوائل مین یہ نص موجود ہے کہ

بان العالم اذا قال للعالم اخطات فمعناه اخطات المسلک

ایک عالم اگر دوسرے عالم کو کہے کہ تو نے خطا کی تو اُسکے یہ معنے ہین کہ تو نے اُس راہ محکم سے

السدید الذی ینبغی للعلماء ان یسلکوه وبسط ذلک ومثله

کہ علما کو اوس پر چلنا سزاوار ہے خطا کے اور اُسکو بڑی تفصیل سے لکھا ہے اور اُسکی بہت مثالین لائے ہے

بامثال کثیرة او معناه اذا کان فی المسئلة خبر الواحد فقد اصاب

یا اُسکے یہ معنی ہین اگر مسئلہ مین خبر واحد ہوتی ہے تو جس نے اُسکو پایا بیشک مصیب ہوا

من وجده واخطا من فقده وهذا ایضا مبسوط فی الام

اور جس نے گم کیا اوس نے خطا کی ام مین یہہ بہی مفصل ہے

قوله لان الاجتهاد مسبوق الی اخره قلنا تعبدنا الله تعالی

قولہ لان الاجتہاد مسبوق الی آخرہ ہم کہتے ہین ہمارے لیے اللہ تعالے نے یہی عبادت ٹہرائی ہے

بان نعمل ما یؤدی الیه اجتهادنا فنطلب الذی نعلمه اجمالا

کہ ہم وہ عمل کیا کرین جسطرف ہمارا اجتہاد پہنچاوے پس ہم اپنے اجمالی علم کو تلاش کرین

لنحیط به تفصیلا قوله لاجتمع النقیضان قلنا هو کخصال

تاکہ اُسکے ذریعہ سے تفصیلی علم حاصل کرین قولہ لاجتمع النقیضان ہم کہتے ہین یہ

الکفارة کل واحد منها واجب ولیس بواجب قوله من اصاب

جیسے کفارہ کی چیزین کہ وہ سب واجب ہین اور سو واجب نہین ہین قولہ من اصاب

فله اجران قلنا هذا علیکم لا لکم لان الخطا الذی یوجب

فلہ اجران ہم کہتے ہین یہ تمکو مضر ہے مفید نہین اسلیے کہ جب خطا سے ثواب ملے

الآخر لا يكون معصية فلا بد ان يكونا حكمين لله تعالى احدهما

وہ معصیت نہیں ہوگی سو ضرور ہے کہ وہ دونوں حکم الٰہی ہی ہوں کہ ان میں سے ایک دوسرے سے

افضل من الآخر كالعزيمة والرخصة وهذا في القضاء ولا بد

افضل ہے جیسے عزیمت اور رخصت یا یہ قضا میں ہے اور بالضرور

ان المتحقق في الخارج اما قول المدعي او المنكر قوله امر بالحكم

خارج میں یا تو مدعی کا قول یا منکر کا قول ثابت ہوگا قولہ امر بالحکم

بما ظن الخ قلنا اعتراف بمقصودنا قوله والمخطئ ليس بمبطل

بماظن الخ ہم کہتے ہیں یہ مقصود کا اقرار ہے قولہ والمخطئ لیس بمبطل

قلنا لما لم يكن مبطلا لم يكن مخالفا للحق لان كل مخالف

ہم کہتے ہیں جب مخطی مبطل نہیں ہے تو حق کا مخالف بھی نہیں ہے اس لیے کہ حق کا مخالف

للحق مبطل وماذا بعد الحق الا الضلال والحق ان ما

تو مبطل ہی ہوتا ہی اور حق کے بعد بجز گمراہی کے کیا ہے اور حق یہ ہے کہ جو بات

نسب الى الائمة الاربعة قول مخرج من بعض تصريحاتهم

چاروں امام کیطرف منسوب ہے وہ قول ان کے بعض تصریحات سے نکالا ہوا ہے

وليس نصا منهم وانه لا خلاف للامة في تصويب المجتهدين

اور انکے بیان سے منصوص نہیں ہے اور حق یہ ہے کہ امت کو مجتہدین کے مصیب ہونے میں

فيما خير فيه نصا او اجماعا كالقراآت السبع وصيغ الادعية

جہاں کے اختیار از روی نص یا اجماع کی ثابت ہی خلاف نہیں جیسی ساتوں قراتیں اور دعاؤں کے کلمات

والوتر بسبع وتسع واحدى عشرة

اور وتر کے ساتوں اور نو اور گیارہ رکعتیں

فكذالك لا ينبغي ان تخالفوا فيما خير فيه دلالة والحق ان

تو ایسی ہی سزاوار نہیں ہے کہ جہاں اجتہاداً از روی دلالت کی ثابت ہی خلاف کریں اور حق تو یہی ہے کہ

الاختلاف اربعة اقسام احدها ما تعين فيه الحق قطعا

اختلاف چار قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ کہ جسمین حق یقینی متعین ہے

ويجب ان ينقض خلافه لانه باطل يقينا وثانيها ما تعين

اور واجب ہی کہ اسکا خلاف توڑ ڈالا جاوی کیونکہ یقینا باطل ہے اور دوسری قسم یہ کہ اوسمین حق

فيه الحق بغالب الرأي وخلافه باطل ظنا وثالثها ما كان

باعتبار غالب رای کے متعین ہو اور اسکا خلاف ظنی باطل ہوتا ہے اور تیسری قسم وہ کہ

كلا طرفي الخلاف مخيرا فيه بالقطع ورابعها ما كان كلا طرفي

خلاف کی دو نو طرفین یقینی اختیاری ہوی ہون اور چوتھی قسم وہ کہ

الخلاف مخيرا فيه بغالب الرأي وتفصيل ذالك انه ان كانت

خلاف کی دونو طرفین باعتبار غالب رای کے اختیاری ہوی ہون اور اوس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر

المسئلة مما ينقض فيها قضاء القاضي بان يكون فيها نص

مسئلہ اس قسم کا ہی جسمین قضا قاضی کا نقض لازم آتا ہے اسطور کہ اس مسئلہ مین

صحيح معروف من النبي صلى الله عليه وسلم فكل

نبی صلعم سے نص صحیح معروف موجود ہو پس جو

اجتهاد خلافه فهو باطل نعم ربما يعذر بجهل نصه صلى

اجتہاد اسکے خلاف ہوگا سو وہ باطل ہوگا ہان آتا ہے کہ کبھی نادانستگی نص

الله عليه واله وسلم الى ان يبلغ وتقوم الحجة وان

رسول صلعم کے معذور رکھا جاتا ہے جبتک کہ وہ نص پہنچے اور حجت قائم ہو اور اگر

كان الاجتهاد في معرفة واقعة قد وقعت ثم اشتبه

اجتہاد کسی ایسے واقعہ کی دریافت کرنے مین ہو کہ وہ ہو چکا ہے پھر اسکا حال مشتبہ ہوگیا ہے

الحال مثل موت زيد وحياته فلا جرم ان الحق واحد نعم

معلوم نہین رہا جیسے زید کی موت اور حیات تو بالضرور حق ایک ہی جانب ہوگا

رُبَّمَا يُعْذَرُ الْمُخْطِئُ بِاجْتِهَادِهٖ وَإِنْ كَانَ الْاِجْتِهَادُ فِي أَمْرٍ

ہان بعضے وقت اجتہاد کا مخطی معذور ہوتا ہے اور اگر اجتہاد ایسے باب مین ہو

فُوِّضَ إِلَى تَحَرِّي الْمُجْتَهِدِ وَكَانَ الْمَأْخَذَانِ مُتَقَارِبَيْنِ وَ

کہ مجتہد کی اٹکل پر حوالہ ہوا ہے اور اسکی دونو ماخذ باہم قریب قریب ہون اور

لَيْسَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا بَعِيْدًا مِنَ الْأَذْهَانِ جِدًّا بِحَيْثُ يُرٰى

اُن مین سے کوئی سا اذہان سے ایسا نہایت بعید نہو کہ اوس ماخذ والا

أَنَّ صَاحِبَهُ مُقَصِّرٌ قَدْ خَرَجَ مِنْ عُرْفِ النَّاسِ وَعَادَتِهِمْ

تقصیر دار سمجھا جائے کہ بیشک لوگون کے محاورہ اور عادت سے باہر ہو گیا ہے

فَالْمُجْتَهِدَانِ مُصِيْبَانِ مِثْلُ رَجُلَيْنِ قِيْلَ لِكُلِّ وَاحِدٍ

ایسی دونو مجتہد مصیب ہوتے ہین مثلاً کسی نے دو شخصون مین سے ہر ایککو یہ کہا

مِنْهُمَا أَعْطِ كُلَّ فَقِيْرٍ وَجَدْتَهُ دِرْهَمًا مِنْ مَالِيْ قَالَ كَيْفَ

کہ تجھکو جو فقیر ملے اُسکو میرے مال مین سے ایک درہم دیدیا کر اوسنے کہا کہ مین کیونکر

أَعْرِفُ أَنَّهُ فَقِيْرٌ قِيْلَ إِذَا اجْتَهَدْتَ فِي تَتَبُّعِ قَرَائِنِ الْفَقْرِ

معلوم کرون کہ وہ فقیر ہے کہا جب تو قرائن کی تلاش مین کوشش کر چکا

ثُمَّ أَتَاكَ الثَّلْجُ أَنَّهُ فَقِيْرٌ فَأَعْطِهِ فَاخْتَلَفَا فِي رَجُلٍ قَالَ

پھر تجھکو اطمینان ہو کہ یہ فقیر ہے پس اُسکو دیدیا کر پس اُن دونو شخصون نے ایک آدمی کی حال مین اختلاف کیا

أَحَدُهُمَا هُوَ فَقِيْرٌ وَقَالَ الْآخَرُ لَا وَالْمَأْخَذَانِ مُتَقَارِبَانِ

ایک نے کہا یہ فقیر ہے اور دوسرے نے کہا یہ فقیر نہین ہے اور ماخذ دونون کے باہم ایسی قریب ہین کہ

يَسُوْغُ الْأَخْذُ بِهِمَا فَهُمَا مُصِيْبَانِ لِأَنَّهُ مَا أَدَارَ الْحُكْمَ إِلَّا عَلٰى

اون دونو ماخذ سے سند جائز ہے تو دونو مصیب ہین اسلیے کہ اوسنے اپنی حکم کو اسی پر دائر کیا ہے

مَنْ يَقَعُ فِي تَحَرِّيْهِ أَنَّهُ فَقِيْرٌ وَقَدْ وَقَعَ فِي تَحَرِّيْهِ ذٰلِكَ

کہ جسکی اٹکل مین یہ فقیر معلوم ہو اور بیشک اسکی اٹکل مین بلا ظاہر یہی مقصود کے یہہ ہے

مِنْ غَيْرِ تَقْصِيْرٍ ظَاهِرٍ بِخِلَافِ مَا إِذَا أَعْطَى تَاجِرًا كَبِيْرًا

آیا کہ فقیر ہے برخلاف ایسی صورت کی کہ کسی بڑے سوداگر

لَهُ خَدَمٌ وَحَشَمٌ فَإِنَّ الْقَائِلَ بِفَقْرِهِ يُعَدُّ مُقَصِّرًا وَلَا

خدم حشم والی کو دیدے کیونکہ جو شخص ایسے سوداگر کو فقیر سمجھے وہ مقصور والا گنا جاتا ہے

يَسُوْغُ الْأَخْذُ بِالشُّبْهَةِ الَّتِيْ ذَهَبَ إِلَيْهَا فَهٰهُنَا مَقَامَانِ

ایسے شبہ کے سند لینا جدہر وہ گیا ہے جائز نہیں ہے پس یہاں دو مقام ہیں

أَحَدُهُمَا أَنَّهُ فَقِيْرٌ فِي الْحَقِيْقَةِ أَمْ لَا وَلَا شُبْهَةَ أَنَّ الْحَقَّ

ایک تو یہہ کہ آیا وہ حقیقت میں فقیر ہے یا نہیں اور بلا شبہ اسمیں تو حق ایک ہی بات ہے

فِيْهِ وَاحِدٌ فَإِنَّ النَّقِيْضَيْنِ لَا يَجْتَمِعَانِ وَالثَّانِيْ أَنَّ

اور بیشک دو نقیضین جمع نہیں ہوتیں اور دوسرا مقام یہ ہے کہ جسنے

مَنْ أَعْطَى غَيْرَ الْفَقِيْرِ عَلَى ظَنِّ فَقْرِهِ هَلْ هُوَ مُطِيْعٌ أَمْ لَا

تو انگر کو اپنے گمان میں فقیر سمجھکر دیدیا تو آیا وہ حکم کا مطیع ہے یا نہیں

وَلَا شُبْهَةَ أَنَّهُ مُطِيْعٌ نَعَمْ مَنْ وَافَقَ ظَنُّهُ الْحَقِيْقَةَ قَدْ

اور بلا شبہ وہ مطیع ہی ہاں جسکا گمان حقیقت کی مطابق ہوگیا اوس نے

نَالَ حَظًّا وَافِرًا وَإِنْ كَانَ الْاِجْتِهَادُ فِي اخْتِيَارِ مَا خُيِّرَ

بڑا ہی کام کیا اور اگر اجتہاد اختیار دی ہوئی بات کے اختیار کرنے میں ہو

فِيْهِ كَأَحْرُفِ الْقُرْآنِ وَصِيَغِ الْأَدْعِيَةِ وَكَذَا مَا فَعَلَهُ

جیسے قرآن کے حروف اور دعاؤں کے کلمات اور ایسی ہی نبی صلعم کے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وُجُوْهٍ تَسْهِيْلًا عَلَى

کیے گئے وضع کے افعال امت پر سہولت کیوا سطے

النَّاسِ مَعَ كَوْنِهَا كُلِّهَا حَاوِيَةً لِأَصْلِ الْمَصْلَحَةِ فَالْمُجْتَهِدَاتِ

باوجودیکہ وہ ہر ایک وضع اصل مصلحت کو جاوی ہی سو ایسی دونو مجتہد

مصیبان فهذا کله بیّن لا ینبغی لأحد أن یتوقف فیه

مصیب ہوں تو یہ سب ظاہر ہے کسی کو سزاوار نہیں ہے کہ اس میں توقف کرے

ویقع الاختلاف بین الفقهاء ومعظمها أمور أحدها

اور فقہا میں اختلاف کی مواضع اور معظم مواضع کئی امر ہیں

أن یکون واحد قد بلغه الحدیث والآخر لم یبلغه و

ایک تو یہ ہے کہ حدیث ایک کو تو پہنچی اور دوسرے کو نہ پہنچی

المصیب ههنا متعین والثانی أن یکون عند کل

اس صورت میں مصیب معین ہے یعنی ایک دوسرا امر یہ ہے کہ ہر ایک کے پاس

واحد أحادیث وآثار متخالفة وقد اجتهد فی تطبیق

حدیثیں اور آثار ہیں متخالف ہوں اور دونوں نے اجتہاد کیا ان میں تطبیق کرنے میں

بعضها ببعض أو ترجیح بعضها علی بعض فأدّی اجتهاده إلی

[illegible] اجتہاد کیا سو اور کے اجتہاد نے

حکم [illegible] اختلاف مذهب القبیلین والثالث أن یختلفوا

ایک حکم [illegible] اختلاف واقع ہو گیا اور تیسرا امر یہ ہے

فی تفسیر الألفاظ المستعملة وحدودها الجامعة المانعة

الفاظ مستعملہ کی تفسیر میں اور الفاظ کی جامع اور مانع حدود میں

[illegible] أو یکون الشیء مشروطًا من قبیل السبر والحذف

[illegible] معرفت میں بطور سبر اور حذف

وتخریج المناط [illegible] وصفًا عامًّا علی هذه

[illegible] خاص صورت پر [illegible] صادق آجاوے جو وصف عام

الصورة إمّا صدقًا أو انطباق الکلیة علی جزئیاتها ونحو ذلک

اس صورت پر [illegible] طور کلیہ اپنی جزئیات پر منطبق ہو جاوے اور کسی اور امور سے

فأدّى اجتهادُ كلِّ واحدٍ إلى مذهبٍ والرابعُ أن يختلفوا

پھر ہر ایک کی اجتہاد سے ایک ایک مذہب سمجھا وی اور چوتھے یہ امر ہے

في المسائل الأصوليّة ويتفرّع عليه الاختلاف في الفروع

کہ فقہا اصول کے مسائل میں اختلاف کریں اور اس اختلاف پر شروع میں اختلاف پیدا ہو جاوے

والمجتهدان في هذه الأقسام مصيبان إذا كان مأخذاهما

ان اقسام میں دو نو مجتہد مصیب ہوتے ہیں جس صورت میں کہ ان دونو کا ماخذ

متقاربين بالمعنى الذي ذكرنا والحقّ أنّ المسائل المذكورة

ہمارے معنی ذکر کیے گئے کے اعتبار سے ملتا جلتا ہو اور حق یہ ہے کہ کتب اصول کے

في كتب أصول الفقه على قسمين قسمٌ هو من باب تتبّع

مسائل مذکورہ دو قسم پر ہیں ایک قسم تو باعتبار تلاش

لغة العرب كالخاصّ والعامّ والنصّ والظاهر مثله

عربی لغت کی ہی جیسے خاص اور عام اور نص اور ظاہر اسکی مثال

كمثل قول النحوي هذا الاسم نكرة وذلك معرفة

جیسے نحوی کا قول ہے یہ اسم نکرہ ہے اور وہ معرفہ ہے

وهذا علمٌ وذلك اسم جنس والفاعل مرفوعٌ والمفعول

اور یہ علم ہے اور وہ اسم جنس ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے اور مفعول

منصوبٌ وليس في هذا القسم كثير اختلاف وقسمٌ هو

منصوب ہوتا ہے اور اس قسم میں کچھ بہت اختلاف نہیں ہے اور ایک قسم

من باب تقريب الذهن إلى ما يفعله العاقل بسليقته

باعتبار ذہن پہنچانے کے اور اس بات کے جو عاقل لوگ اپنے سلیقہ سے کیا کرتے ہیں

تفصيله أنّك إذا ألقيت إلى عاقلٍ كتاباً عتيقاً قد تغيّر

اسکی تفصیل یہ ہے کہ تو نے اگر کسی عاقل کو ایک ایسی پرانی کتاب دی جسکے

بَعْضُ حُرُوفِهِ وَأَمَرْتَهُ بِقِرَاءَتِهِ فَإِنَّهُ لَابُدَّ إِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْهِ شَيٌ

بعض حروف اسکی بگڑ بگڑ گئے ہوں اور اسکو پڑھنے کو کہا پس وہ عاقل بیشک جب اوسپر کوئی حرف اٹکیگا

يَتَتَبَّعُ الْقَرَائِنَ وَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ وَرُبَّمَا يَخْتَلِفُ عَاقِلَانِ

تو قرائن تلاش اور صواب کی اٹکل کریگا اور بعضی وقت ایسی جگہ دو عاقل مختلف ہوجاتے ہیں

فِي مِثْلِ ذٰلِكَ وَإِذَا عَنَّ لِلْعَاقِلِ طَرِيقَانِ كَيْفَ يَتَتَبَّعُ الدَّلَائِل

اور جب عاقل کو دو راہ پیش آتے ہیں تو دلائل کو کیا تلاش

وَيَتَفَحَّصُ عَنِ الْمَصَالِحِ وَيَخْتَارُ الْأَرْجَحَ وَالْأَقَلَّ شَرًّا فَكَذٰلِكَ

اور مصالح کو کیا تفحص کرتا ہی اور راجح کو اور جسمیں نقصان کمتر ہو پسند کرلیتا ہے ایسی ہی

الْأَوَائِلُ لَمَّا وَرَدَ عَلَيْهِمْ أَحَادِيثُ مُخْتَلِفَةٌ أَجَالُوا قِدَاحَ

اوائل فقہا ر تھی جب انکو مختلف حدیثیں ملیں تو انہوں نے اپنی اپنی

نَظَرِهِمْ فِي ذٰلِكَ فَأَفْضَى اجْتِهَادُهُمْ إِلَى الْحُكْمِ عَلَى بَعْضِهَا

نظر کے تیر اونمیں لگانے شروع کیے پھر انکے اجتہاد کا یہہ انجام ہوا کہ کسی حدیث پر تو منسوخ ہونیکا

بِالنَّسْخِ وَتَطْبِيقِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ أَوْ تَرْجِيحِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ

حکم لگایا اور کسی حدیث کو کسی سے مطابق کیا اور کسی حدیث کو کسی پر ترجیح دی

وَكَذٰلِكَ لَمَّا وَرَدَ عَلَيْهِمْ مَسَائِلُ لَمْ يَكُنِ السَّلَفُ تَكَلَّمُوا

اور ایسے ہی جب ایسے مسائل پیش آئے کہ سلف اونمیں کلام نہیں کیا تھا

[illegible] النَّظِيرَ بِالنَّظِيرِ وَاسْتَنْبَطُوا الْعِلَلَ وَبِالْجُمْلَةِ

[illegible] نے ایک نظیر کو نظیر سے ملایا اور انکی علتیں نکالیں اور خلاصہ یہ ہے

[illegible] مَسَائِعُ انْدَفَعُوا إِلَيْهَا بِسَلِيقَتِهِمُ الْمَخْلُوقَةِ فِيهِمْ

[illegible] اپنی پیدائشی سلیقہ سے اسی طرف سمجھا گیا

[illegible] أَمْرٌ يَعِنُّ لَهُ فَأَرَادَ قَوْمٌ أَنْ يَسْرُدُوا

[illegible] امر پیش آ جسمیں سمجھا ایسا ہی پھر ایک قوم نے ارادہ کیا کہ اپنی عمل وعادت کو

صَنَائِعِهِمُ الَّتِي ذَكَرُوهَا مُفَصَّلَةً فِي كُتُبِهِمْ أَوْ أَشَارُوا

حدیث کی روایت مین جنہون نے وہ عمل در آمد جسکو اپنی کتابون مین مفصل ذکر کیا ہے

إِلَيْهَا فِي ضِمْنِ كَلَامِهِمْ أَوْ خَرَجَتْ مِنْ مَسَائِلِهِمْ وَإِنْ

یا اپنی کلام کے ضمن مین اوس طرف اشارہ کیا ہے یا وہ صنائع اُنکے مسائل مین سے نکالین اور اگرچہ

لَمْ يَذْكُرُوهَا وَتَلَقَّتْ عُقُولُ الْخَلَفِ أَكْثَرَ صَنَائِعِهِمْ

انہون نے اون صنائع کو ذکر نہین کیا اور پچھلون کی عقلون نے اُن کی اکثر صنائع کو اوس سلیقہ کے

بِالْقَبُولِ لِمَا جُبِلُوا عَلَيْهِ مِنَ السَّلِيقَةِ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ

ذریعہ سے جس پر اسباب مین مخلوق ہوئی ہین مانلیا

ثُمَّ صَارَتْ أُمُورًا مُسَلَّمَةً فِيمَا بَيْنَهُمْ وَعَلَى قِيَاسِ ذٰلِكَ

پھر وہ صنائع اون اندر امور مسلمہ ٹھہر گئے اور اس ہی قیاس پر

لَمَّا فَرَغُوا جُهْدَهُمْ فِي رِوَايَةِ الْحَدِيثِ وَمَعْرِفَةِ الصَّحِيحِ

جب وہ اپنی کوشش کو حدیث کی روایت مین اور صحیح حدیث کو سقیم سے

مِنَ السَّقِيمِ وَالْمُسْتَفِيضِ مِنَ الْغَرِيبِ وَمَعْرِفَةِ أَحْوَالِ

اور مستفیض کو غریب سے پہچانتے ہین اور باعتبار جرح اور تعدیل

الرُّوَاةِ جَرْحًا وَتَعْدِيلًا وَكِتَابَةِ كُتُبِ الْحَدِيثِ وَتَصْحِيحِهَا

کے راویون کے حالات کی معرفت مین اور کتب حدیث کی لکھنے اور صحیح کرنے مین خوب صرف

جَشَرُوا فِي تِلْكَ الْمَيَادِينِ بِسَلِيقَتِهِمُ الْمَخْلُوقَةِ فِي عُقُولِهِمْ

کر چکے تو وہ اپنی سلیقہ کے زور سے جو انکے عقلون مین پیدا کیا گیا تھا اون ہی میدانون

ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ آخَرُونَ وَجَعَلُوا صَنَائِعَهُمْ تِلْكَ الْكُلِّيَّاتِ

مین چلے پھر اور لوگ آئے اور انہون نے انکی وہی صنائع یعنی امور مسلمہ کو قاعدے کلیہ

مُدَوَّنَةً وَهٰهُنَا فَائِدَةٌ جَلِيلَةٌ هِيَ أَنَّ مِنْ شَرْطِ الْعِلْمِ

مدونہ بنائی اور یہان بڑا عمدہ فائدہ ہے کہ ایسی ایسی مقدمات

ومثل هذه المقدمات الكلية أن لا يكون الصورة

کلیہ پر عمل کرنے کی شرط یہ ہے کہ وہ خاص جزئی صورت

الجزئية التي يقع فيها الكلام مما سبق إلى العقل فيها

جس میں بحث ہو رہی ہے اوس قسم کی نہو کہ عقل اوس کو اسمیں

ضد حكم الكليات لأنه كثيرا ما يكون هناك قرائن

کلیات کی ضد حاصل ہو چکی ہو کیونکہ ایسا بہت اتفاق ہوتا ہے کہ وہاں خاص خاص

خاصة تفيد غير حكم الكليات وأصل الجدل هو

قرینے ایسے ہوتے ہیں کہ اون سے برخلاف حکم کلیات حکم پیدا ہو جاتا ہے اور جدل کی حقیقت یہ

اتباع الكليات وإثبات حكمها فقد قضى العقل الصراح

ہے کہ کلیات کی پیروی اور ایسے حکم کا ثابت کرنا کہ عقل صریح

بخلافه لخصوص المقام كما إذا رأيت حجرا وأيقنت

خصوصیت مقام کے وجہ سے اوس حکم کے برخلاف حکم دے چکی ہے جیسی تونے ایک پتھر دیکھا اور

أنه حجر فجاء الجدلي فقال الشيء إنما يعرف باللون

یقین کر لیا کہ یہ پتھر ہے پھر ایک جدلی آیا اور کہا کہ شے رنگ اور شکل وغیرہ ہی سے

والشكل ونحوها وهذه الصورة قد تتشابه الأشياء

معلوم ہوتی ہے اور یہ صورت اس رنگ اور شکل میں اور اشیاء سے مشابہ ہی ہوتی ہے

فيها فينتقض ذلك اليقين بأمر كلي ولا يعلم المسكين

پھر وہ یقین اس امر کلی سے ٹوٹ گیا اور بیچارہ سے کچھ معلوم نہوا

أن اليقين الحاصل في هذه الصورة الخاصة أكبر

کہ اس صورت خاص کا وہ یقین جو حاصل ہو چکا ہے کلیات کی پیروی سے بہت بڑا ہے

من اتباع الكليات فإياك أن تغرك أقوالهم عن صريح

سو بچتے رہنا مبادا کہ تجھکو اونکے ایسے اقوال صریح سنت سے ڈگا دیں

السنة والاختلاف في هذا القسم راجع الى التحري

اور اس قسم میں اختلاف کا انحصار اٹکل اور دل کے

وسكون القلب بالجملة الاختلاف في اكثر اصول

اطمینان تک ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ اکثر اصول فقہ میں اختلاف

الفقه راجع الى التحري واطمينان القلب بمشاهدة

قرائن کے دیکھنے سے اٹکل اور دل کی اطمینان کیطرف رجوع

القرائن وقد اشار النبي صلى الله عليه وآله وسلم

کرتا ہے اور بیشک نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلام سے

الى ان التكليف راجع الى ما يؤدي اليه التحري في

کئی مواضع میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ تکلیف ادہر رجوع کرتے ہی جدھر

مواضع من كلامه منها قوله صلى الله عليه وسلم

اٹکل لیجاوے اون مواضع میں سے یہہ حدیث ہے تمہارا

فطركم يوم تفطرون واضحاكم يوم تضحون قال الخطابي

افطار اسی دن ہی جسدن افطار کرو اور تمہاری قربانی اوسی دن ہی جسدن قربانی کرو

معنى الحديث ان الخطأ موضوع عن الناس فيما كان

خطابی کہتا ہے حدیث کے یہہ معنی ہیں کہ اجتہاد کے راہ میں لوگوں کی خطا معاف ہے

سبيله الاجتهاد فلو ان قوما اجتهدوا فلم يروا

پس اگر ایک قوم نے محنت سے ڈہونڈا اور

الهلال الا بعد ثلثين فلم يفطروا حتى استوفوا العدد

ہلال نہ دیکھا مگر بعد تیس دن کے انہوں نے افطار نہ کیا یہانتک کہ مہینے کی گنتی پوری کرلے

ثم ثبت عندهم ان الشهر كان تسعا وعشرين

پھر انکو ثابت ہوا مہینا انتیس دن کا تھا

فَاِنَّ صَوْمَهُمْ وَفِطْرَهُمْ مَاضٍ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ مِنْ وِزْرٍ
تو بے شک اون کا روزہ اور افطار صحیح ہے اور انپر کچھ گناہ اور سزا

اَوْ عَتْبٍ وَكَذٰلِكَ فِي الْحَجِّ اِذَا اَخْطَؤُا يَوْمَ عَرَفَةَ فَاِنَّهُ لَيْسَ
نہیں ہے اور ایسی ہی حج مین اگر انہون نے یوم عرفہ مین خطا کی تو انپر حج کے

عَلَيْهِمْ اِعَادَتُهُ وَيُجْزِئُهُمْ اَضْحَاهُمْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا هٰذَا
قضا نہین ہے اور اون کو وہی اضحی کافی ہے اللہ سبحانہ تعالے

تَخْفِيْفٌ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَرِفْقٌ بِعِبَادِهٖ وَمِنْهَا قَوْلُهٗ
کی طرف سے تخفیف اور اپنے بندون پر آسانی ہی اور ایک

اَلْحَاكِمُ اِذَا اجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا اجْتَهَدَ
موضع یہ حدیث ہی کہ حکم دینے والا اگر اجتہاد کرے اور صواب پر پہنچ جاوے تو اس کی دو اجر

فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَكُلُّ مَنِ اسْتَقْرَاَ نُصُوْصَ الشَّارِعِ
اور اگر اجتہاد کرے اور چوک جاوے تو اوسکو اجر ہے اور جو شخص شارع کی نصوص پر ڈھونڈ...

وَفَتَاوَاهُ تَحَصَّلَ عِنْدَهٗ قَاعِدَةٌ كُلِّيَّةٌ وَهِيَ اَنَّ الشَّارِعَ
تلاش کریگا تو اسکو کلیہ قاعدہ ملجاوے گا کہ بے شک شارع

قَدْ ضَبَطَ اَنْوَاعَ الْبِرِّ مِنَ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ وَالصَّلٰوةِ
نے عمدہ التام وضو اور غسل اور نماز اور

وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَغَيْرِهَا مِمَّا اَجْمَعَتْ الْمِلَلُ
زکوۃ اور روزہ اور حج وغیرہ جسپر مذاہب متفق ہین

عَلَيْهِ بِاَنْحَاءِ الضَّبْطِ فَشَرَعَ لَهَا اَرْكَانًا وَشُرُوْطًا وَاٰدَابًا
ز کے ضبط کردے ہین پس انکے لیے رکن اور شرطین اور آداب مقرر کردیے ہین

وَجَعَلَ لَهَا مَكْرُوْهَاتٍ وَمُفْسِدَاتٍ وَجَوَائِزَ وَاَشْبَعَ
اور انکے واسطے مکروہات اور مفسدات اور جائز امور مقرر کردیے ہین اور

القول هذا احق الاشياء ثم لم يبحث عن تلك
اس مین کہنی کا تو خوب ادا کرتاہے پھر ان ارکان وغیرہ سے
الارکان وغیرها بحدود جامعة مانعة کثیر
بطور تعریف جامع اور مانع کے خوب بحث نہین کے
بحث وکلما سئل عن احکام جزئیة تتعلق بتلک
ہے اور جب کوئے جزئے احکام سے جوکہ ان
الارکان والشروط وغیرها احالها علی ما
ارکان اور شروط وغیرہ سے متعلق ہین پوچھتا تو اوسکو اُن کے
یفهمون فی نفوسهم من الالفاظ المستعملة
ذاتی سمجھ پر جو الفاظ مستعملہ سے سمجھتے ہین حوالہ کردیتے ہے
وارشدهم الی رد الجزئیات نحو الکلیات
اور یہ راہ بتادیتے کہ جزئیات کو کلیات سے منطبق کرلین
ولم یزد علی ذلک اللهم الا فی مسائل قلیلة
اور اسنے یہ کبھی شرح کرتے باالہی مگر کمتر مسائل مین
لاسباب طارئة من لجاج القوم ونحوه فشرع
عارضی اسباب کی وجہہ سے کہ قوم کا غلط کرلیا وغیرہ ہے پس وضوء
غسل الاعضاء الاربعة فی الوضوء ثم لم یحد الغسل
مین چاروں اعضاء کا دہونا شروع کیا پھر دہونیکی کوئی
بحد جامع مانع یعرف به ان الدلك داخل فی حقیقته
جامع مانع حد نہین مقرر کیجسے معلوم ہو کہ عضو کی مالش وضو کی حقیقت مین
ام لا وان اسالة الماء داخلة فیها ام لا ولم یقسم
داخل ہے یا نہین اور پانے کا بہانا حقیقت مین داخل ہے یا نہین اور پانی کے

الماء الى مطلق ومقيد ولم يبين احكام البير و

اقسام مطلق اور مقید مقرر نہین کیے اور کوئے اور تالاب وغیرہ

الغدير ونحوهما وهذه المسائل كلها كثيرة الوقوع

کے احکام نہین بیان کیے اور یہہ تمام مسائل بہت پیش آنے والے ہین

لا يتصور عدم وقوعها في زمانه صلى الله عليه

یہہ خیال نہین کیا جا سکتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیش

وآله وسلم وكما سئله السائل في قصة بير بضاعة

نہین آئے اور جب ایسے کسی سائل نے بیر بضاعہ کا حال

وحديث القلتين لم يزد على الرد الى ما يفهمونه

اور قلتین کے حدیث پوچہی تو آپنے کچہہ طول کلامی نہین کی اسیپر حوالہ کیا کہ جو مضمون لفظ

من اللفظ ويعتادونه فيما بينهم ولهذا المعنى قال سفيان

سے وہ سمجہتے ہین اور آپس مین عادت کر رکہے ہین اور اسی وجہ سے سفیان ثوری نے

الثوري ما وجدنا في امر الماء الا سعة وكما سالته

کہا ہے کہ پانی کے حق مین تو ہمنے گنجایش ہی پائی ہے اور جب حضرت سے

امرأة عن الثوب يصيبه دم الحيضة لم يزد على ان

ایک عورت نے خون حیض سے بہرے ہوئے کپڑے کا مسئلہ پوچہا تو اتنا ہی فرمایا کہ

قال حتيه ثم اقرصيه ثم انضحيه ثم صلي فيه فلم يأت

اسکو کہرچ ڈال پہر مل ڈال پہر دہو ڈال پہر اس سے نماز پڑہے سو جو وہ جانتی تہے

باكثر مما عندهم وامر باستقبال القبلة ولم يعلمنا

اُس سے زیادہ نفرمایا اور استقبال قبلہ کا امر فرمایا اور ہم کو قبلہ کے

طريق معرفة القبلة وقد كانت الصحابة يسافرون و

معرفت کا طریق تعلیم نہین کیا اور بیشک صحابہ سفر کیا کرتے تہے اور

يَجْتَهِدُوْنَ فِي اَمْرِ الْقِبْلَةِ وَكَانَتْ لَهُمْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ

قبلہ کے جہت میں اجتہاد کرتے تھے اور اُن کو طریق اجتہاد کے

اِلَى مَعْرِفَةِ طَرِيْقِ الْاِجْتِهَادِ فَهٰذَا كُلُّهٗ لِتَفْوِيْضِهٖ مِثْلَ

معرفت کی نہایت حاجت تھی یہہ سب اسلیئے تہا کہ حضرت کیطرف سے ایسی امور

ذٰلِكَ اِلٰى رَائِهِمْ وَهٰكَذَا اَكْثَرُ فَتَاوَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انکے رای پر حوالہ تہے اور اسیطور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر فتاوے

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا لَا يَخْفٰى عَلٰى مُنْصِفٍ لَبِيْبٍ وَقَدْ

چنانچہ منصف دانا پر پوشیدہ نہیں ہے اور بے شک

فَهِمْنَا مِنْ تَتَبُّعِ اَحْكَامِهٖ اَنَّهٗ رَاعٰى فِيْ تَرْكِ التَّعَمُّقِ وَعَدَمِ

حضرت کی احکام کی پیروی سے ہم نے سمجھ لیا ہے کہ حضرت صلعم نے تہہ مین کے جہو نہیں اور

الْاِكْثَارِ مِنْ وُجُوْهِ الضَّبْطِ مَصْلَحَةً عَظِيْمَةً وَهِيَ

وجوہ ضبط کے کمتر بحث مین بڑی مصلحت کے رعایت کی ہے اور مصلحت یہہ ہے

اَنَّ هٰذِهِ الْمَسَائِلَ تَرْجِعُ اِلَى الْحَقَائِقِ تُسْتَعْمَلُ فِي الْعُرْفِ

کہ ان مسائل کا مآل ایسے حقائق کیطرف ہی کہ عرف مین مجملاً

عَلٰى اِجْمَالِهَا وَلَا يُعْرَفُ حَدُّهَا الْجَامِعُ الْمَانِعُ اِلَّا بِعُسْرٍ

مستعمل ہوتے ہین اور ان حقائق کے جامع اور مانع حد دشواری بغیر معلوم نہین ہوتے

وَرُبَّمَا يُحْتَاجُ عِنْدَ اِقَامَةِ الْحَدِّ اِلَى التَّمْيِيْزِ بَيْنَ الْمُشْكِلَيْنِ

اور بااوقات حد قائم کرتے ہوئے دو مشکل کے تمیز کے لیے

بِاَحْكَامٍ وَّضَوَابِطَ يُحْرَجُوْنَ بِاِقَامَتِهَا ثُمَّ اِنْ ضُبِطَتْ وَ

ایسی احکام اور ضابطون کے حاجت پڑتے تہے کہ انکے قائم کرنے سے حرج مین پڑتے تہین پہر جبکہ

فُسِّرَتْ لَا يُمْكِنُ تَفْسِيْرُهَا اِلَّا بِحَقَائِقَ مِثْلِهَا وَهَلُمَّ جَرًّا

انکو ضبط کیا اور انکی تفسیر کے تو انکی تفسیر دلائل ہی حقائق سے ممکن نہین ہی اور اسیطرح کیے جا

فَتَسَلْسَلَ الْاَمْرُ اَوْ يَقِفُ فِيْ بَعْضِ مَا هُنَالِكَ اِلَى التَّفْوِيْضِ

پھر اسمین تسلسل پیدا ہوتا ہے یا بعضے جگہہ ٹھہرے کے

عَلٰى رَأْيِ الْمُبْتَلٰى بِهٖ وَالْحَقَائِقُ الْاُخْرٰى لَيْسَتْ بِاَحَقَّ

رائے پر حوالہ کرنا پڑتا ہے اور دوسرے درجہ کے حقائق مین رائے پڑنے کے

مِنَ الْاُوْلٰى فِي التَّفْوِيْضِ اِلَى الْمُبْتَلَيْنَ فَلِاَجْلِ هٰذِهِ

پر حوالہ کرنے مین پہلے حقائق سے بڑھکر اولی تر نہین ہے پس واسطے اس مصلحت کے

الْمَصْلَحَةِ فَوَّضَ الْحَقَائِقَ اَوَّلَ مَرَّةٍ اِلٰى رَأْيِهِمْ وَلَمْ يُشَدِّدْ

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل ہی حقائق کو انکے رائے پر حوالہ کیا اور

فِيْمَا يَخْتَلِفُوْنَ حِيْنَ كَانَ الْاِخْتِلَافُ فِيْ اَمْرٍ فُوِّضَ اِلَيْهِمْ

خلافی امور مین جب کہ اختلاف امر مفوض مین واقع ہو گیا سو تشدد نہین کیا

وَلَهٗ فِيْ ذٰلِكَ مَسَاغٌ فَلَمْ يُعَنِّفْ عَلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِيْمَا

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ جائز تھا سو عمرو بن العاص پر اسمین کہ وہ اسے

فَهِمَ مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ

آیت سے مت ڈالو اپنے ہاتھ طرف ہلاکت کیا

مِنْ جَوَازِ التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ اِذَا خَافَ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنَ الْبَرْدِ

جنب کے لیے تیمم کا جواز سمجھا اگر سردی کے مارے جان کا خوف ہو کچھ سختی کیرے

وَلَمْ يُعَنِّفْ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْمَا فَهِمَ مِنْ تَاوِيْلِ اَوْ لَا

نہین کے اور عمر بن الخطاب پر اسمین کہ وہ اس آیت کے معنون سے یا چھوہو تم

مَسْتُمُ النِّسَاءَ اَنَّهٗ فِيْ لَمْسِ الْمَرْءَةِ لَا الْجَنَابَةِ فَبَقِيَتْ مَسْئَلَةُ

عورتون کو یہ سمجھے کہ یہ حکم عورت کی چھونے مین ہے جنابت مین نہین اور جنب کا مسئلہ

الْجُنُبِ غَيْرَ مَذْكُوْرَةٍ فَيَنْبَغِيْ اَنْ لَا يَتَيَمَّمَ الْجُنُبُ اَصْلًا اَخْرَجَ

یہان مذکور نہین کچھہ سختی کیری نہین کی اب چاہیے کہ جنبی ہرگز تیمم نہ کرے

النسائی عن طارق ان رجلا اجنب فلم یصل فاتی

نسائی نے طارق سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو جنابت عارض ہوئی سو اوسنے نماز نہ

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فذکر ذلک له

پڑھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور یہ ذکر کیا

فقال اصبت فاجنب رجل فتیمم وصلی فاتاہ فقال

آپنے فرمایا اچھا کیا اور ایک اور شخص کو جنابت ہوئی اوس نے تیمم کر کر نماز پڑہ لی وہ بھی حاضر ہوا

نحو ما قال للآخر یعنی اصبت انتهی ولم یعنف علی احد

آپنے وہی فرمایا یعنی اچھا کیا تمام ہوا اور کسی پر اون صحابہ میں سے

ممن اخر صلوة العصر او اداها فی وقتها حین کانوا

جس نے وقت سے نماز بہ دیر ادا کی یا عین وقت پر پڑھی جب کہ وہ سب

جمیعا علی تاویل من قوله لا تصلوا العصر الا فی بنی

اس حدیث کی تاویل پر تھے کہ تم نماز نہ پڑھنا مگر بنی

قریظة وبالجملة فمن احاط بجوانب الکلام علم انه

قریظہ میں جا کر سخت گیری نہیں کی اور خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص کلام کے پہلو کو خوب جانتا ہے

صلی اللہ علیه وسلم فوض الامر فی تلك

وہ جانے گا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حقائق کا حال جو عرف

الحقائق المستعملة فی العرف علی اجمالها وکذا

میں مجملاً مستعمل ہیں اور ایسے ہی ایک کو ایک سے مطابق کرنا انکے

فی تطبیق بعضها ببعض الی افهامهم وتدبیرہ نص

سمجھ پر تفویض فرمایا ہے اور انکی تفسیر وتہار کا

الفقهاء کثیرا من الاحکام الی تحری المکلف وعادته

اکثر احکام کو مکلف کی تحقیق اور عادت پر حوالہ کردینا انکے نزدیک

فَلَا عُنْفَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْمُخْتَلِفِيْنَ عِنْدَ هُمْ وَنَظِيْرُهٗ اَيْضًا

دونوں خلاف کرنے والوں میں سے کسی پر گرفت نہیں ہے اور اسکی یہہ بھی نظیر ہے

مَا اَجْمَعَتِ الْاُمَّةُ مِنَ الْاِجْتِهَادِ فِى الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْغَيْمِ

کہ امت کا اجتہاد پر اجماع ہو چکا ہے کہ ابر کے دن جہت قبلہ اٹکل سے معین کر لیں اور

وَتَرْكِ الْعُنْفِ عَلٰى وَاحِدٍ فِيْمَا اَدّٰى تَحَرِّيْهِ اِلَيْهِ وَ

اسپر اسکی اٹکل نے جدہر تجویز کیا گرفت نہیں کی اور

نَظِيْرُ هٰذِهِ الْمَصْلَحَةِ مَا ذَكَرَهٗ اَهْلُ الْمُنَاظَرَةِ مِنَ

اس مصلحت کی نظیر یہہ ہے کہ اہل مناظرہ نے جو اصطلاح دلائل

الْاِصْطِلَاحِ عَلٰى تَرْكِ الْبَحْثِ عَنْ مُقَدِّمَاتِ الدَّلَائِلِ

کے مقدمات سے بحث ترک کرنے پر ذکر کیا ہی تاکہ بحث

لِئَلَّا يَلْزَمَ انْتِشَارُ الْبَحْثِ فَمَنْ عَرَفَ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةَ

کی تفریق لازم نہ آجاوے پس جو شخص کہ اس مسئلہ کو کما حقہ جانتا ہے

كَمَا هِىَ عَلِمَ اَنَّ اَكْثَرَ صُوَرِ الْاِجْتِهَادِ يَكُوْنُ الْحَقُّ

وہ جان لیگا کہ اجتہاد کی صورتوں میں حق الامر اختلاف کی دونو

فِيْهَا دَائِرًا فِىْ جَانِبَىِ الْاِخْتِلَافِ وَاَنَّ فِى الْاَمْرِ سَعَةً وَّاَنَّ

جانب میں دائر ہوتا ہے اور یہہ جان لیگا کہ حکم میں گنجایش ہے اور ایک

اَنَّ اللَّبْسَ عَلٰى شَيْءٍ وَّاحِدٍ وَّالْجَزْمَ بِنَفْيِ الْمُخَالِفِ لَيْسَ بِشَيْءٍ

شئی پر اڑ جانا اور مخالف کی نفی کا یقین کر لینا کچھہ نہیں ہے

وَاَنَّ الْاِسْتِنْبَاطَ حُدُوْدَهَا اِنْ كَانَ مِنْ بَابِ تَقْرِيْبِ

اور انکی حدود کا استنباط اگر وہ استنباط اس قسم کا ہے کہ ذہن اسکے قریب کرتا ہے

الذِّهْنِ اِلٰى مَا يَفْهَمُهٗ كُلُّ اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ اللِّسَانِ

اوس محاورہ کیطرف جسکو زبان دان ہر ایک سمجھتا ہے تو وہ علم کے

فَاِعَانَةٌ عَلَى الْعِلْمِ وَاِنْ كَانَ بَعِيْدًا مِّنَ الْاَذْهَانِ

اعانت ہوتی ہے اور اگرچہ یہہ استنباط ذہنوں سے بعید ہے

وَتَمْيِيْزًا لِّلْمُشْكِلِ بِمُقَدَّمَاتٍ مُّخْتَرَعَةٍ فَعَسٰى اَنْ

اور اختراع کیے مقدمات کی ذریعہ مشکل کے تمیز کرلی ہے تو بسا اوقات

يَّكُوْنَ شَرْعًا جَدِيْدًا وَّاَنَّ الصَّحِيْحَ مَا قَالَهُ الْاِمَامُ عِزُّ

نئی شرع ہوجاتے ہیں اور بیشک صحیح وہ ہے جو امام عز الدین

الدِّيْنِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ وَلَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ قَامَ بِمَا اَجْمَعُوْا

بن عبد السلام نے کہا ہے اور بیشک خوب ہی کیا جسنے وہی اختیار کیا

عَلٰى وُجُوْبِهٖ وَاجْتَنَبَ مَا اَجْمَعُوْا عَلٰى تَحْرِيْمِهٖ وَاسْتَبَاحَ

جس کے وجوب پر اتفاق ہوا ہے اور اوسی بچا جسکے حرمت پر اجماع ہوا ہے اور اوسی

مَا اَجْمَعُوْا عَلٰى اِبَاحَتِهٖ وَفَعَلَ مَا اَجْمَعُوْا عَلٰى اسْتِحْبَابِهٖ

عمل کو مباح جانا جسکے اباحت پر اجماع ہوا ہے اور وہی کیا جسکے استحباب پر اجماع ہے

وَاجْتَنَبَ مَا اَجْمَعُوْا عَلٰى كَرَاهَتِهٖ وَمَنْ اَخَذَ بِمَا

اور اوس سے بچا جسکے کراہت پر اجماع ہوا ہے اور جسنے مختلف فیہ کو لیا

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَلَهٗ حَالَانِ اِحْدٰهُمَا اَنْ يَّكُوْنَ الْمُخْتَلَفُ

تو اوسکے لیے دو حال ہیں ایک تو یہ کہ مختلف فیہ اس قسم کا ہو

فِيْهِ مِمَّا يُنْقَضُ الْحُكْمُ بِهٖ فَهٰذَا لَا سَبِيْلَ اِلَى التَّقْلِيْدِ

کہ حکم سے نقیض ہے ایسی مختلف فیہ میں تقلید سے کوئی راہ نہیں ملے

فِيْهِ لِاَنَّهٗ خَطَاٌ مَحْضٌ وَّمَا حُكِمَ فِيْهِ بِالنَّقْضِ اِلَّا

کیونکہ خطا ہی خطا ہے اور اسمیں نقیض کا حکم اسلیے ہی ہوا ہے

لِكَوْنِهٖ خَطَاً بَعِيْدًا مِّنْ نَّفْسِ الشَّرْعِ وَمَاْخَذِهٖ وَرِعَايَةِ

کہ وہ خطا ہے نفس شرع اور ماخذ شرع سے اور شرعی حکم کے رعایت

حُكْمِهِ الثَّانِيَةُ اَنْ يَكُوْنَ مِمَّا لَا يُنْقَضُ الْحُكْمُ بِهٖ فَاِذَا

سے دور ہے اور دوسرا حال یہ ہے کہ اس قسم کا ہو کہ حکم اوس سے نہیں ٹوٹتا تو

بَاْسَ بِفِعْلِهٖ وَلَا بِتَرْكِهٖ اِذَا قَلَّدَ فِيْهِ بَعْضَ الْعُلَمَاءِ

اوس کے کرنے اور نکرنے کا کچھ ڈر نہیں اگر کسی عالم کی تقلید کرے یہ

لِاَنَّ النَّاسَ لَمْ يَزَالُوْا عَلٰى ذٰلِكَ يَسْاَلُوْنَ مَنِ اتَّفَقَ

کیونکہ لوگوں کا ہمیشہ یہی حال رہا ہے کہ جو عالم مل گیا اوسی سے

مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيْدٍ بِمَذْهَبٍ وَلَا اِنْكَارٍ عَلٰى

پوچھ لیا مذہب کی کچھ قید نہ تھی اور نہ کسی سائل پر کوئی

اَحَدٍ مِّنَ السَّائِلِيْنَ اِلٰى اَنْ ظَهَرَتْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبُ

انکار تھا یہانتک کہ یہہ مذاہب

وَمُتَعَصِّبُوْهَا مِنَ الْمُقَلِّدِيْنَ فَاِنَّ اَحَدَهُمْ يَتَّبِعُ اِمَامَهٗ

اور متعصب مقلد پیدا ہوئے کیونکہ بعض شخص مقلد ہو کر اپنے ہی امام

مَعَ بُعْدِ مَذْهَبِهٖ عَنِ الْاَدِلَّةِ مُقَلِّدًا لَهٗ فِيْمَا قَالَ

کے قول کی پیروی کرتا ہے باوجودیکہ اوسکا مذہب دلائل سے الگ ہوتا ہے گویا کہ وہ امام

فَكَاَنَّهٗ نَبِيٌّ اُرْسِلَ اِلَيْهِ وَهٰذَا نَاْيٌ عَنِ الْحَقِّ وَبُعْدٌ عَنِ

نبی ہی اوس کے طرف مرسل ہوئے اور یہہ حق سے جدا اور

الصَّوَابِ لَا يَرْضٰى بِهٖ اَحَدٌ مِّنْ اُولِي الْاَلْبَابِ انْتَهٰى

اور صواب سے دور ہے کوئی دانا پسند نہیں کرتا قول تمام ہوا

وَقَالَ مَنْ قَلَّدَ اِمَامًا مِّنَ الْاَئِمَّةِ ثُمَّ اَرَادَ تَقْلِيْدَ غَيْرِهٖ

اور کہا ہے جو شخص کسی ایک امام کا مقلد ہو پھر اور کی تقلید کا ارادہ کرے

فَهَلْ لَهٗ ذٰلِكَ فِيْهِ خِلَافٌ وَالْمُخْتَارُ التَّفْصِيْلُ فَاِنْ كَانَ

تو آیا اسکو یہ جائز ہے اس میں خلاف ہے اور مختار یہہ تفصیل ہے پس اگر وہ

المذهب الذي اراد الانتقال اليه مما ينقض فيه

مذہب جسطرف تقلید کیا چاہتا ہے اس قسم کا ہے کہ اوسمین

الحکم فليس له الانتقال الى حكم يجب نقضه

حکم ٹوٹ جاتا ہے تو اسکو ایسے حکم کے طرف جس کا نقض واجب ہے

فانه لم يجب نقضه الا لبطلانه وان كان المأخذان

انتقال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اسکا نقض اسلیے ہی واجب ہوا ہے کہ وہ باطل ہے

متقاربين جاز التقليد والانتقال لان الناس لم

اور اگر دونوں کے ماخذ قریب ہیں تو تقلید اور انتقال دونو جائز ہین کیونکہ صحابہ کے زمانہ سے

يزالوا من زمن الصحابة رض الى ان ظهرت المذاهب

یہانتک کہ یہ چاروں مذہب پیدا ہوئی

الاربعة يقلدون من اتفق من العلماء من غير

لوگوں کا ہمیشہ یہی حال رہا کہ جو عالم ملگیا تقلید کرے کسی ایسے کا

نكير من احد يعتبر انكاره ولو كان ذلك باطلا

انکار نہیں تھا جسکا اعتبار ہو اور اگر ایسی تقلید باطل ہوتے تو

لانكروه والله اعلم بالصواب انتهى واذا تحقق عندك

بے شک وہ اعتراض کرتے واللہ اعلم بالصواب تمام ہوا اور جب تجھکو

ما بيناه علمت ان كل حكم يتكلم فيه المجتهد باجتهاده

ہمارا بیان دلمین بیٹھ گیا تو یہ جان گیا کہ جس حکم مین مجتہد اپنے اجتہاد سے بحث کرتا ہے

منسوب الى صاحب الشرع عليه الصلوة والتسليمات

تو وہ صاحب شرع علیہ الصلوۃ والتسلیمات کے طرف منسوب ہوتا ہے

اما الى لفظه او الى علة ماخوذة من لفظه واذا كان

یا آنحضرت کی فرمودہ کی طرف یا علت کیطرف کہ انکی فرمودہ سے ماخوذ ہوئی ہے جب یہ

عَلٰی ذٰلِکَ فَفِی کُلِّ اجْتِهَادٍ مَقَامَانِ اَحَدُهُمَا اَنَّ صَاحِبَ

اتنا جب ثابت ہوا تو ہر ایک اجتہاد میں دو مقام ہیں ایک تو یہ

الشَّرْعِ هَلْ اَرَادَ بِکَلَامِهٖ هٰذَا الْمَعْنٰی اَوْ غَیْرَهٗ

کہ آیا صاحب شرع نے اپنی کلام سے یہی معنے مراد لیے ہیں یا اور

وَهَلْ نَصَبَ هٰذِهِ الْعِلَّةَ مَدَارًا فِیْ نَفْسِهٖ حِیْنَ مَا تَکَلَّمَ

اور آیا اسی علت کو اپنی دل میں بوقت فرمانے حکم

بِالْحُکْمِ الْمَنْصُوْصِ عَلَیْهِ اَوْ لَا فَاِنْ کَانَ التَّصْوِیْبُ بِالنَّظَرِ

منصوص علیہ کے مدار ٹھہرایا ہے یا نہیں پس اگر باعتبار اسی مقام کے

اِلٰی هٰذَا الْمَقَامِ فَاَحَدُ الْمُجْتَهِدِیْنَ لَا بِعَیْنِهٖ مُصِیْبٌ دُوْنَ

تصویب کی بحث ہوتی ہے تو دو مجتہدین سے بلا تعیین ایک مصیب ہی

الْاٰخَرِ وَثَانِیْهِمَا اَنَّ مِنْ جُمْلَةِ اَحْکَامِ الشَّرْعِ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ

دوسرا نہیں اور دوسرا مقام یہ ہی کہ منجملہ احکام شرعی کے ہے کہ حضرت صلی اللہ

عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلٰی اُمَّتِهٖ صَرِیْحًا اَوْ دَلَالَةً اَنَّهٗ

علیہ وسلم نے اپنی امت سے بالتصریح یا بدلالت یہہ عہد کیا ہے

مَتٰی اخْتَلَفَ عَلَیْهِمْ نُصُوْصُهٗ اَوِ اخْتَلَفَ عَلَیْهِمْ مَعَانِیْ

کہ جب ان پر نصوص مختلف ہو جاویں یا نصوص میں سے کسی نص کے معانی

نَصٍّ مِّنْ نُصُوْصِهٖ فَهُمْ مَّاْمُوْرُوْنَ بِالْاِجْتِهَادِ وَاسْتِفْرَاغِ

مختلف ہو جاویں تو انکو اجتہاد کرنیکا اور ان معانی میں سے حق بات

الطَّاقَةِ فِیْ مَعْرِفَةِ مَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ ذٰلِکَ فَاِذَا تَعَیَّنَ عِنْدَ

دریافت کرنے میں خوب طاقت صرف کرنیکا حکم ہے پھر جب مجتہد کو ان میں سے

مُجْتَهِدٍ شَیْءٌ مِّنْ ذٰلِکَ وَجَبَ عَلَیْهِ اتِّبَاعُهٗ کَمَا عَهِدَ

کوئی ایک معنے معین ہو جاویں تو اسکو اسیکا اتباع واجب ہے جیسا کہ ان سے

إليهم أنه متى اشتبه عليهم القبلة في الليلة الظلماء

یہہ عہد کیا کہ جب اُن پر اندھیرے رات مین قبلہ کی جہت مشتبہ ہو جاوے

يجب عليهم أن يتحروا ويصلوا إلى جهة وقع تحريهم

تو اٹکل کرنا واجب ہے اور نماز اودہر پڑہ لیا کرین جدہر اون کے اٹکل قائم ہو

عليها فهذا حكم علقه الشرع بوجود التحري كما علق

ہو پس یہہ وہ حکم ہے کہ شرع نے اٹکل کرنے پر منحصر کیا ہی جیسا

وجوب الصلوة بالوقت وكما علق تكليف الصبي

نماز کے وجوب کو وقت پر منحصر رکہا ہے اور جیسے بچہ کے مکلف ہونیکو اوسکے بالغ

بلوغه فإن كان البحث بالنظر إلى هذا المقام نظر

ہونے پر منحصر فرمایا ہی پس اگر بلحاظ اس مقام کے بحث ہی تو غور کرے

فإن كانت المسئلة مما ينقض فيه اجتهاد المجتهد

پس اگر مسئلہ اس قسم کا ہے کہ اوسمین مجتہد کا اجتہاد ٹوٹتا ہے

فاجتهاده باطل قطعا وإن كان فيها حديث صحيح و

تو یقینًا اسکا اجتہاد باطل ہے اور اگر اوس باب مین حدیث صحیح موجود ہو

قد حكم بخلافه فاجتهاده باطل ظنا وإن كان

اور راوی نے اوسکے خلاف حکم دیا تو اوسکا اجتہاد ظنًا باطل ہے اور اگر

المجتهدان جميعا قد سلكا ما ينبغي لهما أن يسلكاه

دونو مجتہد وہی راستہ چلین جو انکو چلنا چاہیے تہا

ولم يخالفا حديثا صحيحا ولا أمرا ينقض اجتهاد

اور نہ حدیث صحیح کے مخالفت کی ہے اور نہ ایسی امر کے مخالفت کی ہے

القاضي والمفتي في خلافه فهما جميعا على الحق هذا

کہ اُس کے خلاف مین قاضی اور مفتی کا اجتہاد ٹوٹ جاوہی تو وہ دونو صحیح تہا

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بَابُ تَاكِيْدِ الْاَخْذِ بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ

حق یہی ہے یہ یاد رکھو واللہ اعلم باب ان چاروں مذہب کی اتباع کی تاکید کا اور

وَالتَّشْدِيْدِ فِيْ تَرْكِهَا وَالْخُرُوْجِ عَنْهَا اِعْلَمْ اَنَّ فِي الْاَخْذِ

ان کے چھوڑنے میں اور ان سے باہر ہونے میں تشدید کا سمجھ لے کہ ان چاروں

بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ مَصْلَحَةً عَظِيْمَةً وَفِي الْاِعْرَاضِ

مذاہب کی اتباع بڑی مصلحت ہے اور ان سب سے منحرف

عَنْهَا كُلِّهَا مَفْسَدَةٌ كَبِيْرَةٌ نَحْنُ نُبَيِّنُ ذٰلِكَ بِوُجُوْهٍ

ہونے میں بڑا ہی مفسدہ ہے ہم اسکو کئی طرح سے بیان کرتے ہیں

اَحَدُهَا اَنَّ الْاُمَّةَ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّعْتَمِدُوْا عَلَى

ایک یہ ہی کہ امت اسپر متفق ہے کہ شریعت کی معرفت میں سلف پر

السَّلَفِ فِيْ مَعْرِفَةِ الشَّرِيْعَةِ فَالتَّابِعُوْنَ اعْتَمَدُوْا فِيْ

اعتماد کیا کریں سو تابعیوں نے اس معرفت میں صحابہ پر اعتماد کیا

ذٰلِكَ عَلَى الصَّحَابَةِ وَتَبَعُ التَّابِعِيْنَ اعْتَمَدُوْا عَلَى التَّابِعِيْنَ

اور تبع تابعین نے تابعین پر اعتماد کیا

وَهٰكَذَا فِيْ كُلِّ طَبَقَةٍ اِعْتَمَدَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى مَنْ قَبْلَهُمْ

اور اسی طور پر ہر ہر طبقہ کے علماء نے اپنے سے پہلوں پر اعتماد کیا ہے

وَالْعَقْلُ يَدُلُّ عَلٰى حُسْنِ ذٰلِكَ لِاَنَّ الشَّرِيْعَةَ لَا تُعْرَفُ

اور عقل اس امر کو نیک جانتی ہے کیونکہ شریعت بدون نقل اور

اِلَّا بِالنَّقْلِ وَالْاِسْتِنْبَاطِ وَالنَّقْلُ لَا يَسْتَقِيْمُ اِلَّا بِاَنْ

استنباط کی معلوم نہیں ہوتے اور نقل جبھی راست آتی ہے کہ

يَّاْخُذَ كُلُّ طَبَقَةٍ عَمَّنْ قَبْلَهَا بِالْاِتِّصَالِ وَلَا بُدَّ فِي الْاِسْتِنْبَاطِ

ہر طبقہ اپنے سے پہلے متصل طبقہ سے دریافت کرے اور استنباط میں یہ

أَنْ يَعْرِفَ مَذَاهِبَ الْمُتَقَدِّمِينَ لِئَلَّا يَخْرُجَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ
ضرور ہے کہ متقدمین کے مذاہب کو سمجھے تاکہ انکی اقوال سے باہر نہ ہوجاوے

فَيَخْرِقَ الْإِجْمَاعَ وَيَبْنِيَ عَلَيْهَا وَيَسْتَعِينَ فِي ذَٰلِكَ
کہ اجماع توڑ جاوی اور اسپر بنا رکھے اور اسمین اپنے سابقین سے

بِمَنْ يَسْبِقُهُ لِأَنَّ جَمِيعَ الصِّنَاعَاتِ كَالصَّرْفِ وَالنَّحْوِ
استعانت ہووی کیونکہ تمام علوم جیسے صرف اور نحو

وَالطِّبِّ وَالشِّعْرِ وَالْحِدَادَةِ وَالنِّجَارَةِ وَالصِّيَاغَةِ لَمْ
اور طبابت اور شعر اور آہنگری اور درودگری اور زرگری کسیکو

يَتَيَسَّرْ لِأَحَدٍ إِلَّا بِمُلَازَمَةِ أَهْلِهَا وَغَيْرُ ذَٰلِكَ نَادِرٌ
بدون خدمت گذاری اہل صناعت کی میسر نہین ہوتی اور اسکے علاوہ نا ممکن

بَعِيدٌ لَمْ يَقَعْ وَإِنْ كَانَ جَائِزًا فِي الْعَقْلِ وَإِذَا تَعَيَّنَ
ہی واقع نہین ہوئے اور اگرچہ عقل کے تجویز مین جائز ہے اور جب سلف کے

الْاِعْتِمَادُ عَلَىٰ أَقَاوِيلِ السَّلَفِ فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ
اقوال پر اعتماد ٹھہر گیا تو یہ ضرور ہی کہ انکے اقوال

أَقْوَالُهُمُ الَّتِي يُعْتَمَدُ عَلَيْهَا مَرْوِيَّةً بِالْإِسْنَادِ الصَّحِيحِ
جنپر اعتماد ضرور ہے صحیح صحیح سندون سے مروی ہون

أَوْ مُدَوَّنَةً فِي كُتُبٍ مَشْهُورَةٍ وَأَنْ يَكُونَ مَخْدُومَةً
یا مشہور کتابون مین مندرج ہون اور بحث کیے ہوئے ہون

بِأَنْ يُبَيَّنَ الرَّاجِحُ مِنْ مُحْتَمَلَاتِهَا وَيُخَصَّصَ عُمُومُهَا فِي
اس طور کہ انکے تمام احتمالات مین سے راجح کا اور بعض مواضع مین عام مین سے خاص کا

بَعْضِ الْمَوَاضِعِ وَيُقَيَّدَ مُطْلَقُهَا فِي بَعْضِ الْمَوَاضِعِ وَ
اور بعض مواضع مین مطلق مین سے مقید کا بیان ہو اور

تُجْمَعُ الْمُخْتَلَفُ مِنْهَا وَيُبَيَّنُ عِلَلُ أَحْكَامِهَا وَإِلَّا لَمْ يَصِحَّ
انہیں میں سے مختلف کو جمع کیا ہو اور اسکے احکام کے علتون کا بیان ہو اور نہین تو

الِاعْتِمَادُ عَلَيْهَا وَلَيْسَ مَذْهَبٌ فِي هٰذِهِ الْأَزْمِنَةِ
انپر اعتماد صحیح نہوگا اور اس آخری زمانہ مین اسطرح کا مذہب

الْمُتَأَخِّرَةِ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ إِلَّا هٰذِهِ الْمَذَاهِبَ الْأَرْبَعَةَ
بجز ان چارون مذہبون کے اور کوئی مذہب نہین ہے

اللّٰهُمَّ إِلَّا مَذْهَبَ الْإِمَامِيَّةِ وَالزَّيْدِيَّةِ وَهُمْ أَهْلُ
مگر امامیہ اور زیدیہ کا مذہب اور وہ دونو

الْبِدْعَةِ لَا يَجُوزُ الِاعْتِمَادُ عَلٰى أَقَاوِيلِهِمْ وَثَانِيهَا قَالَ
بدعتی ہین اُن کے اقوال پہ اعتماد کرنا جائز نہین ہے اور دوسری وجہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا السَّوَادَ
یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اتبعوا کثیر کے

الْأَعْظَمَ وَلَمَّا انْدَرَسَتِ الْمَذَاهِبُ الْحَقَّةُ إِلَّا هٰذِهِ
پیروی کرو اور چونکہ اور مذاہب حقہ بجز ان چارون کے مٹ مٹا گئے

الْأَرْبَعَةَ كَانَ اتِّبَاعُهَا اتِّبَاعًا لِلسَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَالْخُرُوجُ
تو انہین کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ہے اور اُن سے باہر ہوتا

عَنْهَا خُرُوجًا عَنِ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَثَالِثُهَا أَنَّ الزَّمَانَ
سواد اعظم سے باہر ہونا ہے اور تیسری یہ وجہ ہی کہ چونکہ

لَمَّا طَالَ وَبَعُدَ الْعَهْدُ وَضُيِّعَتِ الْأَمَانَاتُ لَمْ يَجُزْ أَنْ
مدت دراز کذر گئی اور زمانہ دور ہو گیا اور امانتین جاتی رہین تو ایسا جائز نہین ہے

يُعْتَمَدَ عَلٰى أَقْوَالِ عُلَمَاءِ السُّوءِ مِنَ الْقُضَاةِ الْجَوَرَةِ وَ
کہ کسی نابکار یعنی ظالم قاضیون اور ہواوہوس کے گرفتار مفتیون کے اور

المفتين التابعين لاهواءهم حتى ينسبوا ما يقولون

اقوال پر اعتماد کیا جاوے یہاں تک کہ وہ اپنی قول کو سلف میں سے

إلى بعض من اشتهر من السلف بالصدق والديانة

کسی شخص صدق اور دیانت اور امانت میں مشہور کے طرف

والامانة إما صريحا او دلالة وحفظ قوله ذلك ولا

بصراحت یا بدلالت منسوب کردیں اور اسکا قول محفوظ ہو اور نہ

على قول من لا ندري هل جمع شروط الاجتهاد

ایسے کے قول پر اعتماد کیا جاتا ہے جسکو ہم نہیں جانتے کہ اجتہاد کی شرطیں اسمیں جمع ہوگئی ہیں

أو لا فإذا رأينا العلماء المحققين في مذاهب السلف

یا نہیں پھر جب ہم مذاہب سلف کی محققین علماء کو دیکھیں تو قریب ہے کہ وہ اپنی

عسى أن يصدقوا في تخريجاتهم على أقوالهم واستنباطهم

تخریجات میں سلف کی اقوال سے یا اپنی استنباط میں کتاب اور سنت

من الكتاب والسنة وأما إذا لم نر منهم ذلك فهيهات

سے تصدیق کیے جاویں اور رہا وہ حال کہ ہم انہیں یہہ بات نہ دیکھیں تو تصدیق

وهذا المعنى الذي أشار إليه عمر بن الخطاب حيث

دور ہے اور یہ وہی معنے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے جدہر اشارہ کیا ہے جہاں

قال يهدم الاسلام جدال المنافق بالكتاب وابن مسعود

کہا ہے منافق کا جھگڑا کتاب کی ساتھہ اسلام کو برباد کردیتا ہے اور ابن مسعود نے

حيث قال من كان متبعا فليتبع من مضى فما ذهب

اشارہ کیا ہے جہاں کہا ہے جو شخص اتباع کرے تو چاہیے کہ گذری ہوئی کا اتباع کرے پس ابن حزم

إليه ابن حزم حيث قال التقليد حرام ولا يحل لاحد

کا قول یہہ ہے جو کہتا ہے کہ تقلید حرام ہے اور کسیکو حلال نہیں ہے

أَنْ يَأْخُذَ قَوْلَ أَحَدٍ غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے قول کو

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِلَا بُرْهَانٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اتَّبِعُوْا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ

بلا دلیل اخذ کرے بدلیل اس آیت کے چلو اوسی پر جو اترا

مِنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖ أَوْلِيَاءَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى

تم کو تمہارے رب سے اور نہ چلو اُس کے سوا اور رفیقوں کے پیچھے اور بدلیل اس آیت کے

وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا

اور جو اُنکو کہیں چلو اُس پر جو اتارا اللہ نے کہیں نہیں بلکہ ہم چلینگے

أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَقَالَ تَعَالٰى مَادِحًا لِمَنْ لَمْ يُقَلِّدْ

جس پر دیکھا ہمنے اپنے باپ دادون کو اور اللہ تعالی اُسکی مدح مین جو تقلید نہ کرے

فَبَشِّرْ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهٗ

فرماتا ہے کہ تو خوشی سنا میری بندون کو جو سنتے ہین بات اور چلتے ہین اُسکے نیک پر

أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَاهُمُ اللّٰهُ وَأُولٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ

وہی ہین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے

وَقَالَ تَعَالٰى فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَ

اور اللہ تعالے فرماتا ہے پھر اگر جھگڑ پڑو تم کسی چیز مین تو اُسکو رجوع کرو اللہ اور

الرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَمْ يُبِحِ اللّٰهُ

رسول کیطرف اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر سو اللہ تعالے نے

تَعَالٰى الرَّدَّ عِنْدَ التَّنَازُعِ إِلٰى أَحَدٍ دُوْنَ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ

تنازع کے وقت حادثہ پیش آنے کا بجز قرآن اور حدیث کی کسی طرف صلاح نہیں کیا

وَحَرَّمَ بِذٰلِكَ الرَّدَّ عِنْدَ التَّنَازُعِ إِلٰى قَوْلِ قَائِلٍ لِأَنَّهٗ

اور اسی سے تنازع کے وقت قول قائل کیطرف رد کرنا حرام ہو گیا اس لیے

غَيْرُ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ
کہ بجز قرآن اور حدیث کی سے ہے اور بیشک تمام صحابہ کا اجماع اول سے آخر تک

أَوَّلِهِمْ عَنْ آخِرِهِمْ وَإِجْمَاعُ التَّابِعِيْنَ أَوَّلِهِمْ عَنْ آخِرِهِمْ
اور تابعین کا اجماع اوّل سے آخر تک

وَإِجْمَاعُ تَبَعِ التَّابِعِيْنَ أَوَّلِهِمْ عَنْ آخِرِهِمْ عَلَى الْامْتِنَاعِ
اور تبع تابعین کا اجماع اول سے آخر تک اس تقلید سے باز رہنے پر

وَالْمَنْعِ مِنْ أَنْ يَّقْصُدَ أَحَدٌ إِلَى قَوْلِ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ
اور منع کرنے پر ثابت ہو چکا ہے کہ کوئی شخص اپنے میں سے کسی انسان کے قول کیطرف

أَوْ مِمَّنْ قَبْلَهُمْ فَيَأْخُذَهُ كُلَّهُ، فَلْيَعْلَمْ مَنْ أَخَذَ بِجَمِيْعِ
یا اپنے سے پہلے کی قول کیطرف قصد کرے پھر تمام اقوال کو اخذ کرے پس جس شخص نے امام

أَقْوَالِ أَبِي حَنِيْفَةَ رح أَوْ جَمِيْعِ أَقْوَالِ مَالِكٍ رح أَوْ جَمِيْعِ أَقْوَالِ
ابو حنیفہ رح کی تمام اقوال یا امام مالک رح کے تمام اقوال یا امام شافعی رح کے

الشَّافِعِيِّ رح أَوْ جَمِيْعِ أَقْوَالِ أَحْمَدَ رح وَلَا يَتْرُكُ قَوْلَ مَنِ
تمام اقوال یا امام احمد کے تمام اقوال اخذ کیے اور انہیں سے یا ان سے

اتَّبَعَ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ إِلَى قَوْلِ غَيْرِهِ وَلَمْ يَعْتَمِدْ عَلَى
علاوہ اپنے متبوع کا قول چھوڑ کر غیر کا قول نہیں لیتا اور جو قرآن

مَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ غَيْرَ صَارِفٍ ذٰلِكَ إِلَى
اور حدیث میں آیا ہے اسپر اعتماد نہیں کرتا جب تک کہ اوسکو کسی انسان معین کے

قَوْلِ إِنْسَانٍ بِعَيْنِهٖ أَنَّهٗ قَدْ خَالَفَ إِجْمَاعَ الْأُمَّةِ كُلِّهَا
قول کے مطابق کر لے تو وہ خوب سمجھ لے کہ اوسنے تمام امت اول

أَوَّلِهَا عَنْ آخِرِهَا بِيَقِيْنٍ لَا إِشْكَالَ فِيْهِ وَأَنَّهٗ لَا يَجِدُ
سے آخر تک کا یقیناً خلاف کیا اسمیں کوئی شبہ نہیں ہے

لِنَفْسِهٖ سَلَفًا وَّلَا اِمَامًا فِیْ جَمِیْعِ الْاَعْصَارِ الْمَحْمُوْدَةِ

اپنی واسطے ساری تینوں زمانہ محمود میں نہ سلف پاتا ہے

الثَّلٰثَةِ فَقَدِ اتَّبَعَ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ

اور نہ امام سواد سنے بیشک مومنین سے الگ راہ اختیار کی اس درجہ سے

هٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ وَاَیْضًا فَاِنَّ هٰؤُلَاۤءِ الْفُقَهَاۤءَ كُلَّهُمْ قَدْ

خدا کی پناہ اور یہ بھی ہے کہ اس تمام جماعت فقہا نے اپنی تقلید سے اور غیر کی تقلید سے

نَهَوْا عَنْ تَقْلِیْدِهِمْ وَتَقْلِیْدِ غَیْرِهِمْ فَقَدْ خَالَفَهُمْ

منع کیا بے شک تو جس نے اُن کی تقلید کی

مَنْ قَلَّدَهُمْ وَاَیْضًا فَمَا الَّذِیْ جَعَلَ رَجُلًا مِّنْ هٰؤُلَاۤءِ

اونکا خلاف کیا اور علی ہذا القیاس ایک یہ بات بھی کہ جسنے اس جماعت

اَوْ مِنْ غَیْرِهِمْ اَوْلٰی بِاَنْ یُّقَلَّدَ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض

میں سے یا اُن کے علاوہ ایک شخص کو تقلید کیواسطے عمر بن الخطاب

اَوْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَوِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَوِ ابْنِ عُمَرَ اَوِ ابْنِ

یا علی بن ابی طالب یا ابن مسعود یا ابن عمر یا ابن

عَبَّاسٍ اَوْ عَاۤئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رض فَلَوْ سَاغَ التَّقْلِیْدُ لَكَانَ

عباس یا ام المومنین عائشہ سے اولی کر دیا پس اگر تقلید جائز ہوتی تو اس

كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰؤُلَاۤءِ اَحَقَّ بِاَنْ یُّتَّبَعَ مِنْ غَیْرِهٖ انتهٰی

جماعت صحابہ میں سے ہر ایک تقلید کے لیے غیر کی نسبت زیادہ سزاوار تھا قول ابن حزم کا

اِنَّمَا یَتِمُّ فِیْمَنْ لَّهٗ ضَرْبٌ مِّنَ الْاِجْتِهَادِ وَلَوْ فِیْ مَسْئَلَةٍ

تمام ہوا یہ قول اوس ہی شخص کے حق میں پورا ہوتا ہے جسکو کچھ اجتہاد حاصل ہو اگرچہ ایک مسئلہ

وَّاحِدَةٍ وَّفِیْمَنْ ظَهَرَ عَلَیْهِ ظُهُوْرًا بَیِّنًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی

میں ہو اور اسکے حق میں جسپر خوب ظاہر ہو جاوے کہ نبی صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَذَا وَنَهَى عَنْ كَذَا وَأَنَّهُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ امر فرمایا ہے اور یہ منع کیا ہے اور یہ

لَيْسَ بِمَنْسُوْخٍ إِمَّا بِأَنْ يَّتَتَبَّعَ الْأَحَادِيْثَ وَأَقْوَالَ

منسوخ نہیں ہے یا تو احادیث کی تتبع اور مسائل میں مخالف اور

الْمُخَالِفِ وَالْمُوَافِقِ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا يَجِدُ لَهَا نَسْخًا أَوْ بِأَنْ

موافق اقوال کے تلاش سے ظاہر ہو جاوے کہ اسکا نسخ کہیں نہ ملے

يَرَى جَمًّا غَفِيْرًا مِّنَ الْمُتَبَحِّرِيْنَ فِي الْعِلْمِ يَذْهَبُوْنَ إِلَيْهِ

یا اس طور کہ علم کے متبحر انبوہ کثیر کو دیکھتا ہے کہ سب اسی کو اختیار کرتے

وَيَرَى الْمُخَالِفَ لَهُ لَا يَحْتَجُّ إِلَّا بِقِيَاسٍ أَوِ اسْتِنْبَاطٍ أَوْ

رکھتا ہے اور اسکے مخالف کو دیکھتا ہے کہ وہ صرف قیاس یا استنباط وغیرہ ہی سے

نَحْوِ ذٰلِكَ فَحِيْنَئِذٍ لَا سَبَبَ لِمُخَالَفَةِ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى

حجت لاتا ہے اس صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث کے مخالفت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِلَّا نِفَاقٌ خَفِيٌّ أَوْ حُمْقٌ جَلِيٌّ

کا کوئی سبب نہیں ہے بجز پوشیدہ نفاق کے یا ظاہر حماقت کے

وَهٰذَا هُوَ الَّذِيْ أَشَارَ إِلَيْهِ الشَّيْخُ عِزُّ الدِّيْنِ بْنُ عَبْدِ

اور یہ وہی مضمون ہے کہ شیخ عزالدین بن عبد السلام نے ادھر اشارہ

السَّلَامِ حَيْثُ قَالَ وَمِنَ الْعَجَبِ الْعَجِيْبِ أَنَّ الْفُقَهَاءَ

کیا ہے کیونکہ کہا ہی بڑا ہی عجیب ہے کہ بعضے مقلد فقہاء

الْمُقَلِّدِيْنَ يَقِفُ أَحَدُهُمْ عَلَى ضُعْفِ مَأْخَذِ إِمَامِهٖ بِحَيْثُ لَا يَجِدُ

اونکی امام کے ایسے ضعیف ماخذ پر واقف ہوتے ہیں

لِضُعْفِهٖ مَدْفَعًا وَهُوَ مَعَ [illegible] يُقَلِّدُهٗ فِيْهِ وَيَتْرُكُ

کہ اسکے ضعف کی دفع کی کوئی صورت نہیں ملتی اور باوجود اسکے اسی مسئلہ میں اسکی تقلید کیے جاتے

من شهد الكتاب والسنة والأقيسة الصحيحة

ہیں اور جنکے مذاہب کی کتاب اور سنت اور صحیح قیاس شہادت

لمذهبهم جمودا على تقليد إمامه بل يحتال لدفع

دیتے ہیں اسکو اپنے امام کی تقلید پر تعصب کرتے ہیں بلکہ ظاہر کتاب اور سنت کے

ظاهر الكتاب والسنة ويتأولها بالتأويلات البعيدة

دفع کے لیے حیلے سوچتے ہیں اور اُنکے دور از کار اور باطل تاویلیں

الباطلة نضالا عن مقلده وقال لم يزل الناس يسألون

کرتے ہیں تاکہ اپنے امام کیطرف سے تیر اندازی کرے اور کہا ہے ہمیشہ لوگ علماء میں سے

من اتفق من العلماء من غير تقييد المذهب ولا إنكار

جو ملگیا پوچھتے رہے ہیں نہ تو مذہب کی کچھ قید تھی اور نہ پوچھنے والوں میں سے کسیپر

على أحد من السائلين إلى أن ظهرت هذه المذاهب

کچھ اعتراض تھا یہانتک کہ یہ مذاہب اور ان مذاہب

ومتعصبوها من المقلدين فإن أحدهم يتبع إمامه

کے متعصب مقلد پیدا ہوگئے بیشک کوئی کوئی مقلد اپنے امام کا اتباع

مع بعد مذهبه عن الأدلة مقلدا له فيما قال كأنه

کرتا ہے باوجودیکہ اسکا مذہب دلائل سے بہت الگ ہی جو اسنے کہدیا اسکا مقلد رہتا ہے

نبي أرسل وهذا نأي عن الحق وبعد عن الصواب لا يرضى

گویا کہ امام ہی مرسل ہے اور یہ تو حق سے علیحدگی اور صواب سے دوری ہے اسکو

به أحد من أولي الألباب وقال الإمام أبو شامة ينبغي

دانا آدمی کوئی پسند نہیں کرتا اور امام ابوشامہ کہتے ہیں کہ جو متبحر فقہ میں

لمن اشتغل بالفقه أن لا يقتصر على مذهب إمام و

مشغول رہے اوسکو مناسب ہی کہ ایک امام کے مذہب پر حصر نہ کردے اور

وَيَعْتَقِدَ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ صِحَّةَ مَا كَانَ أَقْرَبَ إِلَى دَلَالَةِ

ہر مسئلہ میں صحیح اوسیکو سمجھے جو کتاب اور سنت محکمہ

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْمُحْكَمَةِ وَذٰلِكَ سَهْلٌ عَلَيْهِ إِذَا

کی دلیل سے قریب تر ہو اور یہ بات اسپر بہت آسان ہے اگر

كَانَ أَتْقَنَ مُعْظَمَ الْعُلُومِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَلْيَجْتَنِبِ التَّعَصُّبَ

وہ شخص علوم متقدمہ کے معظم امور کو خوب ضبط کرے اور مناسب ہے کہ تعصب

وَالنَّظَرَ فِي طَرَائِقِ الْخِلَافِ فَإِنَّهَا مُضَيِّعَةٌ لِلزَّمَانِ وَ

سے اور طرائق میں خلاف ڈالنے کر سکنے سے بچتا رہے کیونکہ اس میں اوقات ضائع اور

لِصَفْوِهِ مُكَدِّرَةٌ فَقَدْ صَحَّ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ نَهَى عَنْ

صاف وقت مکدر ہوتا ہے کیونکہ بیشک امام شافعی رح سے ثابت ہو چکا ہے کہ انہوں نے اپنی

تَقْلِيدِهِ وَغَيْرِهِ قَالَ صَاحِبُهُ الْمُزَنِيُّ فِي أَوَّلِ مُخْتَصَرِهِ

تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا مزنی انکا شاگرد اپنی کتاب مختصر کے اول

اخْتَصَرْتُ هٰذَا مِنْ عِلْمِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْ مَعْنَى قَوْلِهِ

میں کہتا ہے میں نے اسکو شافعی رح کے علم میں سے مختصر کیا ہی اور انکے اس قول کے معنے میں سے

لِأُقَرِّبَهُ عَلَى مَنْ أَرَادَهُ مَعَ إِعْلَامِيهِ نَهْيَهُ عَنْ تَقْلِيدِهِ

لاقربہ علی من اراد با وجود یکہ میں اسکو جتادیتا ہوں کہ امام شافعی رح اپنی تقلید سے

وَتَقْلِيدِ غَيْرِهِ لِيَنْظُرَ فِيهِ لِدِينِهِ وَيَحْتَاطَ لِنَفْسِهِ أَيْ

اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہے چاہیے کہ اس مختصر میں اپنی دین کے واسطے غور اور اپنی نفس کے لیے احتیاط

مَعَ إِعْلَامِي مَنْ أَرَادَ عِلْمَ الشَّافِعِيِّ نَهْيَ الشَّافِعِيِّ عَنْ

کرے یعنے جو شخص شافعی کا علم مقصود رکھتا ہے اوسکو جتا دیتا ہوں

تَقْلِيدِهِ وَتَقْلِيدِ غَيْرِهِ انْتَهَى وَفِيمَنْ يَكُونُ عَامِّيًا وَيُقَلِّدُ

کہ شافعی نے اپنی تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہی انتہی اور اسکے حق میں جو عامی ہو اور

رَجُلاً مِّنَ الْفُقَهَاءِ بِعَيْنِهٖ يَرٰى أَنَّهٗ يَمْتَنِعُ مِنْ مِّثْلِهِ

فقہا میں سے کسی ایک شخص کی تقلید کرے یہہ سمجھکر کہ ایسی

الْخَطَاءُ وَأَنَّ مَا قَالَهٗ هُوَ الصَّوَابُ الْبَتَّةَ وَأَضْمَرَ فِيْ قَلْبِهٖ

شخص سے خطا محال ہے اور یہ جو کہتا ہے سو البتہ صواب ہی اور اپنی دل میں یہ

أَنْ لَّا يَتْرُكَ تَقْلِيْدَهٗ وَإِنْ ظَهَرَ الدَّلِيْلُ عَلٰى خِلَافِهٖ

بات پوشیدہ رکھی کہ اسکے تقلید نہ چھوڑونگا اگرچہ اسکے خلاف پر دلیل قائم ہوجاوے

وَذٰلِكَ مَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهٗ

اور اسکی دلیل یہ ہی جو ترمذی عدی بن حاتم سے روایت کرتا ہے عدی

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

بن حاتم کہتا ہی کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ یہہ آیت

يَقْرَأُ اِتَّخَذُوْا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ

پڑہتے تھے ٹھہرالیے ہیں اپنے عالم اور درویش خدا اللہ کو چھوڑکر

اللّٰهِ قَالَ إِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا

فرمایا کہ وہ لوگ انکی پرستش تو نہیں کرتے تھے پر انکا یہہ

إِذَا أَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوْهُ وَإِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا

حال تھا کہ جب کسی شے کو ان کیواسطے وہ حلال کردیتے اسکو حلال جانتے اور جب اونپر کوئی چیز

حَرَّمُوْهُ وَفِيْمَنْ لَّا يُجَوِّزُ أَنْ يَّسْتَفْتِيَ الْحَنَفِيُّ مَثَلًا فَقِيْهًا

حرام کردیتے تو اسکو حرام کرلیتے اور اسکے حق میں جو یہ جائز نہیں رکھتا کہ حنفی شخص مثلاً

شَافِعِيًّا وَّبِالْعَكْسِ وَلَا يُجَوِّزُ أَنْ يَّقْتَدِيَ الْحَنَفِيُّ بِإِمَامٍ

فقیہ شافعی سے فتویٰ لے اور اسکے برعکس یعنے شافعی حنفی سے اور یہ جائز نہیں کہتا کہ حنفی شخص شافعی

شَافِعِيٍّ مَثَلًا فَإِنَّ هٰذَا قَدْ خَالَفَ إِجْمَاعَ الْقُرُوْنِ الْأُوْلٰى

مذہب امام کا مثلاً مقتدی ہوجاوی کیونکہ بیشک اسنے قرون اولی کے اجماع کا خلاف کیا

وناقض الصحابة والتابعين وليس محله فيمن لا يدين

اور صحابہ اور تابعین سے مناقضہ کیا اور قول ابن حزم کا محل اُسکے

إلا بقول النبي صلى الله عليه وسلم ولا يعتقد

حق مین نہین جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ کی سوا دین نہین ٹھہراتا اور بجز اسکے

حلالا إلا ما أحله الله ورسوله ولا حراما إلا ما

حلال نہین جانتا جو اللہ نے اور اُسکے رسول نے حلال کیا ہے اور نہ سوا اُسکے حرام جانتا

حرمه الله ورسوله لكن لما لم يكن له علم بما قاله

ہے جو اللہ نے اور اُسکے رسول نے حرام کر دیا لیکن چونکہ اُسکو نبی صلعم کے

النبي صلى الله عليه وآله وسلم ولا بطريق الجمع

فرمودہ کا علم نہین تھا اور نہ حضرت کے

بين المختلفات من كلامه ولا بطريق الاستنباط من

کلام مین سے طریق الجمع مین المختلفات کا علم تھا اور نہ حضرت کی کلام مین سے طریق استنباط

كلامه اتبع عالما راشدا على أنه مصيب فيما يقول

کا علم تھا تو عالم راہ بتانیوالے کا مقلد ہو گیا اس خیال پر کہ یہ اپنی قول مین صواب

ويفتي ظاهرا متبع سنة رسول الله صلى الله عليه

پر ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنت کا تابع ہو کر ظاہر فتوی دیتا

وآله وسلم فإن ظهر خلاف ما يظنه أقلع من ساعته

ہے پھر اگر کبھی اسکے مظنون کا خلاف ظاہر ہو جاوے تو

من غير جدال ولا إصرار فهذا كيف ينكره

اسیوقت اُکھڑ جاوے اور بجہہ اصرار و جھگڑا نا کرے ایسا شخص اسکا کوئی انکار کیونکر کر سکتا ہے

أحد مع أن الاستفتاء والإفتاء لم يزل بين المسلمين

اور باوجود یکہ استفتا لینا اور فتوی دینا مسلمانون مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

مِنْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا فَرْقَ بَيْنَ

وقت سے ہمیشہ چلا آیا ہے اور اس میں کچھ

أَنْ يَسْتَفْتِيَ هٰذَا دَائِمًا أَوْ يَسْتَفْتِيَ هٰذَا حِيْنًا بَعْدَ

فرق نہیں ہے کہ فتویٰ ہمیشہ اس سے لیا کرے یا کبھی کبھی لیا کرے بعد اسکے

أَنْ يَكُوْنَ مُجْمَعًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ كَيْفَ لَا وَلَمْ نُؤْمِنْ بِفَقِيْهٍ

کہ وہ ہمارے ذکر کئے ہوئے پر متفق ہو گیا ہو اور یہ امر کیونکر نہ ہو حالانکہ ہم

أَيًّا كَانَ أَنَّهٗ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ الْفِقْهَ وَفَرَضَ عَلَيْنَا طَاعَتَهٗ

کسی فقیہ پر کوئی ہو یہ ایمان نہیں لائے ہیں کہ اللہ نے فقہ اسکو بذریعہ وحی کے پہنچی ہے اور

وَأَنَّهٗ مَعْصُوْمٌ فَإِنِ اقْتَدَيْنَا بِوَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَذٰلِكَ

ہم پر اسکی اطاعت فرض کر دی ہے اور یہ فقیہ معصوم ہے پس اگر ہم ان میں سے کسی فقیہ کے مقلد

لِعِلْمِنَا أَنَّهٗ عَالِمٌ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فَلَا يَخْلُوْ

ہوتے ہیں تو یہ تقلید اسلئے ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ فقیہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے آگاہ ہے

قَوْلُهٗ إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ مِنْ صَرِيْحِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ أَوْ مُسْتَنْبَطًا

سو انکا قول اس سے خالی نہیں کہ یا تو صریح کتاب اور سنت سے ماخوذ ہوگا یا ان دونو

عَنْهُمَا بِنَحْوٍ مِّنَ الْاِسْتِنْبَاطِ أَوْ عُرِفَ بِالْقَرَائِنِ أَنَّ الْحُكْمَ

سے کسی طرح کی استنباط کے ذریعہ سے مستنبط ہوگا یا تتبع یا بواسطہ قرائن کے جان لیا ہوگا کہ

فِيْ صُوْرَةٍ مَّا مَنُوْطٌ بِعِلَّةٍ كَذَا وَاطْمَأَنَّ قَلْبُهٗ بِتِلْكَ

فلانے صورت میں حکم فلانے علت سے متعلق ہے اور اس معرفت پر انکی خاطر جمع

الْمَعْرِفَةِ فَقَاسَ غَيْرَ الْمَنْصُوْصِ فَكَأَنَّهٗ يَقُوْلُ ظَنَنْتُ

ہو گئی ہو لی سو اس نے غیر منصوص حکم کو منصوص پر قیاس کر لیا ہے پس گویا کہ یہ کہتا ہے میں نے بہ سبب گمان

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ كُلَّمَا وَجَدْتُ

کر لیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے جب یہ علت

هٰذِهِ الْعِلَّةَ فَالْحُكْمُ ثَمَّهُ هٰكَذَا وَالْمَقِيسُ مُنْدَرِجٌ فِي
پاس جاوے تو اُس جگہہ یہہ ہی حکم ہے اور مقیس اس عموم کے

هٰذَا الْعُمُومِ فَهٰذَا اَيْضًا مَعْزُوٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
تلے داخل ہے سو یہہ بہی نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کیطرف

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ فِي طَرِيقِهٖ ظُنُونٌ وَلَوْلَا ذٰلِكَ
منسوب ہی لیکن اُسکے اس راہ مین ظن ہے اور اگر ایسا نہوتا

لَمَا قَلَّدَ مُؤْمِنٌ مُجْتَهِدًا فَاِنْ بَلَغَنَا حَدِيثٌ مِنَ الرَّسُولِ
تو کوئی مومن کسی مجتہد کا مقلد نہوتا پس اگر ہمکو رسول معصوم صلے اللہ علیہ وسلم کے حدیث

الْمَعْصُومِ الَّذِي فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْنَا طَاعَتَهٗ بِسَنَدٍ
جسکے طاعت اللہ نے ہمپر فرض کے ہی صحیح سندسی

صَالِحٍ يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَذْهَبِهٖ وَتَرَكْنَا حَدِيثَهٗ
ایسی ملجاوے کہ اوس فقیہہ کی مذہب کی خلاف پر دلالت کرتے ہو اور ہم اوس حدیث کو ترک

وَاتَّبَعْنَا ذٰلِكَ التَّخْمِينَ فَمَنْ اَظْلَمُ مِنَّا وَمَا عُذْرُنَا يَوْمَ
کرین اور اس ظن اور تخمین کے ہی تابع رہین تو ہم سے بڑا ظالم کون ہی اور ہمارا عذر قیامت

يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ **بَابٌ** اِخْتِلَافِ النَّاسِ
کے دن کیا ہوگا باب لوگون کے اختلاف کا

فِي الْاَخْذِ بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ
ان چارون مذاہب کی تقلید مین اور اس سے انپر کیا واجب ہوجاتا ہے

مِنْ ذٰلِكَ اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ فِي الْاَخْذِ بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ
سمجہلے کہ لوگ ان مذہب کے تقلید کرنے مین

عَلٰى اَرْبَعَةِ مَنَازِلَ وَلِكُلٍّ قَوْمٍ حَدٌّ لَا يَجُوزُ اَنْ يَتَعَدَّوْا
چار قسم پر ہین اور ہر قوم کے لیے یعنے ہر قسم کے لیے ایک حد معین ہے کہ انکو اوس سے بڑہنا جایز نہیں

أَحَدُهَا مَرْتَبَةُ الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ الْمُنْتَسِبِ إِلَى صَاحِبِ مَذْهَبٍ

ایک مرتبہ مجتہد مطلق کا ہے کہ ان مذاہب میں سے

مِنْ تِلْكَ الْمَذَاهِبِ وَثَانِيهَا مَرْتَبَةُ الْمُخَرِّجِ وَهُوَ الْمُجْتَهِدُ

کسی اہل مذاہب کیطرف منتسب ہوتا ہے اور دوسرا مخرج کا مرتبہ ہی اور وہ مجتہد

فِي الْمَذْهَبِ وَثَالِثُهَا مَرْتَبَةُ الْمُتَبَحِّرِ فِي الْمَذْهَبِ الَّذِي حَفِظَ

فی المذہب ہوتا ہی اور تیسرا متبحر فی المذہب کا مرتبہ ہی جو کہ

الْمَذْهَبَ وَأَتْقَنَهُ وَهُوَ يُفْتِي بِمَا أَتْقَنَ وَحَفِظَ مِنْ مَذْهَبِ

مذہب کو خوب محفوظ رکھتا ہے اور منضبط کر لیا ہی اور وہ انضباط اور اپنی اصحاب کے حفظ

أَصْحَابِهِ وَرَابِعُهَا الْمُقَلِّدُ الصِّرْفُ الَّذِي يَسْتَفْتِي عُلَمَاءَ

مذہب کی موافق فتوی دیتا ہے اور چوتہا صرف مقلد ہے جو کہ مذاہب کی علماء سی فتوے

الْمَذَاهِبِ وَيَعْمَلُ عَلَى فَتْوَاهُمْ وَكُتُبُ الْقَوْمِ مَشْحُونَةٌ بِشُرُوطِ

پوچھتا ہے اور انکے فتوی پر عمل کرتا ہی اور فقہاء کی کتابیں

كُلِّ مَنْزِلٍ وَأَحْكَامِهِ إِلَّا أَنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُمَيِّزُ

ہر مرتبہ کی شرطوں اور احکام سے بہ رہیں لیکن بعضی ایسی آدمی ہیں کہ ان مراتب میں

بَيْنَ الْمَنَازِلِ فَيَتَخَبَّطُ فِي تِلْكَ الْأَحْكَامِ وَيَظُنُّهَا مُتَنَاقِضَةً

تمیز نہیں کرتے پہر وہ ان احکام میں خبطی بن جاتے ہیں اور ان مراتب کو متناقض

فَأَرَدْنَا أَنْ نَجْعَلَ لِكُلِّ مَنْزِلٍ فَصْلًا وَنُشِيرَ إِلَى أَحْكَامِ

گمان کرتے ہیں سو ہمنے یہ ارادہ کیا ہی کہ ہر مرتبہ کے جداگانہ فصل بنادیں اور ہر مرتبہ

كُلِّ مَنْزِلٍ عَلَى حِدَةٍ فَصْلٌ فِي الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ الْمُنْتَسِبِ

کے احکام کیطرف الگ الگ اشارہ کردیں فصل مجتہد مطلق منتسب کی حال میں

وَقَدْ قَدَّمْنَا شَرْطَهُ فَلَا نُعِيدُهُ وَحَاصِلُ كُلِّ ذَلِكَ

اوسکی شرط ہم پہلے بیان کرچکے ہیں سو اب نہیں دہرائی اور حاصل سب شرطوں کا

أَنَّهُ الْجَامِعُ بَيْنَ عِلْمِ الْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ الْمَرْوِيِّ عَنْ أَصْحَابِهِ

حاصل یہ ہی کہ مجتہد مطلق منتسب ہوتا ہی کہ جامع ہو علم حدیث اور فقہ میں جو اسکی اساتذہ سی مروی ہی

وَأُصُولِ الْفِقْهِ كَحَالِ كِبَارِ الْعُلَمَاءِ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ وَهُمْ

اور اصول فقہ میں جیسے شافعی مذہب میں بڑے بڑے علمار کا حال تھا اور

وَإِنْ كَانُوا كَثِيرِينَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَكِنَّهُمْ أَقَلُّونَ بِالنَّظَرِ

اگرچہ یہ علما اپنی گنتی میں بہت ہیں پر اور مراتب کی نسبت بہت تھوڑے ہی

إِلَى الْمَنَازِلِ الْأُخْرَى حَاصِلُ صَنِيعِهِمْ عَلَى مَا اسْتَقْرَأْنَا

ہیں اور انکی عمل در آمد کا حاصل ہماری تلاش کے موافق

مِنْ كَلَامِهِمْ أَنْ تُعْرَضَ الْمَسَائِلُ الْمَنْقُولَةُ عَنْ مَالِكٍ

جو انکی کلام سے ہوتی ہے یہ ہی کہ مسائل کا پیش کرنا جو کہ امام مالک

وَالشَّافِعِيِّ وَأَبِي حَنِيفَةَ وَالثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ

اور امام شافعی اور ابو حنیفہ اور ثوری وغیرہ مقبول مجتہدوں کے منقول ہے

الْمَقْبُولَةِ وَمَذَاهِبِهِمْ وَفَتَاوَاهُمْ عَلَى مُوَطَّأِ مَالِكٍ

اور انکی مذاہب اور فتووں کا پیش کرنا امام مالک کی موطا پر

وَالصَّحِيحَيْنِ ثُمَّ عَلَى أَحَادِيثِ التِّرْمِذِيِّ وَأَبِي دَاوُدَ

اور صحیحین یعنے مسلم اور بخاری پر تھا پھر انکے بعد ترمذی اور ابو داؤد کے

فَأَيُّ مَسْأَلَةٍ وَافَقَهَا السُّنَّةُ نَصًّا أَوْ إِشَارَةً أَخَذُوا

حدیثوں پر پھر جو مسئلہ سنت سی باعتبار نص کے یا اشارہ کی موافق نکلتا

بِهَا وَعَوَّلُوا عَلَيْهَا وَأَيُّ مَسْأَلَةٍ خَالَفَهَا السُّنَّةُ مُخَالَفَةً

تو اسکو لے لیتے اور اسپر اعتماد کرتے اور جو مسئلہ سنت کے صریح خلاف ہوتا

صَرِيحَةً رَدُّوهَا وَتَرَكُوا الْعَمَلَ بِهَا وَأَيُّ مَسْأَلَةٍ اخْتَلَفَتْ

اسکو رد کرتے اور اسپر عمل ترک کرتے اور جب مسئلہ میں حدیثیں

فِيهَا الْأَحَادِيثُ وَالْآثَارُ اجْتَهَدُوا فِي تَطْبِيقِ بَعْضِهَا

اور سارے مختلف ہوتے تو انکی تطبیق مین ایک کو ایک سے اجتہاد کرتے

بِبَعْضٍ إِمَّا بِجَعْلِ الْمُفَسَّرِ قَاضِيًا عَلَى الْمُبْهَمِ وَتَنْزِيلِ كُلِّ حَدِيثٍ

یا تو مفسر کو مبہم کا حکم ٹہراتے تھے اور ہر حدیث

عَلَى صُورَةٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَإِنْ كَانَتْ مِنْ بَابِ السُّنَنِ

کو ایک صورت پہ قائم کرتے یا اور کچھہ کرتے پس اگر مسئلہ مسنون ہونے

وَالْآدَابِ فَالْكُلُّ سُنَّةٌ وَإِنْ كَانَتْ مِنْ بَابِ

یا آداب ہونیکا ہوتا تو وہ سب مسنون ہوتے اور اگر مسئلہ

الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَوْ مِنْ بَابِ الْقَضَاءِ وَاخْتَلَفَتْ

حلت اور حرمت کا یا در باب قضا ہوتا اور اسکی مین

فِيهَا الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ وَالْمُجْتَهِدُونَ جَعَلُوهَا عَلَى

صحابہ اور تابعی اور مجتہد مختلف ہوتے تو اسکو

قَوْلَيْنِ أَوْ عَلَى أَقْوَالٍ وَلَمْ يُنْكِرُوا عَلَى أَحَدٍ فِيمَا أَخَذَ

دو قول پر یا کئی قولون پر ٹہراتے اور کسیپر اعتراض نکرتے تھے اسمین کہ

مِنْهَا وَرَأَوْا فِي الْأَمْرِ سَعَةً إِذَا كَانَ يَشْهَدُ الْحَدِيثُ

اوسنے جو قول اختیار کر لیا اور اوس امر مین فراخی تجویز کرتے جبکہ حدیث اور

وَالْآثَارُ لِكُلِّ جَانِبٍ ثُمَّ اسْتَفْرَغُوا جُهْدَهُمْ فِي مَعْرِفَةِ

آثار ہر جانب کی شاہد ہوتے پھر وہ اپنی محنت کو اوسے

الْأَوْلَى وَالْأَرْجَحِ إِمَّا بِقُوَّةِ الرِّوَايَةِ أَوْ بِعَمَلِ أَكْثَرِ

اور اغلب کے دریافت مین خوب صرف کرتے وہ اولویت یا رجحان کی قوت سے ہوتے یا اکثر

الصَّحَابَةِ أَوْ كَوْنِهِ مَذْهَبَ جُمْهُورِ الْمُجْتَهِدِينَ أَوْ مُوَافِقًا

صحابہ کی عمل کرنے سے یا اس سبب سے کہ جمہور مجتہدون کا مذہب ہوگیا یا قیاس سے

لِلْقِيَاسِ كَفِتْيَا لَنَظَائِرِهِ ثُمَّ عَمِلُوا بِذٰلِكَ الْأَقْوٰى مِنْ غَيْرِ نَكِيرٍ
اپنی نظیروں کے موافق ہوگیا پھر اس اقوے پر عمل کرتے کسیپر اعتراض نہیں تھا

عَلٰى أَحَدٍ مِّمَّنْ أَخَذَ بِالْقَوْلِ الْآخَرِ فَإِنْ لَّمْ يَجِدُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ
جسنے دوسرا قول یعنے مرجوح اختیار کرلیا پس اگر مسئلہ میں ان طبقوں میں سے

حَدِيْثًا مِّنْ تِيْنِكَ الطَّبَقَتَيْنِ أَجَالُوْا فِكْرَهُمْ فِي شُرُوْحِ أَهْلِ
حدیث نہ پاتے تو اپنی فکر کے شروں کو تیسرے طبقہ کے ظاہر

أَقْوَالِهِمْ مِّنَ الطَّبَقَةِ الثَّالِثَةِ مِنْ كُتُبِ الْحَدِيْثِ وَإِلٰى مَا
اقوال میں حدیث کی کتابوں سے اور جو دلیل اور علت انکی

يُفْهَمُ مِنْ كَلَامِهِمْ مِّنَ الدَّلِيْلِ وَالتَّعْلِيْلِ فَإِذَا اطْمَأَنَّ
کلام سے مفہوم ہوتے انمیں جولانے دیتی پھر کسی بات پر اگر انکی خاطر

الْخَاطِرُ بِشَيْئٍ أَخَذُوْا بِهِ فَإِنْ لَّمْ يَطْمَئِنَّ بِشَيْئٍ مِّمَّا ذَكَرُوْهُ
جمع ہوجاتے تو وہی اختیار کرتے اور اگر کسی بات پر انکی مذکوران میں سے اطمینان نہوتا

وَاطْمَأَنَّ بِغَيْرِهٖ وَكَانَتِ الْمَسْئَلَةُ مِمَّا يَنْفُذُ فِيْهِ اجْتِهَادُ
اور اسکی غیر پر اطمینان ہوجاتا اور وہ مسئلہ بھی اس قسم کا ہوتا جسمیں مجتہد کے اجتہاد کا

الْمُجْتَهِدِ وَلَمْ يَسْبِقْ فِيْهِ إِجْمَاعٌ وَقَامَ عِنْدَهُمُ الدَّلِيْلُ الصَّرِيْحُ
دخل ہووے اور اس میں اجماع نہوا ہو اور کوئی صریح دلیل انکی عندیہ میں قائم ہوجاتی

قَالُوْا بِهٖ مُسْتَعِيْنِيْنَ بِاللّٰهِ مُتَوَكِّلِيْنَ عَلَيْهِ وَهٰذَا بَابُ نَادِرِ
تو اسکی قائل ہوجاتی اس حال میں کہ اللہ سے استعانت مانگتی اور اسی پر توکل کرتے اور اس قسم کا نادر

الْوُقُوْعِ صَعْبُ الْمُرْتَقٰى يَجْتَنِبُوْنَ مَزَالِقَهٗ أَشَدَّ اجْتِنَابٍ
نادر الوقوع سخت چڑھائی کا ہے اسکے پھسلن سے غایت درجہ کا اجتناب کرلیتی تھی اور

إِنْ لَّمْ يَقُمْ عِنْدَهُمْ دَلِيْلٌ صَرِيْحٌ اتَّبَعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ
اگر انکی عندیہ میں کوئی دلیل صریح قائم نہولی تو انبوہ کثیر کا اتباع کرتے اور

أيّ مسئلةٍ ليس فيها تصريحٌ أو تعليلٌ صحيحٌ من السلف
جس مسئلہ میں سلف سے تصریح یا صحیح تعلیل نہوتی تو
استفرغوا الجهد في طلب نصٍّ أو إشارةٍ أو إيماءٍ من الكتاب
کتاب و سنت کی نص یا اشارہ یا ایما کی طلب میں
والسنّة أو أثرٍ من الصحابة والتابعين فإن وجدوا قالوا
یا صحابہ اور تابعین کے اثر کی تلاش میں محنت خوب صرف کرتے پھر اگر اسمیں سے کچھہ ملگیا تو اسکی
به وليس عندهم أن يقلّدوا عالمًا واحدًا في كلّ ما قال
قائل ہوجاتے اور انکی یہہ رای نہیں تھی کہ کسی ایک عالم کے جو وہ بیان کرے
اطمأنّت به نفوسهم أولا وإن كنت في ريبٍ ممّا ذكرنا
اسکی اطمینان خاطر ہو یا نہو مقلد بن جائیں اور اگر تجھکو ہمارے بیان میں شک ہو
فعليك بكتب البيهقي وكتاب معالم السنن وشرح السنّة
تو تجھکو لازم ہے کہ بیہقی کی کتابیں اور کتاب معالم السنن اور بغوی کی شرح السنہ کا مطا
للبغوي فهذه طريقة المحقّقين من فقهاء المحدّثين
کرے پس فقہا محدثین میں سے محققین کا یہہ طریقہ تھا
وقليلٌ ما هم وهم غير الظاهرية من أهل الحديث الذين
اور ایسی لوگ بہت تھوڑے ہیں اور یہ لوگ اہل حدیث میں سے اونسے جو کہ ظاہری ہیں اور
لا يقولون بالقياس ولا الإجماع وغير المتقدّمين من
قیاس کے قائل نہیں ہیں اور نہ اجماع کے اور متقدمین محدثین
أصحاب الحديث ممّن لم يلتفتوا إلى أقوال المجتهدين
سے جو کہ مجتہدین کے اقوال کے طرف اصلاً توجہہ نہیں کرتے الگ ہیں
أصلًا ولكنّهم أشبه الناس بأصحاب الحديث لأنّهم صنعوا في
ولیکن یہ لوگ اصحاب حدیث سے بہت مشابہ ہیں کیونکہ انہوں نے مجتہدین کے

اَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِيْنَ مَا صَنَعَ اُولٰئِكَ فِيْ مَسَائِلِ الصَّحَابَةِ وَ

اقوال مین وہ ہی کیا ہے جو ان لوگون نے صحابہ و تابعین کے مسائل مین کیا

التَّابِعِيْنَ فَصْلٌ فِي الْمُجْتَهِدِ فِي الْمَذْهَبِ وَفِيْهِ مَسَائِلُ مَسْئَلَةٌ

تھا فصل مجتہد فی المذہب کی حال مین اور اس مین کئی مسئلے ہین مسئلہ

اِعْلَمْ اَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْمُجْتَهِدِ فِي الْمَذْهَبِ اَنْ يُّحَصِّلَ مِنَ

یاد رکھ کہ مجتہد فی المذہب پر یہہ واجب ہی کہ سنن اور آثار مین سے

السُّنَنِ وَ الْاٰثَارِ مَا يَحْتَرِزُ بِهٖ مِنْ مُخَالَفَةِ الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ

اتنی استعداد حاصل کرے کہ اسکے ذریعہ سے صحیح حدیث اور سلف کے

وَاتِّفَاقِ السَّلَفِ وَمِنْ دَلَائِلِ الْفِقْهِ مَا يَقْتَدِرُ بِهٖ عَلٰى

اتفاق کی مخالفت سی بچ جاوے اور فقہی دلائل مین سے اتنے کہ اسکے ذریعہ سی اپنی اساتذہ

مَعْرِفَةِ مَاٰخَذِ اَصْحَابِهٖ فِيْ اَقْوَالِهِمْ وَهُوَ مَعْنٰى مَا فِي الْفَتَاوٰى

کے اقوال کے ماخذ کی معرفت پر قادر ہو جاوی اور یہ ہی مراد ہی اوس قول سے جو فتاوی

السِّرَاجِيَّةِ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّفْتِيَ اِلَّا اَنْ يَّعْرِفَ اَقَاوِيْلَ

سراجیہ مین ہی یعنے کسیکو مناسب نہین کہ فتوی دیا کری مگر اسوقت کہ علما کی اقاویل سے

الْعُلَمَاءِ وَيَعْلَمَ مِنْ اَيْنَ قَالُوْا وَيَعْرِفَ مُعَامَلَاتِ النَّاسِ فَاِنْ

واقف ہو جاوے کہ وہ کہان سے کہتے ہین اور لوگون کے معاملات سی واقف ہو جاوی پس اگر

عَرَفَ اَقَاوِيْلَ الْعُلَمَاءِ وَلَمْ يَعْرِفْ مَذَاهِبَهُمْ فَاِنْ سُئِلَ

علماء کی اقاویل کو جان لیوے اور انکے مذاہب سی واقف نہوا پھر اگر اوس سی ایسا

عَنْ مَسْئَلَةٍ يَعْلَمُ اَنَّ الْعُلَمَاءَ الَّذِيْنَ يَنْتَحِلُ مَذْهَبَهُمْ

مسئلہ پوچھین کہ یہ جانتا ہو کہ ان علماء نے جنکا اوسنے مذہب اختیار کر رکھا ہی

قَدِ اتَّفَقُوْا عَلَيْهِ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَّقُوْلَ هٰذَا جَائِزٌ وَّهٰذَا لَا يَجُ

اس پر بلاشک اتفاق کیا ہی تو کچھ ڈر نہین ہی کہ یہ کہدے کہ یہ جائز ہی اور یہ نہین جائز ہے

وَيَكُوْنُ قَوْلُهٗ عَلٰى سَبِيْلِ الْحِكَايَةِ وَاِنْ كَانَتْ مَسْئَلَةً

اور اسکا یہ قول برسبیل حکایت ہووے گا اور اگر مسئلہ ایسا ہو کہ

قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْهَا فَلَا بَأْسَ بِاَنْ يَقُوْلَ هٰذَا جَائِزٌ فِيْ قَوْلِ

علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے تو کچھ ڈر نہیں ہے کہ کہدے یہہ فلانے کی قول میں جائز ہے

فُلَانٍ وَفِيْ قَوْلِ فُلَانٍ لَا يَجُوْزُ وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّخْتَارَ فَيُجِيْبَ بِقَوْ

اور فلانے کے قول میں جائز نہیں ہے اور اسکو یہہ اختیار نہیں کہ ایک جانب کو اختیار کر لے اور کسی ایک کی

لِ بَعْضِهِمْ مَا لَمْ يَعْرِفْ حُجَّتَهُمْ وَفِيْ فُصُوْلِ الْعِمَادِيَّةِ فِي الْفَصْلِ

قول کا جواب دیدے جب تک انکی حجت سے واقف نہو اور فصول عمادیہ کے پہلے فصل میں یہ ہے

الْاَوَّلِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفْتِيَ

اور اگر اجتہاد والا نہو تو اسکو یہ حلال نہیں ہے کہ فتوی دیا کرے

اِلَّا بِطَرِيْقِ الْحِكَايَةِ فَيَحْكِيْ مَا يَحْفَظُ مِنْ اَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ وَ

ہاں بطریق حکایت فتوی دے تو وہی بس فقہاء کی اقوال میں جو یاد رکھتا ہو بیان کر دے اور

عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ وَزُفَرَ وَعَافِيَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُمْ قَالُوْا لَا يَحِلُّ

ابو یوسف اور زفر اور عافیہ بن زید سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہے کسیکو حلال نہیں ہے

لِاَحَدٍ اَنْ يُّفْتِيَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ اَيْنَ قُلْنَا وَفِيْهَا اَيْضًا

کہ ہماری قول کا فتوی دیوے جبتک یہ خبر نہو کہ ہمنے کہاں سے کہا ہی اور فصول عمادیہ میں یہی

عَنْ بَعْضِهِمْ قَالُوْا لَوْ اَنَّ الرَّجُلَ حَفِظَ جَمِيْعَ كُتُبِ اَصْحَابِنَا

بعضوں سے منقول ہے کہ کہتے ہیں اگر کوئی شخص ہماری اصحاب کی تمام کتابیں یاد کرے تو بھی ضرور ہی

لَا بُدَّ اَنْ يَّتَلَمَّذَ لِلْفَتْوٰى حَتّٰى يَهْتَدِيَ اِلَيْهِ لِاَنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْمَسَائِلِ

کہ فتوی کیواسطے شاگردی کرے تا کہ فتوی دینا آجاوی اس لیئے اکثر مسائل ہیں

اُجِيْبَ عَنْهَا اَصْحَابُنَا عَلٰى عَادَةِ اَهْلِ بَلَدِهِمْ وَمُعَامَلَاتِهِمْ

ہماری اصحاب نے اپنی شہروں کی عادت اور معاملات کی موافق جواب دیا ہے

فينبغي لكلّ مفتي ان ينظر الى عادة اهل بلده وزمانه

سو ہر ایک مفتی کو مناسب ہے کہ اپنی شہر اور زمانہ کے لوگون کے عادت کو لحاظ کرے

فيما لا يخالف الشريعة في عمدة الاحكام من المحيط فاما

جہان کہ شریعت کی مخالف نہین ہے محیط مین سے عمدۃ الاحکام مین ہے پس رہے

اهل الاجتهاد من يكون عالما بالكتاب والسنّة و

اہل اجتہاد سو وہ ہین جو کتاب اور سنت اور

الآثار ووجوه الفقه ومن الخانية نقل عن بعضهم

آثار اور فقہ کی توجیہات کی عالم ہون اور خانیہ مین بعضون سی منقول ہے

لا بدّ للاجتهاد من حفظ المبسوط ومعرفة الناسخ و

اجتہاد کیواسطے مبسوط کا یاد رکہنا اور ناسخ اور

المنسوخ والمحكم والمأوّل والعلم بعادات الناس وعرفهم

منسوخ اور محکم اور ماول کی معرفت اور لوگون کی عادات اور عرف کی آگاہی ضرور ہے

في السراجية قيل ادنى الشروط للاجتهاد حفظ المبسوط

سراجیہ مین ہی لکہتی ہین کہ اجتہاد کی شرطون مین سی کم سے کم مبسوط کا یاد رکہنا ہے یہ

ذكر هذه الروايات في خزانة المفتين اقول هذه العبارات

روایات خزانۃ الروایات مین مذکور ہین مین کہتا ہون کہ ان عبارتون کے

معناها الفرق بين المفتي الذي هو صاحب تخريج وبين

معنے فرق کرنا اوس مفتی مین جو تخریج کرتا ہے اور اوس

المفتي الذي هو متبحّر في مذهب اصحابه يفتي على سبيل

مفتی مین جو اپنی اساتذہ کی مذہب مین متبحر ہو کہ بسبیل حکایت فتوی

الحكاية لا على سبيل الاجتهاد مسئلة اعلم انّ القاعدة

دیتا ہو بسبیل اجتہاد نہین مسئلہ سمجھ لے کہ فقہا

عِندَ مُحَقِّقِي الفُقَهَاءِ اَنَّ المَسَائِلَ عَلَى اَربَعَةِ اَقسَامٍ قِسمٌ تَقَرَّرَ
محققین کے نزدیک قاعدہ یہہ ہی کہ مسائل چار قسم پر ہین ایک قسم یہہ ہے

فِي ظَاهِرِ المَذهَبِ وَحُكمُهُ اَن يَقبَلُوهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ اَفَقَت
کہ جو ظاہر مذہب مین ٹہیر گیا ہے اسکا حکم یہہ ہے کہ بہر حال اسکو قبول کرین اصول کے

الاُصُولَ اَو خَالَفَت وَلِذَالِكَ تَرَى صَاحِبَ الهِدَايَةِ وَغَيرَهُ
موافق ہو یا مخالف اور اسیواسطی مصنف ہدایہ وغیرہ کو تو دیکھتا

يَتَكَلَّفُونَ بَيَانَ الفَرقِ فِي مَسَائِلِ التَّجنِيسِ وَقِسمٌ هُوَ
ہے کہ تجنیس کے مسائل مین فرق تکلف سی بیان کرتے ہین اور ایک قسم

رِوَايَةٌ شَاذَّةٌ عَن اَبِي حَنِيفَةَ رح وَصَاحِبَيهِ وَحُكمُهُ
وہ جنکی امام ابوحنیفہ رح اور صاحبین سے شاذ روایت ہی اوسکا حکم یہہ ہے

اَن لَا يَقبَلُوهُ اِلَّا اِذَا وَافَقَ الاُصُولَ وَكَمَا فِي الهِدَايَةِ وَ
کہ مسلم نرکہین مگر اس صورت مین کہ اصول سے موافق ہو اور ہدایہ

غَيرِهَا مِن تَصحِيحِ بَعضِ الرِّوَايَاتِ الشَّاذَّةِ لِحَالِ الدَّلِيلِ
وغیرہ مین بعضے روایات شاذہ کی تصحیح دلیل کی امداد سے بہت ہی اور

قِسمٌ هُوَ تَخرِيجٌ مِنَ المُتَاَخِّرِينَ اتَّفَقَ عَلَيهِ جُمهُورُ الاَصحَابِ
ایک قسم متاخرین نے ایسی تخریج کی کہ اوس پر جمہور اصحاب متفق ہین اسکا

وَحُكمُهُ اَنَّهُم يُفتُونَ بِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَقِسمٌ هُوَ تَخرِيجٌ
حکم یہہ ہی کہ اسپر بہر حال فتوی دیتے ہین اور ایک قسم وہ جو متاخرین کے ایسی

مِنهُم لَم يَتَّفِق عَلَيهِ جُمهُورُ الاَصحَابِ فَحُكمُهُ اَن يَعرِضَهُ
تخریج ہو کہ اسپر جمہور اصحاب متفق نہین ہین اس کا حکم یہ ہے کہ

المُفتِي عَلَى الاُصُولِ وَالنَّظَائِرِ مِن كَلَامِ السَّلَفِ فَاِن وَجَدَ
مفتی اسکو اصول اور نظائر پر سلف کی کلام مین سی مطابق کرے پہر اگر اوسکے

موافقا لها اخذ به والا تركه في خزانة الروايات نقلا

موافق نکلے تو اختیار کرے نہیں تو چھوڑ دے خزانۃ الروایات میں نقل

عن بستان الفقيه ابي الليث في باب الاخذ عن الثقات

ابو اللیث کی بستان باب الاخذ عن الثقات میں سے منقول ہے

ولو ان رجلا سمع حديثا او سمع مقالة فان لم يكن القائل

اور اگر کسی شخص نے حدیث سنے یا کسی کا مقولہ سنا پس اگر قائل ثقہ نہیں

ثقة فلا يسعه ان يقبل منه الا ان يكون قولا يوافق

ہے تو اسکو روا نہیں ہے کہ اوسے تسلیم کرے تا ان اگر وہ قول اصول کے

الاصول فيجوز العمل به والا فلا وكذا لو وجد حديثا

موافق ہو تو عمل اسپر جائز ہی اور نہیں تو جائز نہیں اور ایسی ہی اگر کسی نے حدیث یا

مكتوبا او مسئلة فان كان موافقا للاصول جاز ان

کوئی مسئلہ لکھا ہوا دیکھا تو وہ اگر اصول کے موافق ہو تو اسپر عمل جائز

يعمل به والا فلا وفي البحر الرائق عن ابي الليث قال سئل

ہے اور نہیں تو جائز نہیں اور بحر الرائق میں ابو اللیث سے یہ کہتا ہی

ابو نصر عن مسئلة وردت عليه ما تقول رحمك الله

ابو نصر سے ایک مسئلہ پوچھا کہ اوسپر پیش ہوا تھا کیا کہتے ہو خدا تمپر رحمت کرے

تعالى وقعت عندك كتب اربعة كتاب ابراهيم بن

تمہاری پاس چار کتابیں ہیں ابراہیم بن

رستم وادب القاضي عن الخصاف وكتاب المجرد وكتاب

رستم کی کتاب اور خصاف کی ادب القاضی اور کتاب المجرد اور کتاب

النوادر من جهة هشام هل يجوز لنا ان نفتي منها او لا وهذه

النوادر ہشام کی جہت سے آیا ہمکو جائز ہی کہ انکے موافق فتویٰ دیوین یا نہیں اور یہ

الكتب محمودة عندك فقال ما صح عن اصحابنا فذلك علم

کتابین تمہاری رای مین محمود ہین پس ابو نصر نے جواب دیا جو ہماری اساتذہ سی ثابت ہو چکا ہی سو وہ

محبوب مرغوب فيه مرضي به واما الفتيا فاني لا ارى

ہی علم محبوب اور مرغوب اور پسندیدہ ہے اور رہا فتوی دینا سو مین کسیکے حق مین جائز

لاحد ان يفتي بشيء لا يفهمه ولا يحمل اثقال الناس فان

نہین کہتا کہ ایسی بات کا فتوی دیوی جسکو نہین سمجھتا اور لوگون کا بوجھ نہ اٹھاوی پس اگر

كانت مسائل قد اشتهرت وظهرت وانجلت عن اصحابنا

وہ ایسی مسائل ہون کہ ہماری اساتذہ سی مشہور اور ظاہر اور واضح ہین تو

رجوت ان يسع لي الاعتماد عليها في النوازل مسئلة اعلم

امید ہی کہ حوادث مین انپر اعتماد کے گنجایش ہو مسئلہ سمجھ لے

ان المسئلة اذا كانت ذات اختلاف بين ابي حنيفة و

کہ مسئلہ اگر ایسا ہین امام ابو حنیفہ رح اور صاحبین کے مختلف فیہ ہو

صاحبيه فحكمها ان المجتهد في المذهب يختار من اقوالهم ما هو اقوى

تو اسکا یہ حکم ہے کہ مجتہد فی المذہب انکی اقوال مین سے وہ اختیار کرے جسکی دلیل

دليلا واقيس تعليلا وارفق بالناس فلذلك افتى جماعات

قوی ہی اور علت قیاس کے موافق اور لوگون کے حق مین سہل ہو اور اسی لیے حنفیہ علماء

من علماء الحنفية على قول محمد في طهارة الماء المستعمل و

کی جماعات نے مستعمل پانی کے طہارت مین امام محمد کے قول پر فتوے

على قولهما في اول وقت العصر والعشاء وفي جواز المزارعة

دیا ہی اور عصر و عشا کے اول وقت مین اور مزارعہ کے جواز مین شیخین کے قول پر

وكتبهم مشحونة بذلك لا يحتاج الى ايراد النقول فكذلك

[illegible] اور انکی کتابین اسی سے بھری ہوئی ہین نقل بیان کرنیکی کچھ حاجت نہین ہے اور یہی

الحالُ فی مذهبِ الشافعیِّ فی المنهاجِ وغیرِه فی الفرائضِ

حال امام شافعی کے مذہب میں ہے منہاج وغیرہ میں سند الفرض کے باب میں ہے کہ

اَصْلُ المذهبِ عدمُ توریثِ ذَوِی الارحامِ وقد اَفتی المتأخرون

اصل مذہب تو ذوی الارحام کے عدم توریث کا ہی اور بیشک متاخرین نے

عِندَ عدمِ انتظامِ بیتِ المالِ بتوریثِهم وقد نقلَ فقیهُ الیمنِ

بروقت غیر منتظم ہونے بیت المال کے انکی وراثت کا فتوی دیا ہی اور فقیہ یمن ابن زیاد

ابنُ زیادٍ فی فتاواه مسائلَ اَفتی المتأخرون فیها بخلافِ المذهبِ

نے اپنی فتاوی میں ایسی بہت مسئلے ذکر کیے ہیں کہ متاخرین نے مسائل میں بخلاف مذہب

منها اخراجُ الفلوسِ من الزکوةِ المفروضةِ من النقدین وعروضِ

فتوی دیا ہی ایک یہ کہ سونے چاندی اور اسباب تجارت کی زکوة مفروضہ میں بھی فلوس کا ادا کرنا بلقینی

التجارةِ اَفتی البلقینیُّ بجوازِه وقال اَعتقدُ جوازَه ولکنّه

نے اوسکے جواز کا فتوی دیا ہی اور کہا ہی کہ میں اسکو جائز جانتا ہوں پر یہ

مخالفٌ لمذهبِ الشافعیِّ وتبعَ البلقینیُّ فی ذلک البخاریَّ

شافعی مذہب کی خلاف ہی اور بلقینی اس مسئلہ میں بخاری کا تابع ہوا ہے

ومنها دفعُ الزکوةِ الی الاشرافِ العلویّین اَفتی الامامُ فخرُ

اور انہیں سے یہ ہی کہ اشراف علویین کو زکوة کا دینا امام فخر الدین الرازی نے

الدینِ الرازیُّ بجوازِه فی هذه الازمنةِ حین منعوا سهمَهم

اسکی جواز کا اس زمانہ میں فتوے دیا ہی جب اونکا حصہ

مِن بیتِ المالِ وضرَّبهم الفقرُ ومنها بیعُ النحلِ فی الکوّاراتِ

بیت المال سے بند ہو گیا اور انکو حاجت نے پکڑ لیا اور ایک یہ ہی شہد کی مکھیوں کا چھتوں میں معدوم وغیرہ

مع ما فیها من شمعٍ وغیرِه اَجابَ البلقینیُّ بالجوازِ ونقلَ ابنُ زیادٍ

سمیت جو اسمیں ہوتا ہی بیچنا بلقینی نے اسکی جواز کا جواب دیا ہے اور ابن زیاد نے

عن الامام بن حنبل انه قال ثلث مسائل في الزكوة يفتي فيها

امام بن حنبل سے نقل کیا ہی اگرچہ کہتا ہے زکوۃ کے تین مسئلے ہیں کہ فتویٰ دیا ... بخلاف

بخلاف المذهب نقل الزكوة ودفع الزكوة الى واحد وفي

مذہب فتویٰ ہی ہوا ہے زکوۃ کا نقل کرنا اور زکوۃ ایک کو دینا اور

دفعها الى احد الاصناف اقول وعندي في ذلك رأي وهو

سات قسم میں سے ایک قسم کو دینا میں کہتا ہوں میری عندیہ میں اس میں ایک رای ہے کہ

ان المفتي في المذهب الشافعي رح سواء كان مجتهدا في المذهب

شافعی مذہب کا مفتی برابر ہے کہ مجتہد فی المذہب ہو

او متبحرا فيه اذا احتاج في مسئلة الى غير مذهبه فعليه

یا متبحر فی المذہب اگر کسی مسئلہ میں اپنی خلاف مذہب کا حاجتمند ہو جاوے تو

بمذهب احمد رح فانه اجل اصحاب الشافعي رح علما وديانة

اسکو امام احمد رح کا مذہب لازم ہے کیونکہ وہ باعتبار علم اور دیانت اصحاب شافعی میں بہت جلیل القدر

ومذهبه عند التحقيق فرع لمذهب الشافعي رح ووجه وقو

ہے اور اسکا مذہب حقیقت میں شافعی مذہب کی فرع ہی اور اسکے

من وجوهه والله اعلم فصل في المتبحر في المذهب هو

اقسام میں سے ایک قسم ہی واللہ اعلم فصل متبحر نے المذہب کی حال میں اور وہ

الحافظ لكتب مذهبه وفيه مسائل مسئلة من شرطه

اپنی مذہب کے کتابوں کا حافظ ہوتا ہے اور اسمیں کئی مسئلہ ہیں مسئلہ اسکی شرط

ان يكون صحيح الفهم عارفا بالعربية واساليب الكلام

یہ ہے کہ صحیح الفہم عربیت داں اور کلام کے اسلوب

ومراتب الترجيح متفطنا لمعاني كلامهم لا يخفى عليه غالبا

اور ترجیح کی مراتب سے آگاہ ہو اور ان کے کلام کے معانی کا زود فہم غالباً اور مسیم

تَقْيِيْدُ مَا يَكُوْنُ مُطْلَقاً فِي الظَّاهِرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْمُقَيَّدُ وَإِطْلَاقُ

ظاہر میں مطلق کی قید لگانا اور اس سے مقید مراد لینا پوشیدہ نہیں اور

مَا يَكُوْنُ مُقَيَّداً فِي الظَّاهِرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْمُطْلَقُ نَبَّهَ عَلٰى

مقید کا ظاہر میں مطلق ہونا اور اس سے مراد مطلق لینا آگے پوشیدہ نہ ہے اس پر

ذٰلِكَ ابْنُ نُجَيْمٍ فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ وَيَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يُفْتِيَ إِلَّا

ابن نجیم نے بحر الرائق میں تنبیہ کی ہے اور اس پر واجب ہی دو میں سے

بِأَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهُ طَرِيْقٌ صَحِيْحٌ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ

بدون ایک وجہ کی فتوی نہ دیوے یا تو اسکے نزدیک امام تک طریق صحیح معتمد علیہ ثابت ہو

إِلٰى إِمَامِهِ أَوْ يَكُوْنَ الْمَسْئَلَةُ فِي كِتَابٍ مَّشْهُوْرٍ تَدَاوَلَتْهُ

یا وہ مسئلہ ایسی مشہور کتاب میں ہو جو دست بدست

الْأَيْدِيْ فِي النَّهْرِ الْفَائِقِ فِي كِتَابِ الْقَضَاءِ طَرِيْقُ نَقْلِ

چلی آتی ہے نہر الفائق کے کتاب القضا میں ہے مفتی مقلد کے

الْمُفْتِي الْمُقَلِّدِ عَنِ الْمُجْتَهِدِ أَحَدُ أَمْرَيْنِ إِمَّا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُ سَنَدٌ

نقل کا طریقہ مجتہد سے دو میں سے ایک امر ہے یا اسکی پاس مجتہد تک

إِلَيْهِ أَوْ يَأْخُذَ مِنْ كِتَابٍ مَّعْرُوْفٍ تَدَاوَلَتْهُ الْأَيْدِيْ نَحْوُ

سند ہو یا اس مسئلہ کو ایسی مشہور کتاب میں سی لے جو دست بدست چلی آتی ہے

كُتُبِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَنَحْوِهَا مِنَ التَّصَانِيْفِ الْمَشْهُوْرَةِ

جیسے محمد بن الحسن کی کتابیں اور اسکے مثل اور مجتہدوں کے مشہور

لِلْمُجْتَهِدِيْنَ لِأَنَّهُ بِمَنْزِلَةِ الْخَبَرِ الْمُتَوَاتِرِ أَوِ الْمَشْهُوْرِ هٰكَذَا

تصانیف کیونکہ وہ کتابیں بمنزلہ متواتر یا مشہور خبر کے ہیں اور ایسا ہی

ذَكَرَ الرَّازِيُّ فَعَلٰى هٰذَا لَوْ وَجَدَ بَعْضَ نُسَخِ النَّوَادِرِ فِيْ زَمَانِنَا

رازی نے ذکر کیا ہے پس اس تقدیر پر اگر کسی نے نوادر کا کوئی نسخہ ہمارے زمانہ میں پایا

لا تحل عزو ما فيها الى محمد ولا الى ابى يوسف لانها لم تشتهر

تو انکی مسائل کو امام محمد کیطرف منسوب کرنا حلال نہین ہے اور نہ ابی یوسف کیطرف کیونکہ وہ مشہور

فی عصرنا فی دیارنا ولم تتداول نعم اذا وجد النقل عن النوادر

ہمارے زمانہ مین ہمارے دیار مین مشہور نہین ہے اور نہ دست بدست آیا ہے ہان اگر نوادر کی نقل مثلاً

مثلاً فی کتاب مشهور معروف کالهدایة والمبسوط کان

کسی کتاب مشہور مین مل جاوے جیسے ہدایہ اور مبسوط اب

ذلك تعويلا على ذلك الكتاب انتهى وفى فتاوى

یہہ بھروسا اوس کتاب پر ہوویگا انتہی اور فتاوی

القنية فى باب ما يتعلق بالمفتى ان ما يوجد من كلام رجل

قنیہ کے باب مایتعلق بالمفتی مین یہہ ہے کہ وہ جو کلام شخص کا

ومن هبه فى كتاب معروف وقد تداولته النسخ فانه

اور اوس کا مذہب ایسی کتاب مشہور مین ملتا ہے کہ سب نسخون مین موجود ہے تو اب

جاز لمن نظر فيه ان يقول قال فلان او فلان كذا وان لم

اوس کتاب کی ناظر کو یہہ کہنا جائز ہے فلانے نے یا فلانے نے ایسا کہا ہے اگرچہ

يسمعه من احد نحو كتب محمد بن الحسن وموطا مالك رح

کسی سے بھی نہ سنا ہو جیسی محمد بن الحسن کی کتابین اور امام مالک کی موطا

ونحوهما من كتب المصنفة فى اصناف العلوم لان وجود

اور ایسی ہی اور کتابین جو علوم کے اقسام مین تصنیف ہوئے ہین اس لیے کہ

ذلك على هذا الوصف بمنزلة الخبر المتواتر والاستفاضة

ایسی کلام کا اوس حال پر ہونا بجاے متواتر خبر اور استفاضہ

لا يحتاج مثله الى اسناد مسئلة اذا وجد

کے ہے ایسی کلام مین سند کی حاجت نہین ہے مسئلہ اگر

الْمُتَبَحِّرُ فِي الْمَذْهَبِ حَدِيْثًا صَحِيْحًا يُخَالِفُ مَذْهَبَهُ فَهَلْ لَهُ

متبحر فی المذہب کو صحیح حدیث اسکی مذہب کی مخالف مل جاوی تو آیا اسکو جائز

اَنْ يَأْخُذَ بِالْحَدِيْثِ وَيَتْرُكَ مَذْهَبَهُ فِي تِلْكَ الْمَسْئَلَةِ

ہے کہ اوس حدیث کو اختیار کرے اور اوس مسئلہ میں اپنا مذہب ترک کرے

فِي هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ بَحْثٌ طَوِيْلٌ وَاَطَالَ فِيْهَا صَاحِبُ خِزَانَةِ

اس مسئلہ میں بڑی بحث ہے اور اسمیں خزانۃ الروایات کی مؤلف نے

الرِّوَايَاتِ نَقْلًا عَنْ دُسْتُوْرِ الْمَسَاكِيْنِ فَلْنُوْرِدْ كَلَامَهُ مِنْ

دستور المساکین سے نقل کر کر طوالت دی ہے ہم اسکا کلام اوس نقل

ذٰلِكَ بِعَيْنِهِ فَاِنْ قِيْلَ لَوْ كَانَ الْمُقَلِّدُ غَيْرُ الْمُجْتَهِدِ عَالِمًا

میں سے بعینہ لاتے ہیں اگر کوئی کہے کہ اگر مقلد غیر مجتہد عالم

مُسْتَدِلًّا يَعْرِفُ قَوَاعِدَ الْاُصُوْلِ وَمَعَانِيَ النُّصُوْصِ وَ

استدلال کرنیوالا اصول کے قواعد اور نصوص اور اخبار کے معانی سے آگاہ ہو

الْاَخْبَارِ هَلْ يَجُوْزُ اَنْ يَّعْمَلَ عَلَيْهَا وَكَيْفَ يَجُوْزُ وَقَدْ قِيْلَ

تو آیا اسکو جائز ہی کہ انپر عمل کرے اور کسطرح جائز ہی اور قائل یہہ ہے

لَا يَجُوْزُ لِغَيْرِ الْمُجْتَهِدِ اَنْ يَّعْمَلَ اِلَّا عَلٰى رِوَايَاتِ مَذْهَبِهِ وَ

کہ لوگ کہتے ہیں کہ غیر مجتہد کو جائز نہیں ہے کہ سوا روایات اپنی مذہب کی اور

فَتَاوٰى اِمَامِهِ وَلَا يَشْتَغِلُ بِمَعَانِي النُّصُوْصِ وَالْاَخْبَارِ وَ

فتووں اپنی امام کے عمل کرے اور نصوص اور اخبار کی معانی میں اور ان پر

الْعَمَلِ عَلَيْهَا كَالْعَامِّيِّ قِيْلَ هٰذَا فِي الْعَامِّيِّ الصِّرْفِ

عمل کرنیمیں عامی کیطرح مشغول نہو جاوی کوئی جواب دیتا ہے کہ یہہ ایسی عامی

الْجَاهِلِ الَّذِيْ لَا يَعْرِفُ مَعَانِيَ النُّصُوْصِ وَالْاَحَادِيْثِ وَ

خالص عامی جاہل کے حق میں ہے کہ نصوص اور احادیث کے معانی اور

تَأوِيلَاتِهَا اِمَّا الْعَالِمُ الَّذِي يَعْرِفُ النُّصُوصَ وَالْأَخْبَارَ

اونکی تاویلات نہیں جانتا ہو وہ عالم جو نصوص اور اخبار کو سمجھتا ہی اور وہ

وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الدِّرَايَةِ وَثَبَتَ عِنْدَهُ صِحَّتُهَا مِنَ الْمُحَدِّثِينَ أَوْ

صاحب دانش ہے اور اسکے عندیہ میں اُن کے صحت محدثین سے یا اُن کے

مِنْ كُتُبِهِمُ الْمَوْثُوقَةِ الْمَشْهُورَةِ الْمُتَدَاوَلَةِ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَعْمَلَ عَلَيْهِ

معتبر مشہور مروج کتابوں سے ثابت ہی تو اُسکو اون پر عمل کرنا جائز ہے

وَإِنْ كَانَ مُخَالِفًا لِمَذْهَبِهِ يُؤَيِّدُهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ

اگرچہ انکے مذہب سے مخالف ہو امام ابو حنیفہ اور امام محمد

وَالشَّافِعِيِّ وَأَصْحَابِهِ وَقَوْلُ صَاحِبِ الْهِدَايَةِ فِي رَوْضَةِ الْعُلَمَاءِ

اور امام شافعی اور انکی اصحاب کا قول اور صاحب ہدایہ کا قول جو روضۃ العلماء

الزَّنْدَوَيْسِتِيَّةِ فِي فَضْلِ الصَّحَابَةِ رض سُئِلَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ

الزندویستیہ فی فضل الصحابہ میں ہے اسکا موید ہے امام ابوحنیفہ سے کسی نے پوچھا

إِذَا قُلْتَ قَوْلًا وَكِتَابُ اللّٰهِ يُخَالِفُهُ قَالَ اتْرُكُوا قَوْلِي بِكِتَابِ

اگر آپ نے کچھ کہا اور کتاب اللہ اسکے مخالف ہو جواب دیا میرا قول کتاب اللہ کی مقابلہ

اللّٰهِ فَقِيلَ إِذَا كَانَ خَبَرُ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ

میں ترک کردو اُسنے پھر پوچھا اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر اوس کے

سَلَّمَ يُخَالِفُهُ قَالَ اتْرُكُوا قَوْلِي بِخَبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

مخالف ہو جواب دیا میرا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر کی مقابلہ میں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ إِذَا كَانَ قَوْلُ الصَّحَابَةِ يُخَالِفُهُ

ترک کردو اوسنے پھر پوچھا اگر صحابہ کا قول اسکے مخالف ہو

قَالَ اتْرُكُوا قَوْلِي بِقَوْلِ الصَّحَابَةِ وَفِي الْإِمْتَاعِ وَالْبَيْهَقِيِّ

جواب دیا میرا قول صحابہ کی قول کے مقابلہ میں ترک کردو اور امتاع میں یہ ہی بیہقی سنن

في السنن عند الكلام على القراءة بسنده قال الشافعي

من جہان قرارت اسنادی پر کلام کیا ہے روایت کرتا ہی کہتا ہی امام شافعی کہتی ہین

اذا قلت قولا وكان النبي صلى الله عليه واله وسلم قال

جب مین کوئی مسئلہ کہون اور نبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے میرے

خلاف قولي فما يصح من حديث النبي صلى الله عليه واله

قول کے خلاف فرمایا ہو تو جو مسئلہ نبی صلے الله علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت

وسلم اولى فلا تقلدوني ونقل امام الحرمين في نهاية

ہوتا ہی وہی اولی ہے پس میری تقلید مت کرو اور امام الحرمین نے نہایہ مین

عن الشافعي رح انه قال اذا بلغكم خبر صحيح يخالف مذهبي

شافعی رح سی نقل کیا ہی کہ وہ کہتے ہین اگر تمکو صحیح خبر میری مذہب سے مخالف ملجاوے

فاتبعوه واعلموا انه مذهبي وقد صح منصوصا انه قال اذا

تو اسکی تابعداری کرو اور سمجھو کہ میرا مذہب یہی وہ ہی ہے اور صاف ثابت ہو چکا ہے کہ امام

بلغكم عني مذهب وصح عندكم خبر على مخالفته فاعلموا

شافعی رح نے کہا اگر تمکو میری مذہب کا مسئلہ پہنچی اور تمہاری عندیہ مین کوئی خبر اسکے مقابل ثابت ہو تو جانو

ان مذهبي موجب الخبر وروى الخطيب باسناده

تو سمجھو کہ میرا مذہب خبر کا ہی مضمون ہے اور خطیب نے اپنی اسنادوں سی روایت کیا ہے کہ

ان الداركي من الشافعية كان يستفتي وربما يفتي بغير

دارکی جو شافعیہ علماء مین سے ہی فتوی پوچھا جاتا کرتا تھا اور بعضی دفعہ بخلاف

مذهب الشافعي وابي حنيفة رح فيقال له هذا يخالف

مذہب شافعی اور ابو حنیفہ کی فتوی دیدیتا پھر اوسے کہتے کہ یہ تو ان دونو

قولهما فيقول ويلكم حدث فلان عن فلان عن النبي

کے قول کی خلاف ہی وہ کہتا تمہارا برا ہو فلانا فلانے سی وہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اَوَّ الْاَخْذُ بِالْحَدِيْثِ اَوْلٰى مِنَ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی بیان کرتا ہے اور حدیث کو اختیار کرنا

الْاَخْذِ بِقَوْلِهِمَا اِذَا خَالَفَاهُ وَكَذَا يُؤَيِّدُهُ مَا ذُكِرَ فِي
بہ نسبت اختیار کرنے اونکے قول کے جب وہ حدیث کی خلاف ہوں اولی ہی اور ایسی ہی ہدایہ میں

الْهِدَايَةِ فِي مَسْئَلَةِ صَوْمِ الْمُحْتَجِمِ لَوِ احْتَجَمَ وَظَنَّ اَنَّ ذٰلِكَ
جو پچھنے لے صوم کی بابت مذکور ہی اسکی تائید کرتا ہے اگر کسی نے پچھنی لگوائی اور گمان

يُفَطِّرُهُ ثُمَّ اَكَلَ مُتَعَمِّدًا عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ لِاَنَّ
کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھا لیا تو اسپر قضا اور کفارہ دونو ہیں کیونکہ

الظَّنَّ مَا اسْتَنَدَ اِلٰى دَلِيْلٍ شَرْعِيٍّ اِلَّا اِذَا اَفْتَاهُ فَقِيْهٌ بِالْفَسَادِ
ظن وہی ٹھیک ہوتا ہی جسکے سند دلیل شرعی ہو مگر اس صورت میں کہ کوئی فقیہ اوسی کہدی کہ

لِاَنَّ الْفَتْوٰى دَلِيْلٌ شَرْعِيٌّ فِي حَقِّهٖ وَلَوْ بَلَغَهُ الْحَدِيْثُ وَ
روزہ ٹوٹ گیا اسلیے کہ اسکے حق میں فتوی دلیل شرعی ہی اور اگر اسکو حدیث ملے اور اسپر

اعْتَمَدَهُ فَكَذٰلِكَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ لِاَنَّ قَوْلَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ
اعتماد کیا تو بھی ایسا ہی ہے امام محمد سے اسواسطے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ عَنْ قَوْلِ الْمُفْتِيْ فِي الْكَافِي وَالْحَمِيْدِيْ
فرمودہ مفتی کے قول سے گھٹ نہیں رہ تا کافی اور حمیدی میں ہے

اَيْ لَا يَكُوْنُ اَدْنٰى دَرَجَةً مِّنْ قَوْلِ الْمُفْتِيْ وَقَوْلُ الْمُفْتِيْ يَصْلُحُ
یعنے مفتی کی قول سے کم درجہ کا نہیں ہوتا اور مفتی کا قول تو

دَلِيْلًا شَرْعِيًّا فَقَوْلُ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
شرعی دلیل ہوتا ہے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ

اَوْلٰى وَعَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ خِلَافُ ذٰلِكَ لِاَنَّ عَلَى الْعَامِّيِّ الْاِقْتِدَاءَ
اولی ہے اور ابو یوسف سے اسکا خلاف مروی ہے اسواسطے کہ عامی پر فقہا کا اقتدا

بالفقهاء لعدم الاهتداء في حقه الى معرفة الاحاديث و
لازم ہی کیونکہ اسکی حق مین حدیث کی معرفت کی راہ پانی نہیں ہے اور
ان عرف تاويله تجب الكفارة وفي المناوي بالاتفاق و
اگر اسکی معنے سمجھتا ہے تو اسپر کفارہ لازم ہے اور مناوی مین ہے کہ یہہ بالاتفاق ہے اور
اما الجواب عن قول ابي يوسف ان للعامي الاقتداء بالفقهاء
رہا امام ابو یوسف کے قول کا جواب کہ عامی کو فقہاء کے پیروی ہے
فمحمول على العامي الصرف الجاهل الذي لا يعرف معنى
سو یہہ اس عامی پر محمول ہے جو نرا ایسا جاہل ہو کہ حدیث کے معنے
الاحاديث وتاويلاتها لانه اشار اليه بقوله لعدم الاهتداء
اور انکی تاویلات نہیں جانتا اسواسطے کہ یہہ اشارہ کردیا کہ اوسکے حق مین
اي في حقه الى معرفة الاحاديث وكذا قوله وان عرف
معرفت احادیث کی راہ پانی نہیں ہے اور ایسا ہی ابو یوسف کا قول اور اگر عامی
العامي تاويله تجب الكفارة يشير الى ان المراد من العامي
حدیث کی معنے جانتا ہی تو اسپر کفارہ ہی اس قول کا یہہ ہی اشارہ ہی کہ عامی سی مراد
غير العالم وفي الحميدي العامي منسوب الى العامة وهم
جاہل ہے اور حمیدی مین ہے کہ عامی عوام کیطرف منسوب ہوتا ہے اور وہ
الجهال فعلم من هذه الاشارات ان مراد ابي يوسف ايضا
جہال ہوتی ہین پس ان اشارات سی معلوم ہوا کہ ابو یوسف کے مراد بھی
من العامي الجاهل الذي لا يعرف معنى النص وتاويله
عامی سے وہ جاہل ہے جو نص کے معنے اور تاویل نہین جانتا ہے
فيما ذكر من قول ابي حنيفة والشافعي ومحمد ثم قول
ابو حنیفہ اور شافعی اور محمد کا قول جو مذکور ہوا اور پھر اس قائل کا قول

الْقَائِلُ يَجِبُ الْعَمَلُ بِالرِّوَايَةِ بِخِلَافِ النَّصِّ اِنْتَهٰى مَانَقَلْنَاهُ

کہ نص کے خلاف روایت پر عمل واجب ہی (ختم ہوا) خزانۃ الروایات

مِنْ خِزَانَةِ الرِّوَايَاتِ وَفِي الْمَسْئَلَةِ قَوْلٌ اٰخَرُ وَهُوَ اَنَّهُ اِذَا

مین سے جو ہمنے نقل کیا تہا تمام ہوا اور مسئلہ مین ایک اور قول ہے اور وہ یہ ہی جس صورت

لَمْ يَجْمَعْ اٰلَاتِ الْاِجْتِهَادِ لَا يَجُوْزُ لَهُ الْعَمَلُ عَلَى الْحَدِيْثِ بِخِلَافِ

مین اُسکو اجتہاد کا مادہ جمع نہو دے تو اُسکو حدیث پر اپنی مذہب کے خلاف عمل جائز نہین

مَذْهَبِهِ لِاَنَّهُ لَا يَدْرِيْ اَنَّهُ مَنْسُوْخٌ اَوْ مُأَوَّلٌ اَوْ مُحْكَمٌ

ہے کیونکہ اُسکو کیا معلوم کہ یہہ حدیث منسوخ یا ماول یا محکم

مَحْمُوْلٌ عَلٰى ظَاهِرِهِ وَمَالَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ ابْنُ الْحَاجِبِ فِيْ

یعنی ظاہر پر محمول ہے اور اسی قول کیطرف ابن الحاجب اپنے

مُخْتَصَرِهِ وَتَابِعُوْهُ وَرُدَّ بِاَنَّهُ اِنْ اَرَادَ عَدَمَ التَّيَقُّنِ بِنَفْيِ هٰذِهِ

مختصر مین اور اُسکی شاگرد مائل ہوئی ہین اور یہ قول اسطور رد کیاگیاہی کہ اگر ان احتمالات کی نفی کا

الْاِحْتِمَالَاتِ فَالْمُجْتَهِدُ اَيْضًا لَا يَحْصُلُ لَهُ الْيَقِيْنُ بِذٰلِكَ

عدم التیقن مراد ہی تو اسکا یقین تو مجتہد کو بہی حاصل نہین ہوتا وہ تو

وَاِنَّمَا يَبْنِيْ اَكْثَرَ اَمْرِهِ عَلٰى غَالِبِ الظَّنِّ وَاِنْ اَرَادَ اَنَّهُ لَا

اپنی اکثر مسائل غالب ظن پر بنائے کیا کرتا ہی اور اگر یہہ مراد ہے کہ وہ شخص عہ

يَدْرِيْ ذٰلِكَ بِغَالِبِ الرَّاْيِ مَنَعْنَاهُ فِيْ صُوْرَةِ النِّزَاعِ لِاَنَّ

اُسکو بغالب رای نہین جانتا تو اُسکو نزاع کی صورت مین نہین مانتے کیونکہ

الْمُتَبَحِّرَ فِي الْمَذْهَبِ الْمُتَتَبِّعَ لِكُتُبِ الْقَوْمِ الْحَافِظَ مِنَ الْحَدِيْثِ

متبحر نے المذہب کو کہ قوم کے کتب کو دیکہتا بہالتا رہے حدیث اور

وَالْفِقْهِ جُمْلَةً صَالِحَةً كَثِيْرًا مَا يَحْصُلُ لَهُ غَالِبُ الظَّنِّ بِاَنَّ

فقہ مین سی معتدار شایستہ کا حافظ ہو اکثر اوقات یہ بات بظن غالب حاصل ہو جاتی ہے کہ

عہ یعنی متبحر فی المذہب

الحديث غير منسوخ ولا مأول بتأويل يجب القول به و
حدیث منسوخ نہیں ہے اور نہ ایسی ماول جسکے تاویل کا قائل ہوتا واجب ہووی اور
انما البحث فيما حصل له ذلك والمختار ههنا هو قول ثالث
بحث تو اوس صورت مین ہے کہ اسکو یہہ ملکہ حاصل ہووی اور یہان پسندیدہ تیسرا قول ہے
وهو ما اختاره ابن الصلاح وتبعه النووي وصححه قال
وہ جو ابن الصلاح نے اختیار کیا ہی اور نووی اوسکا تابع ہوا ہے اور اوسکو صحیح قرار دیا ہے
ابن الصلاح من وجد من الشافعية حديثا يخالف
ابن الصلاح کہتا ہی شافعیون مین سے جسکو حدیث اوسکے مذہب کی
مذهبه نظر ان كملت له آلة الاجتهاد مطلقا او في
مخالف ہی تو یہہ دیکھیے اگر اوسکو اجتہاد مطلق کا مایہ کامل ہو گیا ہے یا
ذلك الباب في المسئلة كان له الاستقلال بالعمل بهوان
اوسی خاص باب اور مسئلہ مین تو اوسکو عمل بالاستقلال اوسپر روا ہوگا اور اگر
لم يكمل وشق مخالفة الحديث بعد ان بحث فلم يجد
مایہ کامل نہیں ہوا اور حدیث کی مخالفت دشوار گزرتی ہو بحث کے بعد نہ پاوے اوسکے
لمخالفته جوابا شافيا عنه فله العمل به ان كان عمل
مخالفت کا جواب شافی نہیں ملتا تو اوسکو عمل اوسپر روا ہی بشرطیکہ بجز
امام مستقل غير الشافعي ويكون هذا عذرا في ترك
شافعی کے کسی مستقل امام نے اوسپر عمل کیا ہو اور اوسکے واسطے اپنی امام کا
مذهب امامه ههنا وحسنه النووي وقرره مسئلة
مذہب ترک کرنے مین یہان یہہ عذر ہو جاویگا اور اسکو نووی نے حسن کہا ہی اور قائم کیا ہی مسئلہ
اذا اراد هذا المتبحر في المذهب ان يعمل في مسئلة بخلاف
اگر ایسا متبحر فی المذہب یہہ ارادہ کرے کہ کسی مسئلہ مین اپنی امام کے

مَذْهَبِ اِمَامِهٖ مُقَلِّدًا فِيْهَا لِاِمَامٍ اٰخَرَ هَلْ يَجُوْزُ لَهٗ ذٰلِكَ

مذہب کی خلاف کسی اور امام کا مقلد ہوکر عمل کرے آیا یہہ شخص کو جائز ہی اس میں

اِخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَمَنَعَهُ الْغَزَالِيُّ وَشِرْذِمَةٌ وَهُوَ قَوْلٌ ضَعِيْفٌ

علماء نے اختلاف کیا ہی سو امام غزالی اور انکی گروہ نے منع کیا ہی اور یہہ قول جمہور کے

عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ لِاَنَّ مَبْنَاهُ عَلٰی اَنَّ الْاِنْسَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ

نزدیک ضعیف ہی کیونکہ اسکے اصل یہہ ہی کہ انسان پر واجب

اَنْ يَّاْخُذَ بِالدَّلِيْلِ فَاِذَا فَاتَ ذٰلِكَ لِجَهْلِهٖ بِالدَّلَائِلِ

کہ دلیل کے ذریعہ سی اختیار کرے پھر جب وہ دلیل بے دلائل کے جہالت کی سبب سے فوت ہوگئی

اَقَمْنَا اعْتِقَادَ اَفْضَلِيَّةِ اِمَامِهٖ مَقَامَ الدَّلِيْلِ فَلَا يَجُوْزُ

تو ہمنے اسکے امام کی افضلیت کا اعتقاد دلیل کے قائم مقام کردیا سو اوسکو

لَهٗ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ مَذْهَبِهٖ كَمَا لَا يَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يُّخَالِفَ

اپنی امام کے مذہب سی نکلنا جائز نہیں ہے جیسا کہ اوسکو یہہ جائز نہیں کہ شرعی

الدَّلِيْلَ الشَّرْعِيَّ وَرُدَّ بِاَنَّ اعْتِقَادَ اَفْضَلِيَّةِ الْاِمَامِ

دلیل کی مخالفت کرے اور یہہ قول اسطور رد کیا گیا ہے کہ امام کی مطلق افضلیت کا اعتقاد

عَلٰی سَائِرِ الْاَئِمَّةِ مُطْلَقًا غَيْرُ لَازِمٍ فِيْ صِحَّةِ التَّقْلِيْدِ

تمام ائمہ پر صحت تقلید کے باب میں بالاجماع لازم نہیں

اِجْمَاعًا لِاَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ كَانُوْا يَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ

ہے اسواسطے کہ صحابہ اور تابعین یہہ اعتقاد رکھتے تہے کہ

خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ وَكَانُوْا يُقَلِّدُوْنَ فِيْ كَثِيْرٍ

اس امت میں افضل اول ابوبکر رض ہی پھر عمر رض اور انکا یہہ حال تھا کہ بہت

مِنَ الْمَسَائِلِ غَيْرَهُمَا بِخِلَافِ قَوْلِهِمَا وَلَمْ يُنْكِرْ عَلٰی ذٰلِكَ اَحَدٌ

مسائل میں اونکی قول کے برخلاف اوروں کی تقلید کرتے تہے اور اسپر کسی نے اعتراض نہیں کیا

فكان اجماعا على ما قلناه وافضليته قوله في هذه المسئلة
سو ہماری قول پر اجماع ہوگیا اور رہی افضلیت اسکے امام کی قول کی اس مسئلہ میں

فلا سبيل الى معرفتها للمقلد الصرف فلا تجوز ان يكون
سو اسکی پہچان کے راہ مقلد صرف کو کوئی نہیں ہے پس تقلید کے بہ

شرطا للتقليد اذ يلزم منه ان لا يصح تقليد جمهور المقلدين
شرط ٹہرانی جائز نہیں ہے اسواسطے کہ لازم آتا ہی کہ جمہور مقلدین کی تقلید جائز نہووے

ولو سلم ففي مسئلتنا هذه اعليكم لا لكم لان كثيرا
اور اگر فرض کیا جاوی تو ہماری اس مسئلہ میں یہ تمکو مضر ہے مفید نہیں ہے اسلیے کہ اکثر

ما نطلع على حديث يخالف مذهب امامه او نجد قياسا
اوقات ایسی حدیث معلوم ہوجاتی ہے کہ اسکی امام کے مذہب سے مخالف ہوجاتی ہے یا قیاس

قويا يخالف مذهبه فيعتقد الافضلية في تلك المسئلة
قوی ملجاوی کہ اسکو مذہب کی خلاف ہوتا ہی پس اس مسئلہ میں اوروں کی افضلیت کا معتقد ہوجاتا

لغيره وذهب الاكثرون الى جوازه منهم الآمدي وابن
ہے اور اکثر علماء اسکو جائز کہتے ہیں اوس میں سے آمدی ہے اور ابن

الحاجب وابن الهمام والنووي واتباعه كابن حجر والرملي
الحاجب اور ابن الہمام اور نووی اور اسکی اتباع جیسے ابن حجر اور رملی

وجماعات من الحنابلة والمالكية ممن يفضي ذكر اسمائهم
اور حنبلیوں میں کا اور مالکیوں میں کا ایک ایک گروہ انکی کہ انکے ناموں کے ذکر سے

الى التطويل وهو الذي انعقد عليه الاتفاق من مفتي
تطویل ہوتی ہی اور یہ وہ مسئلہ ہی جسپر چاروں مذاہب کے متاخرین مفتیوں کا

المذاهب الاربعة من المتاخرين واستخرجوه من كلام اوائلهم
اتفاق منعقد ہوچکا ہے اور اسکو اوائل کے کلام میں سے اخراج کیا ہی

وَلَهُمْ رَسَائِلُ مُسْتَقِلَّةٌ فِي هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ اِلَّا اَنَّهُمْ اخْتَلَفُوْا

اور اس مسئلہ میں انکے مستقل رسالے ہیں اتنا ہے کہ جواز کے

فِي شَرْطِ جَوَازِهٖ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَا يَرْجِعُ فِيْمَا قَلَّدَ اِتِّفَاقًا فَسَّرَهٗ

شرطوں میں اختلاف کیا ہی سو انہیں سے بعضے یہ کہتے ہیں کہ بالاجماع اپنی تقلید سے رجوع نکرے

اِبْنُ الْهُمَامِ فَقَالَ اَيْ عَمِلَ بِهٖ وَاخْتَلَفَ الشُّرَّاحُ فِي مَعْنٰى هٰذِهِ

اُسکو ابن ہمام نے تفسیر کیا ہی پیر یہ کہا ہے یعنی اُسپر عمل کری اور شارحوں نے عمل بہ کے معنوں میں اختلاف

الْكَلِمَةِ فَقِيْلَ فِيْمَا عَمِلَ بِهٖ بِخُصُوْصِهٖ بِاَنْ يَقْضِيَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ

کیا ہی سو کوئی کہتا ہی بالخصوص اوسیے مسئلہ میں عمل کرے اسطور کہ اوس نماز

الْوَاقِعَةَ عَلَى الْمَذْهَبِ الْاَوَّلِ مَثَلًا وَهُوَ الصَّحِيْحُ الَّذِيْ لَا يَتَّجِهُ

معین کو مثلاً پہلے ہی مذہب پر قضا کرے اور یہ ہی امر ایک صحیح ہے کہ تحقیق کی

غَيْرُهٗ عِنْدَ التَّحْقِيْقِ وَقِيْلَ بِجِنْسِهٖ وَرُدَّ بِاَنَّهٗ لَيْسَ اِتِّفَاقِيًّا

وقت کچھ اسکے ظاہر نہیں ہوتا اور کوئی کہتا ہی اوس قسم کی مسائل میں امر کرے اور یہ رد کیا گیا ہی کہ یہ اجماعی امر نہیں ہے

بَلْ اَكْثَرُ مَا رُوِيَ عَنِ السَّلَفِ هُوَ الْعَمَلُ بِخِلَافِ الْمَذْهَبِ فِيْمَا

بلکہ سلف سے اکثر روایات یہ ہیں کہ وہ مذہب کی خلاف ہی پر عمل کرتا ہے جہاں کہ

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَا يَتَتَبَّعُ الرُّخَصَ فَقِيْلَ يَعْنِيْ

وہ عمل کرتے ہیں اور انہیں ہی بعضے کہتے ہیں رخصتوں کو نہ چن لیوے کوئی کہتا ہی رخصت کی

مَا سَهُلَ عَلَيْهِ وَرُدَّ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

معنے یہ ہیں یعنی جو اسپر آسان ہو اور یہ اسطور رد کیا گیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

كَانَ اِذَا خُيِّرَ اخْتَارَ اَهْوَنَ الْاَمْرَيْنِ مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا وَقِيْلَ

جب اختیار ملتا تھا تو دونوں شق میں سے آسان کو اختیار کر لیتے تھے جبکہ وہ آسان گناہ نہ ہو اور کوئی

مَا لَا يُقَوِّيْهِ الدَّلِيْلُ الصَّحِيْحُ الصَّرِيْحُ فَاِنْ خَالَفَهٗ مِثْلُ

یہ کہتا ہی کہ دلیل اوسکے تقویت نکرتے ہو بلکہ صحیح صریح دلیل اوسکی خلاف ہو قائم ہو جیسی

الْمُتْعَةِ وَالصَّرْفِ فَهٰذَا وَجَدْتُ وَجِيْهٌ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ التَّلْخِيْصِ فِي
متعۃ النسا اور بیع صرف اور یہہ قوی وجہہ ہے مین نے کتاب تلخیص کے کتاب النکاح
تَخْرِيْجِ أَحَادِيْثِ الرَّافِعِيِّ لِلْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ فِي كِتَابِ
مین پایا ہے جہان رافعی نے حافظ ابن حجر عسقلانی کے احادیث کی تخریج کی ہے
النِّكَاحِ مِنْهُ نَقْلًا عَنِ الْحَاكِمِ فِي كِتَابِ عُلُوْمِ الْحَدِيْثِ بِإِسْنَادِهِ
حاکم سے کتاب علوم الحدیث میں نقل اکرکہ کہ انکی اسناد
إِلَى الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ تُجْتَنَبُ أَوْ يُتْرَكُ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْحِجَازِ
اوزاعی کیطرف ہی کہا ہے اہل حجاز کے پانچ قول سے اجتناب کیا جاوی یا ترک کیے
خَمْسٌ وَمِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ خَمْسٌ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْحِجَازِ اسْتِمَاعُ
جاوین اور اہل عراق کے پانچ قول اہل حجاز کے سنی قول ابن ملاہی
الْمَلَاهِيْ وَالْمُتْعَةُ وَإِتْيَانُ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَالصَّرْفُ
کا سننا اور متعہ اور عورتون کے پیشت جماع کرنا اور بیع صرف
وَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِغَيْرِ عُذْرٍ وَمِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ شُرْبُ
اور بلا عذر دو نمازون کو جمع کردینا اور اہل عراق کے ۵ قول مین نبیذ
النَّبِيْذِ وَتَأْخِيْرُ الْعَصْرِ حَتّٰى يَكُوْنَ ظِلُّ الشَّيْءِ أَرْبَعَةَ أَمْثَالِهِ
کا پینا اور عصر کے اتنے تاخیر کرنے کا سایہ چوگنا ہوجاوی
وَلَا جُمُعَةَ إِلَّا فِي سَبْعَةِ أَمْصَارٍ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْأَكْلُ بَعْدَ
اور سوای سات شہرون کے جمعہ نہیں ہے اور لڑای مین سے بھاگ جانا اور رمضان مین
الْفَجْرِ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ
فجر کے بعد کھانا پھر ابن حجر کہتا ہے اور عبدالرزاق معمر سے
مَعْمَرٍ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَخَذَ بِقَوْلِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِي اسْتِمَاعِ الْغِنَاءِ
روایت کرتا ہی اگر کوی شخص غنا کے سننے مین اور عورتون کی ادبار مین

وإتيان النساء في أدبارهن وبقول أهل مكة في المتعة و

جماع کرتے ہیں اہل مدینہ کا قول اور متعہ میں اور بیع صرف میں

الصرف وبقول أهل الكوفة في المسكر كان شر عباد الله

اہل مکہ کا قول اور نشے میں اہل کوفہ کا قول اخذ کرے تو وہ اللہ کی بندوں میں سب بدتر ہو اور انہیں سے بعضے

ومنهم من قال لا يلفق بحيث يتركب حقيقة ممتنعة عند الإمامين

حنفیہ کی یہ معنے کہتے ہیں کہ تلفیق نکری اس طور کہ دونوں اماموں کے نزدیک محال حقیقت مرکب بن جاوے

قيل الممنوع أن يتركب حقيقة ممتنعة في مسئلة واحدة

کوئی کہتا ہے ممنوع یہی ہے کہ ایک مسئلہ میں حقیقت محال مرکب ہوجاوے

مثل الوضوء بلا ترتيب ثم خرج منه الدم السائل لا في

جیسے بلاترتیب وضو کیا پھر اسمیں خون جاری نکل آیا

مسئلتين كما إذا طهر الثوب بمذهب الشافعي وصلى

دو مسئلوں میں نہیں جیسے امام شافعی کے مذہب کی موافق تو کپڑا پاک ہو اور امام

بمذهب أبي حنيفة ويجب أن يقال فيه بحث لأنه إن كان

ابوحنیفہ کی مذہب کی موافق نماز پڑھی اور یہ بات رہتی ہے کہ کوئی کہے اسمیں بحث ہے اسلیے کہ اگر

المقصود من هذا القيد أن لا يخرج مجموع ما انحله من

اس قید سے مقصود یہی کہ وہ مجموعہ جو اسکے چنانچہ متفق علیہ میں سے

الاتفاق فهو حاصل في مسئلتين أيضا وإن كان المقصود

نکل جاوے تو یہ بات دو مسئلوں میں بھی موجود ہے اور اگر یہ مقصود ہے کہ

أن لا يخرج هذه المسئلة وحدها من الإجماع فينبغي عنه

یہ اکیلا مسئلہ اجماع میں سے نہ نکل جاوے تو اسے

اشتراط كونه مذهبا للاجتهاد في مسائل كما يأتي ومنهم

پھر شرط کرنا اسکا کہ وہ مذہب ایسا ہو کہ اسمیں اجتہاد جائز ہو کوئی مسئلہ کرے جیسا آگے آتا ہے اور انہیں سے بعضے

قال لا يكون المذهب الذي يذهب اليه مما ينقض فيه قضاء القاضي

بلکہ یہی ہے مذہب جسکی طرف رجوع کرتا ہے ایسا نہ ہو کہ اسمیں قضا قاضی کا نقض آتا ہو

وهذا وجه والاحتراز منه يحصل اذا قلد مذهبا من

اور یہ بہت قوی ہے اور اس سے احتراز جب ہی ہوتا ہے کہ ان چاروں مذاہب

المذاهب الاربعة المقبولة المشهورة ومنهم من قال يشترح

مقبولہ مشہورہ میں سے کسی مذہب کی تقلید کرے اور انمیں سے بعضے کہتے ہیں کہ اسکا دل اوس مسئلہ میں

صدره في تلك المسئلة بما قلد فيه غير امامه ولا يتصور

اپنے امام سے علاوہ کی تقلید پر خوش ہوجاوے اور یہ حال

الا في المتبحر وقيل اذا اتبع الاكثر والقول المشهور فخروجه

متبحر ہی میں ہو سکتا ہے اور کوئی کہتا ہے جس صورت میں کہ اکثر کا اور قول مشہور کا اتباع کرتا ہے تو

من مذهب امامه حسن واذا كان بالعكس فقبيح هذا خلاصة

اسکا خروج اپنے امام کے مذہب سے حسن ہے اور اگر اسکا عکس ہے تو برا ہے انکے رسائل کا خلاصہ

ما في رسائلهم مع تنقيح وتحرير وانا اختار في الجواز شرطان

تنقیح اور تحریر کے ساتھ یہی ہے اور میں جواز میں یہ شرط اختیار کرتا ہوں

لا ينقض قضاء قاضي به سواء كان النقض لاجماع معنيين

کہ قضاء قاضی کا نقض نہ ہوجاوے برابر ہے کہ نقض ایسے دو معنون کے اجماع سے ہووے

كل واحد منهما صحيح كالنكاح بغير شهود مجتمعين ولا

کہ دونوں صحیح ہوں جیسے نکاح بدون اجتماع گواہوں کے اور بدون

اعلان او بغيره وفي الاختيار شرط انشراح الصدر لمعنى

اعلان کے ہو اور اس کے سوا ہو اور اختیار میں شرط خوشی خاطر کی بسبب انکے معنون کے ہے جو

في الدليل او كثرة من عمل به في السلف او كونه احوط او كونه

دلیل میں ہے یا اسلئے کہ علماؤں کی کثرت عمل کرتی ہے یا اسلئے کہ احتیاط ہے یا اسلئے کہ کسی ایسی دشوار سے مخلص ہو

تفصیا من مضیق لا یمکن له الطاعة معه لقوله صلى الله

که اس دشواری کے ساتھ ایسی اطاعت ممکن ہو اس لیے که حضرت صلے الله علیه وسلم کا

علیه وآله وسلم اذا امرتکم بامر فأتوا منه بما استطعتم ونحو

فرموده ہی جب مین تمکو کچھ امر کرون سو اسمین سے جتنا ہو سکے سو کرو اور ایسا

ذلك من المعاني المعتبرة في الشرع لا لمجرد الهوى اي طلب الدنيا

ایسی ہی اور شرع کی معتبر معانی وه خوشی خاطر صرف ہوا وہوس اور دنیا کی طلب سی نہو

وفي الوجوب شرط ان يتعلق به حق لغيره فيقضي القاضي بخلاف

اور وجوب کیواسطے یہہ شرط ہی کہ اوس سے غیر کا حق متعلق ہو پس قاضی اپنے مذہب کے خلاف

مذهبه كذا في خزانة الروايات في كشف القناع واذا قلد فقيها

فیصله کردے خزانة الروایات مین کشف القناع مین سے ہی اور اگر مسئله مین کسی فقیه کی تقلید کی

في شيء هل يجوز له ان يرجع عنه الى فقيه آخر المسئلة

تو آیا اسکو جائز ہے که اوسی اور فقیه کیطرف رجوع کرے یہه مسئله

على وجهين احدهما ان لا يكون التزم مذهبا معينا كمذهب

دو طرح پر ہی ایک تو یہه کہ ایسا نہو کہ اوسنے ایک معین مذہب لازم کر لیا ہو جیسے

ابي حنيفة والشافعي وغيرهما والثاني التزم فقال الرقي

ابو حنیفه اور شافعی وغیره کا مذہب اور دوسرا یہ لازم کر لیا ہو اور کہتا ہو کہ مین

ملتزم متبع ففي الوجه الاول قال ابن الحاجب لا يرجع بعد

لازم کرنیوالا متبع ہون پس پہلے صورت مین ابن الحاجب کہتا ہے که تقلید کے بعد

تقليده فيما قلد اتفاقا وفي حكم آخر المختار الجواز لقوله تعالى

جس مسئله مین تقلید کرچکا ہی بالاتفاق رجوع نکرے اور دوسرے مسئله مین جواز ہی مختار ہی بدلیل اس آیت کے

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون فالقول بوجوب

پوچھ لو یاد رکھنے والون سی اگر تم نہین جانتے پس رجوع کی وجوب کا قائل ہونا

الرجوع إلى من قلده أولا في مسئلة يكون تقييد النص وهو
اور تقلید کی طرف جسکا پہلے ایک مسئلہ میں مقلد ہوچکا ہے نص کا مقید کردینا ہو جائیگا اور نص کا مقید کرنا

يجري مجرى النسخ على ما تقرر في الأصول وبقوله صلى الله
یہ امر قائم مقام نسخ کے ہے چنانچہ اصول میں مقرر ہوچکا ہے اور بدلیل

عليه وآله وسلم أصحابي كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم
اس حدیث کے میری اصحاب ستاروں کے مانند ہیں جسکا اقتدار کروگے ہدایت پاؤگے

وأن العوام في السلف كانوا يستفتون الفقهاء من غير
اور سلف کی زمانہ میں عوام لوگ فقہا سے بدون رجوع کے

رجوع إلى معين من غير إنكار فحل محل الإجماع على الجواز
کسی معین کی طرف فتوی لیتے تھے کچھ اعتراض نہیں تھا پس اجماع کا محل جواز پر ہوگیا

كذا في شرح ابن الحاجب وأما الجواب في الوجه الثاني وهو
یہہ ابن حاجب کی شرح میں ہے اور رہا جواب دوسرے وجہ میں کہ وہ

ما إذا التزم مذهبا معينا كأبي حنيفة والشافعي فقد أشار
یہہ ہی کہ کسی مذہب معین کو جیسے حنیفہ اور شافعی لازم کرلے سو

ابن الحاجب إلى الاختلاف في ذلك من اختلاف مذهبه و
ابن حاجب نے اس وجہ میں اختلاف کیطرف منجملہ اختلاف اپنے مذہب کے

أشار أنه اختلف العلماء في ذلك على ثلاثة أقاويل
اشارہ کیا ہی اور یہ اشارہ کہ علماء کے اس باب میں مختلف تین قول ہیں

فقيل لا يجوز مطلقا وقيل يجوز مطلقا والقول الثالث
پس کوئی کہتا ہی مطلقا جائز نہیں ہی اور کوئی کہتا ہے مطلقا جائز ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ

أن الحكم في هذا الوجه والوجه الأول سواء فلا يجوز أن يرجع
اس وجہ کا حکم اور پہلی وجہ کا یکساں ہی سو اس مذہب سے رجوع کرنا

عنه بعد تقليده فيما قلده اي عمل به ويجوز في غيره وفي عمدة

تقلید کے بعد جس مسئلہ میں تقلید کر چکا یعنی اسپر عمل کر لیا ہے جائز نہیں ہے اور اور مسئلہ میں جائز ہے اور

الاحكام من الفتاوى الصوفية سئل عن يوم عيد الفطر انا نرى

فتاوی صوفیہ میں سے عمدۃ الاحکام میں ہے روز عید الفطر کے حال سے پوچھا کہ ہم دیکھتے

بعض الناس يتطوعون في الجامع عند الزوال فنمنعهم عن

آدمیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ جامع مسجد میں زوال کے وقت نفلیں پڑھتے ہیں سو ہم کو

ذلك ونخبرهم عن ورود النهي عن الصلوة في الاوقات الثلاثة

انکو اس سے منع کرتے ہیں اور انکو سنا دیتے ہیں کہ تین وقت میں نماز کی ممانعت آئی ہے

قال اما المنع فلا كيلا يدخل تحت قوله تعالى ارأيت الذي

جواب دیا ممانعت تو نہیں چاہیے تاکہ اس آیت کی مضمون میں نہ آجاوے تونے دیکھا وہ جو

ينهى عبدا اذا صلى ولا يتيقن وقت الزوال بل عسى ان

منع کرتا ہے ایک بندہ کو جو نماز پڑھتا ہے اور یہ یقین نہیں ہے کہ زوال ہی کا وقت ہے شاید کہ

يكون قبله او بعده ولئن كان وقته فقد روي عن ابي يوسف

پہلے ہو یا پیچھے ہو اگر بالفرض زوال ہی کا وقت ہو تو ابو یوسف رح سے روایت ہے

لا يكره ذلك التطوع عند الزوال يوم الجمعة والشافعي رح

کہ یہ نفلیں زوال کیوقت جمعہ کے دن مکروہ نہیں ہیں اور امام شافعی

لا يكره ذلك في جميع الايام فلئن اعترضت على هذا المصلى

تو کسی دن ہی مکروہ نہیں کہتے پس اگر تو اس مصلی پر اعتراض کریگا

فعسى ان يجيبك انه تقلد في هذه المسئلة من يرى جواز

تو شاید کہ تجھکو یہ جواب دیدے کہ میں اس مسئلہ میں ایسے مقلد ہوں جو اسکو جائز جانتا ہے

ذلك او يحتج عليك بما احتج به من اختار ذلك فليس لك

یا تجھپر وہی استدلال کرے جو اس قول کے پسند کرنیوالے نے کیا ہے سو تجھکو نہیں چاہیے

أن ينكر على من قلد مجتهدًا أو جحد دليلًا وفيها أيضًا من
كہ ایسی پر جو کسی مجتہد کی تقلید یا کسی دلیل سے حجت کری اعتراض کیا کرے اور یہ بھی ابھی مین

التجنيس والمزيد وبما قلده هذا المصلي فلا ينكر على من فعل
تجنیس اور مزید میں بھی ہے اور کبھی یہ مصلی اسکی تقلید کرتا ہی سو اُسپر کیا اعتراض جو فعل اجتہادی

فعلا مجتهدًا أو تقلد مجتهدًا وفي الظهيرية ومن فعل فعلًا
عمل مین لاوی یا کسی مجتہد کی تقلید کرے اور ظہیریہ مین ہے اور جو شخص فعل مجتہد فیہ پر عمل کرے

فيه أو قلد مجتهدًا أي في فعل مجتهد فيه فلا عار ولا شناعة
یا فعل مجتہد فیہ مین مجتہد کی تقلید کرے تو اُسپر نہ تو کچھ رشک ہی اور نہ رشتے

ولا إنكار عليه وفي المنهاج للبيضاوي لو رأى الزوج
اور نہ کوئی اعتراض اور بیضاوی کے منہاج مین ہی اگر زوج نے

لفظا كناية ورأته المرأة صريحًا فله الطلب ولها الامتناع
ایک لفظ کو کنایہ سمجھا اور عورت نے اُسکو صریح سمجھا تو زوج کو حق طلب حاصل ہے اور عورت کو حق امتناع

فيرجعان إلى غيرهما فائدة استشكل رجل شافعي
پھر دہ دونو اور کے سامنے پیش کرین فائدہ ایک شخص شافعی مذہب نے

الاختلاف بين عبارتي الأنوار فأجبته بما يحل الاختلاف
انوار کے مختلف عبارتوں پر اعتراض کیا سو مین نے اُسکو ایسا جواب دیا جس سے وہ اختلاف رفع ہوجاتا ہے

في كتاب القضاء من كتاب الأنوار ما حاصله إذ دونت هذه
انوار مین بھی کتاب القضا مین تو ایسے عبارت ہی جسکا حاصل یہ ہوتا ہے جب یہہ

المذاهب جاز للمقلد أن ينتقل من مذهب مجتهد إلى مذهب
مذاہب کتابوں مین مندرج ہوگئی تو مقلد کو جائز ہی کہ ایک مجتہد کے مذہب سے منتقل ہو کر دوسرے مجتہد کے مذہب مین چلا جاوے

آخر وكذا لو قلد مجتهدًا في بعض المسائل وآخر في البعض
اور ایسی ہی اگر بعض مسائل مین ایک مجتہد کی تقلید کرے اور بعض اور مسائل مین دوسرے مجتہد کی

الا حتى لو اختار من كل مذهب الاهون كالحنفي اذا افتصد

یہانتک کہ اگر ہر ایک مذہب میں سے سہل سہل اختیار کرے جیسے حنفی جب فصد کہلوائی

واراد ان يأخذ بالشافعي لئلا يتوضأ او الشافعي مس فرجه

اور یہ چاہے کہ شافعی مذہب لیلی تا کہ وضو نکرنے پڑے یا شافعی اپنی شرمگاہ کو

او امرأة واراد ان يأخذ بالحنفي لئلا يتوضأ وغير ذلك من

یا عورت کو چھوی اور یہ چاہے کہ حنفی مذہب لیلوں تا کہ وضو نہ کرنا پڑے

المسائل جاز هذا حاصل كلام صاحب الانوار في كتاب القضاء

اور اور مسائل تو جائز ہے یہ خلاصہ انوار کے مصنف کی کلام کا کتاب القضا میں ہے

وقال في باب الاحتساب لو رأى الشافعي شافعيا يشرب

اور باب الاحتساب میں کہتا ہے اگر کوئی شافعی کسی شافعی کو دیکھے کہ نبیذ پیتا ہے

النبيذ او ينكح بلا ولي ويطأها فله ان ينكر لان على كل

یا بغیر ولی کے نکاح کر کر وطی کر لیتے تو اسکو چاہیے کہ اعتراض کرے کیونکہ ہر

مقلد اتباع مقلده ويعصى بالمخالفة ولو رأى الشافعي الحنفي

مقلد کو اپنے متبوع کا اتباع لازم ہے اور مخالفت سے گنہگار ہوتا ہے اور اگر شافعی نے حنفی کو دیکھا

يأكل الضبا ومتروك التسمية عمدا فله ان يقول اما

کہ سوسمار کو یا مذبوح متروک التسمیہ عمدًا کو کہاتا ہے تو اسکو لازم ہے کہ کہدیوی یا تو

ان تعتقد ان الشافعي اولى بالاتباع واما ان تترك هذا

یہ اعتقاد کر کہ شافعی کی متابعت اولی ہے یا یہ کہانا چھوڑ دے

كلامه في الاحتساب وبين القولين اختلاف اقول وحل

مصنف کا یہ کلام احتساب میں ہے اور ان دو قول میں اختلاف ہے میں کہتا ہوں اور میرے

الاختلاف عندي والله اعلم ان معنى قوله يعصى بالمخالفة

عندیہ میں اس اختلاف کا رفع اور اللہ خوب جانتا ہے یوں ہے کہ اس قول یعصی بالمخالفہ کے یہ معنے ہیں

أَنَّهُ يَعْصِي بِالْمُخَالَفَةِ إِذَا عَزَمَ عَلَى تَقْلِيدِهِ فِي جَمِيعِ الْمَسَائِلِ

کہ وہ مخالفت سے جب گنہگار ہوتا ہے کہ اسکے تقلید کا عزم تمام مسائل میں کرے

أَوْ فِي هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ ثُمَّ أَقْدَمَ عَلَى الْمُخَالَفَةِ فَهٰذِهِ مَعْصِيَةٌ

یا اس خاص مسئلہ میں عزم کرے پھر مخالفت کرنے لگے تو یہ تو بلا شک معصیت ہے

بِلَا شَكٍّ وَأَمَّا إِذَا قَلَّدَ فِي هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ غَيْرَهُ فَذٰلِكَ الْغَيْرُ

اور یہی وہ صورت کہ اس مسئلہ میں اور کا مقلد ہو سو وہ اور

هُوَ مُقَلَّدُهُ وَلَمْ يُخَالِفْهُ أَوْ نَقُوْلُ الْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَةُ مَبْنِيَّةٌ

وہی اسکا متبوع ہے اور اسکی مخالفت نہیں کی یا ہم یہ کہتے ہیں کہ دوسرا مسئلہ یعنے انوار کا

عَلَى قَوْلِ الْغَزَالِيِّ وَشِرْذِمَةٍ وَالْأَوَّلُ عَلَى قَوْلِ الْجُمْهُوْرِ فَافْهَمْ

امام غزالی کے اور ایک گروہ کے قول پر مبنی ہے اور پہلا مسئلہ جمہور کے قول پر پس سمجھ لے

فَإِنَّ حَلَّ هٰذَا الْاِخْتِلَافِ قَدْ صَعُبَ عَلَى بَعْضِ الْمُصَنِّفِيْنَ

کیونکہ اس اختلاف کا حل بعض مصنفین پر بیشک دشوار ہوا ہے

مَسْئَلَةٌ اِعْلَمْ أَنَّ تَقْلِيْدَ الْمُجْتَهِدِ عَلَى وَجْهَيْنِ وَاجِبٌ

مسئلہ سمجھ لے کہ مجتہد کی تقلید دو قسم کی ہے واجب اور

وَحَرَامٌ فَأَحَدُهُمَا أَنْ يَكُوْنَ مِنْ اتِّبَاعِ الرِّوَايَةِ دَلَالَةً تَفْصِيْلُهُ

حرام پس ایک تو یہ ہے کہ باعتبار دلالت کے روایت کا اتباع ہو اسکے تفصیل یہ ہے

أَنَّ الْجَاهِلَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ لَا يَسْتَطِيْعُ بِنَفْسِهِ التَّتَبُّعَ وَ

کہ جو شخص کتاب اور سنت کو نہیں جانتا تو وہ بذات خود تتبع اور

لَا الْاِسْتِنْبَاطَ فَكَانَ وَظِيْفَتُهُ أَنْ يَسْأَلَ فَقِيْهًا مَا حَكَمَ رَسُوْلُ

استنباط کی استطاعت نہیں رکھتا پس اسکا یہی وظیفہ ہے کہ فقیہ سے پوچھے کہ رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْئَلَةِ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فلانی فلانی مسئلہ میں کیا حکم فرمایا ہے جب

أَخْبَرَ تَبِعَهُ سَوَاءٌ كَانَ مَأْخُوذًا مِنْ صَرِيحِ نَصٍّ أَوْ مُسْتَنْبَطًا مِنْهُ

بتادی تو اوسکا اتباع کری برابر ہے کہ صریح نص سے لیا ہو یا اوسی استنباط کیا ہو

أَوْ مَقِيسًا عَلَى الْمَنْصُوصِ فَكُلُّ ذٰلِكَ رَاجِعٌ إِلَى الرِّوَايَةِ عَنْهُ

یا منصوص پر قیاس کیا ہو یہ سب صورتین حضرت صلعم کی روایت کیطرف

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ دَلَالَةً وَهٰذَا قَدِ اتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ

رجوع کرتے ہین اگرچہ دلالت ہو اُسکے صحت پر تو تمام

عَلَى صِحَّتِهِ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ بَلِ الْأُمَمُ كُلُّهَا اتَّفَقَتْ عَلَى

اُمت کا ہر ہر طبقہ مین اتفاق ہے بلکہ اور تمام امتین اپنے اپنے شرائع مین

مِثْلِهِ فِي شَرَائِعِهِمْ وَأَمَارَةُ هٰذَا التَّقْلِيدِ أَنْ يَكُونَ عَمَلُهُ

ایسی صورت پر متفق ہین اور اس تقلید کا نشان یہہ ہے کہ اوسکا عمل

بِقَوْلِ الْمُجْتَهِدِ كَالْمَشْرُوطِ بِكَوْنِهِ مُوَافِقًا لِلسُّنَّةِ فَلَا يَزَالُ

مجتہد کے قول پر مثال مشروط کی ہے کہ سنت کی موافق ہو سو ہمیشہ جہان تک ہو سکے

مُتَفَحِّصًا عَنِ السُّنَّةِ بِقَدْرِ الْإِمْكَانِ فَمَتَى ظَهَرَ حَدِيثٌ يُخَالِفُ

سنت کی تلاش مین رہے پھر جب ایسی حدیث ملجاوے کہ اس قول کے مخالف ہو

قَوْلَهُ هٰذَا أَخَذَ بِالْحَدِيثِ وَإِلَيْهِ أَشَارَ الْأَئِمَّةُ قَالَ الشَّافِعِيُّ رح

تو حدیث پر عمل کرے اور ائمہ نے یہی اشارہ کیا ہی امام شافعی کہتے ہین

إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي وَإِذَا رَأَيْتُمْ كَلَامِي يُخَالِفُ

جب حدیث صحیح ہوجاوے تو میرا مذہب وہی ہے اور جب تم میری کلام کو دیکھو

الْحَدِيثَ فَاعْمَلُوا بِالْحَدِيثِ وَاضْرِبُوا بِكَلَامِي الْحَائِطَ وَقَالَ مَالِكٌ

کہ حدیث کی خلاف ہی تو حدیث پر عمل کرو اور میرا کلام دیوار پر پھینک دو اور امام مالک کا قول ہے جو ہر

مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَأْخُوذٌ مِنْ كَلَامِهِ وَمَرْدُودٌ عَلَيْهِ إِلَّا رَسُولُ

سو اپنی کلام سے ماخوذ ہوگا اور آپسپر اوسکا کلام رد کیا جاوے گا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ رحہ لَا یَنْبَغِیْ

سوا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جو شخص

لِمَنْ لَمْ یَعْرِفْ دَلِیْلِیْ اَنْ یُّفْتِیَ بِکَلَامِیْ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا تُقَلِّدْنِیْ

میری دلیل سے واقف نہو تو اسکو سزاوار نہیں کہ میرے کلام کا فتوی دیوے اور امام احمد کہتے ہیں کہ میری تقلید نکرنا

وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِکًا وَلَا غَیْرَہٗ وَخُذِ الْاَحْکَامَ مِنْ حَیْثُ اَخَذُوْا

اور نہ مالک کی تقلید کرنا اور نہ اَور کی اور احکام وہاں سے لے جہاں سے انہوں نے لیا ہے

مِنَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ اَلْوَجْہُ الثَّانِیْ اَنْ یَّظُنَّ بِفَقِیْہٍ اَنَّہٗ بَلَغَ

کتاب اور سنت سے اور دوسری قسم یہ ہے کہ کسی فقیہ کے حق میں یہ گمان کرے کہ یہ

الْغَایَۃَ الْقُصْوٰی فَلَا یُمْکِنُ اَنْ یُّخْطِیَ فَمَهْمَا بَلَغَہٗ حَدِیْثٌ

غایت درجہ کو پہنچ گیا ہے سو ممکن نہیں کہ یہ خطا کرے پھر جب اس مقلد کو صحیح

صَحِیْحٌ صَرِیْحٌ یُّخَالِفُ مَقَالَتَہٗ لَمْ یَتْرُکْہُ اَوْ ظَنَّ اَنَّہٗ لَمَّا قَلَّدَہٗ

صریح ایسی حدیث ملے کہ فقیہ کے قول کے خلاف ہو تو قول کو نہ چھوڑے یا یہ خیال کرے جب میں اسکا مقلد ہو گیا

کَلَّفَہُ اللّٰہُ بِمَقَالَتِہٖ وَکَانَ کَالسَّفِیْہِ الْمَحْجُوْرِ عَلَیْہِ فَاِنْ بَلَغَہٗ

تو میرے حق میں اللہ کا حکم اسی کا قول ہے اور یہ مقلد ایسا ہی جیسے بیوقوف ممنوع التصرف پھر اگر اسکو

حَدِیْثٌ وَّاسْتَیْقَنَ بِصِحَّتِہٖ لَمْ یَقْبَلْہُ لِکَوْنِ ذِمَّتِہٖ مَشْغُوْلَۃً

حدیث پہنچا دی اور صحت کا یقین بھی کرے تو بھی نہ مانے کیونکہ اسکا ذمہ

بِالتَّقْلِیْدِ فَهٰذَا اعْتِقَادٌ فَاسِدٌ وَّقَوْلٌ کَاسِدٌ لَیْسَ لَہٗ شَاهِدٌ

تقلید میں لگا ہوا ہے پس یہ اعتقاد فاسد ہے اور کھوٹی بات اوسکا کوئی شاہد نہیں ہے

مِنَ النَّقْلِ وَالْعَقْلِ وَمَا کَانَ اَحَدٌ مِّنَ الْقُرُوْنِ السَّابِقَۃِ

نہ نقل اور نہ عقل اور طبقات سابقہ میں سے کوئی نہ تھا

یَفْعَلُ ذٰلِکَ وَقَدْ کَذَبَ فِیْ ظَنِّہٖ مَنْ لَیْسَ بِمَعْصُوْمٍ مِّنْ

کہ ایسا کرتا ہو اور اپنی گمان کاذب میں خطا سے غیر معصوم کو

الخطأ معصوماً حقيقة او معصوماً في حق العمل بقوله وفي

حقیقی معصوم یا اسکی قول پر عمل کرنے مین معصوم ٹھہرالیا ہے اور اسکے

ظنه ان الله تعالى كلفه بقوله وان ذمته مشغولة بتقليده

گمان مین یہ ہے کہ اللہ کا حکم اوسے کا قول ہے اور اوسکا ذمہ اسی تقلید مین لگا ہوا ہے

وفي مثله نزل قوله تعالى وانا على آثارهم مقتدون وهل

ایسی ہی کے حق مین یہ آیت اتری ہے اور ہم تو انکے نشان کے پیرو ہین اور کیا ملل سابقہ کے

كان تحريفات الملل السابقة الا من هذا الوجه مسئلة

تحریفات اسی وجہ سے نہین نہین مسئلہ

اختلفوا في الفتوى بالروايات الشاذة المهجورة في خزانة الروايات

روایات شاذہ متروکہ پر فتوی دینے مین اختلاف کیا ہے خزانۃ الروایات مین سراجیہ مین سے ہے

في السراجية ثم الفتوى على الاطلاق على قول ابي حنيفة ثم بقول

پھر علی الاطلاق فتوی امام ابوحنیفہ کے قول پر ہے پھر امام

ابي يوسف ثم بقول محمد بن الحسن الشيباني رح ثم بقول زفر بن

ابو یوسف کی قول پر پھر محمد بن الحسن شیبانی رح کے قول پر پھر امام زفر بن

هذيل ثم الحسن بن زياد رح وقيل اذا كان ابو حنيفة رح في جانب

ہذیل اور حسن بن زیاد کے قول پر اور کوئی کہتا ہے اگر امام ابوحنیفہ

وصاحباه في جانب فالمفتي بالخيار والاول اصح اذا لم يكن

ایکطرف ہون اور دونو شاگرد ایکطرف تو مفتی کو اختیار ہے اور اول بات اصح ہے اگر

المفتي مجتهد الانه كان اعلم زمانه حتى قال

مفتی مجتہد نہو کیونکہ ابوحنیفہ اپنی زمانہ کے اعلم تھے یہانتک کہ

الشافعي الناس كلهم عيال ابي حنيفة في الفقه في المضمرات

امام شافعی رح کہتے ہین تمام فقہا فقہ مین امام ابوحنیفہ کی عیال ہین مضمرات مین ہے

وقيل اذا كان ابو حنيفة رح في جانب وابو يوسف ومحمد رح في جانب

اور کوئی کہتا ہے اگر امام ابو حنیفہ ایکطرف ہوں اور امام ابو یوسف اور امام محمد ایک طرف

فالمفتي بالخيار ان شاء اخذ بقوله وان شاء اخذ بقولهما

تو مفتی کو اختیار رہے چاہے ابو حنیفہ کا قول اختیار کرے اور اگر چاہے ان دونوں کا قول

وان كان احدهما مع ابي حنيفة ياخذ بقولهما البتة الا اذا

اور اگر ان دونوں میں سے کوئی ساتھ ابو حنیفہ کی ساتھ ہو تو قطعاً ان دونوں کا قول اختیار کرے ہاں اگر

اصطلح المشائخ على الاخذ بقول ذلك الواحد فيتبع اصطلاحهم

مشائخ نے اوس ایک کی قول میں مصلحت ٹھہرائی ہو تو انکی مصلحت کا تابع ہو جاوے

كما اختار الفقيه ابو الليث قول زفر في قعود المريض للصلوة

جیسے فقیہ ابو اللیث نے امام زفر کی قول کو مریض کی نماز کیواسطے بیٹھنے میں اختیار کر رکھا ہے

انه يقعد كما يقعد المصلي في التشهد لانه ايسر على المريض

کہ مریض اسطور بیٹھے جیسے مصلی تشہد میں بیٹھتا ہی اس لیے کہ مریض پر آسان ہے

وان كان قول اصحابنا ان يقعد المريض في حال القيام متربعا

اگرچہ ہماری اصحاب کا یہہ قول ہے کہ مریض قیام کی حالت میں متربع

او محتبيا ليكون فرقا بين القعدة والقعود الذي هو في حكم

اور گوٹ مار کر بیٹھے تاکہ قعدہ اور قعود میں جو کہ قیام کے حکم میں ہے

القيام ولكن هذا ايشق على المريض لانه لم يتعود هذا القعود

فرق رہی لیکن یہہ طرز مریض پر دشوار ہوتے ہے کیونکہ اس طرز کے بیٹھنے کی عادت نہیں ہے

وكذلك اختاروا تضمين الساعي اذا سعى الى السلطان بغير

اور ایسی ہی مشائخ نے چغل خور پر ضمان ڈالنا اختیار کر رکھا ہے جبکہ بلا اجازت سلطان سے چغل خوری کرے

اذن وهذا قول زفر سدا لباب السعاية وان كان قول

اور یہ امام زفر کا قول ہے تاکہ چغل خوری کا باب بند ہو جاوی اگرچہ ہماری اصحاب کا یہہ قول ہے

أصحابنا لا يجب الضمان لأنه لم يتلف عليه مالا ويجوز المشائخ

کہ ساعی پر ضمان نہین آتا کیونکہ اسنے کچھ مال تلف نہین کر دیا اور مشائخ کو جائز ہی

أن يأخذوا بقول واحد من أصحابنا عملا لمصلحة الزمان

کہ ہماری اصحاب مین سے کسی ایک کا قول زمانہ کی مصلحت پر عمل کرنے کو اختیار کر لین قنیہ کے

في القنية في باب ما يتعلق بالمفتي من النوادر قال والفتوى

باب ما یتعلق بالمفتی مین نوادر سے ہے کہتا ہی اور فتوی اُن مسائل مین

فيما يتعلق بالقضاء على قول أبي يوسف لزيادة تجربته وفي

جو قضا سے متعلق ہین ابو یوسف کی قول پر ہی کیونکہ انکا تجربہ زیادہ تہا اور

المضمرات ولا يجوز للمفتي أن يفتي ببعض الأقاويل المهجورة

مضمرات مین ہی اور مفتی کو یہ جائز نہین کہ بعضی اقاویل متروکہ پر منفعت کیواسطے

لجر منفعة لأن ضرر ذلك في الدنيا والآخرة أتم وأعم

فتوی دیوے کیونکہ اسکا ضرر دنیا اور آخرت مین کامل اور شامل ہے

بل يختار أقاويل المشائخ واختيارهم ويقتدي بسير السلف

بلکہ مشائخ کے اقاویل اور انکے مختارات کو اختیار کری اور سلف کی حالات کی پیروی کرے

ويكتفي بإحراز الفضيلة والشرف في القنية في كتاب أدب

اور فضیلت اور شرف حاصل کرنے پر اکتفا کرے قنیہ کی کتاب ادب

القاضي في باب مسائل متفرقة مسئلة المسائل التي تتعلق

القاضی کے باب مسائل متفرقہ مین ہے مسئلہ جو مسائل کہ

بالقضاء الفتوى فيها على قول أبي يوسف لأنه

قضا سے متعلق ہین انمین فتوے ابو یوسف رح کے قول پر ہے کیونکہ ابو یوسف کو

حصل له زيادة علم بالتجربة وفي عمدة الأحكام من كشف

تجربہ کا علم بہت زیادہ حاصل تہا کشف البزدوی مین سے عمدۃ الاحکام مین ہے

البزدوي ينبغي للمفتي الأخذ بالرخص تيسيرًا على
مفتی کو چاہیئے کہ رخصتوں کو اختیار کرے تاکہ عوام پر آسانی ہو

العوام مثل التوضي بماء الحمام والصلاة في الأماكن
جیسے حمام کے پانی سے وضو کرنا اور ایسی جگہوں میں

الطاهرة بدون المصلى وعدم الاحتراز عن طين الشوارع
جو پاک ہیں بغیر جانماز کے نماز ادا کرنے اور راستے کی کیچڑ سے

في موضع حكموا بطهارته فيها ولا يليق ذلك بأهل العزيمة
طہارت کا یقین ہو احتراز نہ کرنا اور یہ آسانی اہل عزیمت کو لائق نہیں ہے

بل الأخذ بالاحتياط والعمل بالعزيمة أولى لهم وفي القنية
بلکہ انکو احتیاط اختیار کرنا اور عزیمت پر عمل کرنا اولیٰ ہے اور قنیہ میں ہے

ثم ينبغي للمفتي أن يفتي الناس بما هو أسهل
پھر مفتی کو چاہیئے کہ لوگوں کو وہی فتوے دیوے جو ان پر آسان ہو

عليهم كذا ذكره البزدوي في شرح الجامع الصغير ينبغي
ایسا ہی بزدوی نے جامع صغیر کی شرح میں ذکر کیا ہے کہ مفتی کو چاہیئے کہ

للمفتي أن يأخذ بالأيسر في غيره خصوصًا في حق الضعفاء
غیر کے حق میں آسان کو اختیار کرے علی الخصوص ناتوانوں کے حق میں کیونکہ

لقوله عليه الصلوة والسلام لأبي موسى الأشعري ومعاذ
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسی اشعری اور معاذ کو

حين بعثهما إلى اليمن يسرا ولا تعسرا وفي عمدة الأحكام
یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا تھا آسانی کرنا تنگی مت کرنا اور عمدۃ الاحکام کے

في كتاب الكراهية سؤر الكلب والخنزير نجس خلافًا
کتاب الکراہیۃ میں ہے کتے اور سور کا جھوٹا نجس ہے بخلاف

لمالك وغيره ولو افتى بقول مالك جاز وفي القنية فقيه

مالک وغیرہ کے اور اگر مالک کے قول پر فتوی دیدے تو جائز ہے قنیہ میں ہے ایک فقیہ ہے

يفتي بمذهب سعيد بن المسيب ويزوج للزوج الاول

کہ سعید ابن المسیب کے مذہب پر فتوی دیتا ہی اور مطلقہ ثلاثہ کا نکاح زوج اول سے کر دیتا ہے

بقيت مطلقة ثلاث تطليقات كما كان ويعزر الفقيه

تو یہ مطلقہ ثلاثہ ویسی کی ویسی مطلقہ رہیگی اور فقیہ کو تعزیر دیجاویگی

وفقيه يحتال في الطلقات الثلاث ويأخذ الرشى بذلك

اور ایک فقیہ ہے کہ تین طلاقوں میں حیلہ کرتا ہے اسمیں اور رشوت لیتا ہے

ويزوجها للاول بدون دخول الثاني هل يصح النكاح وما

اور اس عورت کا نکاح بدون دخول زوج ثانی کے زوج اول سے کر دیتا ہے آیا یہ نکاح صحیح ہوجاتا ہے اور ایسا

جزاء من يفعل ذلك قالوا يسود ويبعد في الفتاوى الاعتمادية

کرنیوالی کے کیا سزا ہے جواب دیا منہ کالا کرکے نکالدیا جاوے فتاوی اعتمادیہ میں

من الفتاوى السمرقندية ان سعيد بن المسيب رجع عن

فتاوی سمرقندی سے منقول ہے کہ سعید بن المسیب نے اپنے اس قول سے

قوله ان دخول المحلل ليس بشرط في التحليل فلو قضى به قاض

کہ عورت کی حلال ہونے میں محلل کا دخول شرط نہیں ہے رجوع کیا پس اگر قاضی یہی حکم دیوے

لا ينفذ قضاؤه ولو حكم به فقيه لا يصح ويعزر الفقيه

تو اسکا حکم جاری نہیں ہوگا اور اگر کوئی فقیہ حکم دیوے تو صحیح نہیں ہوگا اور فقیہ کو تعزیر دیجاویگی

وفي التحفة شرح المنهاج نقل الغزالي في الاجماع على تخيير

اور تحفہ منہاج کی شرح میں ہے کہ غزالی نے اجماع نقل کیا ہے

المقلد بين قولي امامه اي على جهة البدل لا الجمع اذا

کہ مقلد کو اپنے امام کے دو قول میں اختیار ہے یعنی بطور بدل کے [illegible] نہ بطور جمع کے نہیں جب وقت [illegible] میں

لم يظهر ترجيح أحدهما وكأنه أراد إجماع أئمة مذهبه

کہ جسے ایک قول کی ترجیح ظاہر ہو اور شاید کہ اوس مذہب کے ائمہ کا اجماع مراد ہے

كيف ومقتضى مذهبنا كما قاله السبكي منع ذلك في القضا

کیونکہ یہی مراد ہے حالانکہ ہمارے مذہب کا مقتضا چنانچہ سبکی کہتا ہی قضا

والإفتاء دون العمل لنفسه وبه يجمع بين قول الماوردي

اور افتا میں اسکا منع کرنا بنسبت اپنے عمل کرنا ممنوع نہیں ہے اور اسی سے ماوردی کے قول میں موافقت ہو جاتی

يجوز عندنا وانتصره الغزالي كما يجوز لمن أداه اجتهاده

ہے کہ ہمارے نزدیک جائز ہے اور غزالی نے اسکی مدد کی ہے جیسے اوس شخص کو کہ اسکا اجتہاد قبلہ کی جہتوں

إلى تساوي جهتين أن يصلي إلى أيهما شاء إجماعا وقول الإمام

دو طرف مساوات پیدا کرے اختیار ہے کہ بالاجماع دو طرف میں سے جدہر چاہے نماز پڑھے اور

يمتنع إن كانا في حكمين متضادين كإيجاب وتحريم

امام کا قول یہہ ہی کہ اختیار نہیں ہے جس صورت میں کہ وہ دو قول دو حکم متضاد یعنے مخالف میں ہوں

بخلاف نحو خصال الكفارة وأجرى السبكي ذلك

جیسے وجوب اور حرمت بخلاف مثل اقسام کفارہ کے اور سبکی نے یہہ بھی جاری کر دیا ہے

ونحوه في العمل بخلاف المذاهب الأربعة أي مما علمت

اور لوگ برخلاف مذاہب اربعہ کے عمل کرنے میں اسکے تابع ہو گئی ہیں اوس مسئلہ میں

نسبته لمن يجوز تقليده وجميع شروطه عنده وحمل على

کہ اسکی نسبت ایسی مجتہد کیطرف جسکی تقلید جائز ہو دی اور اجتہاد کی شرطیں اسکے پاس جمع ہوں حمل ہیں

ذلك قول ابن الصلاح لا يجوز تقليد غير الأئمة الأربعة

اتی ہو اوپر ابن الصلاح کے یہہ قول کہ بجز چاروں امام کے کسیکے تقلید جائز نہیں ہے

أي في قضاء وإفتاء ومحل ذلك وغيره من صور التقليد

یعنے قضا اور افتا میں اسیپر محمول ہوا ہی اور اسکا اور اسکے غیر کا محل تقلید کی صورتوں میں جبکہ ہو

مالم يتتبع الرخص بحيث تنحل ربقة التقليد عن عنقه

کہ رخصتون کو ڈھونڈتا نہ پھرے اوس طرح پر کہ تقلید کی رسی اپنی گردن سے کھول ڈالے

وإلا أثم به بل قيل فسق وهو وجيه قيل ولكل ضعفات

اور نہین تو اوس سے بھی گنہگار ہوگا بلکہ کوئی کہتا ہی فاسق ہووے گا اور یہی قوی ہے اور کوئی کہتا ہی ضعفت

يتبعها من المذاهب ونحوه لا فسق قطعا انتهى

کے پیچھے ہو لے مذہبون مین سے ... ہو اور نہین تو یقینا فاسق ہوگا تحفہ کا قول تمام ہوا

فصل في العامي اعلم أن العامي الصرف ليس له مذهب

فصل عامی کے حال مین جانو کہ نرے عامی کا کوئی مذہب نہین ہے

وإنما مذهبه فتوى المفتي في البحر الرائق لو احتجم أو اغتاب

اسکا مذہب یہی مفتی کا فتوے ہے بحر الرائق مین ہے اگر پچھنے لگائے یا غیبت کی

فظن أنه يفطره ثم أكل إن لم يستفت فقيها ولا بلغه

اور گمان کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر کھا لیا تو اگر اسنے کسی فقیہ سے نہین پوچھا اور نہ اسکو

الخبر فعليه الكفارة لأنه مجرد جهل وأنه ليس بعذر

حدیث پہنچی تو اسپر کفارہ ہی اسواسطے کہ یہ جہالت ہی ہے اور دار الاسلام مین جہالت

في دار الإسلام وإن استفتى فقيها فأفتاه لا كفارة عليه لأن

عذر نہین ہے اور اگر کسی فقیہ سے پوچھا اور اسنے فتوی دیدیا تو اسپر کفارہ نہین ہے کیونکہ

العامي يجب عليه تقليد العالم إذا كان يعتمد على فتواه

عامی پر عالم ہی کی تقلید واجب ہوتی ہے جس صورت مین کہ وہ عامی اوس عالم کے فتوی پر اعتماد کرتا ہو

فكان معذورا فيما صنع وإن كان المفتي مخطئا فيما أفتى وإن

تو یہ عامی اپنے کام مین معذور ہوا اگرچہ مفتی فتوی دینے مین خطاوار ہو اور اگر

لم يستفت ولكنه بلغه الخبر وهو قوله صلى الله عليه وآله

اوس عامی نے پوچھا تو نہین پر اسکو یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملگئی

وسلم افطر الحاجم والمحجوم وقوله عليه الصلوة والسلام

کہ حاجم اور محجوم کا روزہ جاتا رہتا ہے — حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی — یہ حدیث

الغيبة تفطر الصائم ولم يعرف النسخ ولا تاويله لا كفارة

کہ غیبت روزہ دار کا روزہ توڑ دیتی ہے اور وہ نسخ کو جانتا نہیں اور نہ اسکی تاویل جانتا ہو کفارہ نہیں ہے

عليه عندهما لان ظاهر الحديث اجب العمل به خلافا

نزدیک اوس پر کفارہ نہیں ہے — کیونکہ — ظاہر حدیث — واجب العمل ہے

لابي يوسف لانه ليس للعامي العمل بالحديث لعدم علمه

ابو یوسف کے خلاف ہی اسلیے کہ عامی کو حدیث پہ عمل کرنا نہیں چاہیے — کیونکہ عامی

بالناسخ والمنسوخ ولو لمس امراة او قبلها بشهوة او اكتحل

ناسخ اور منسوخ کو نہیں جانتا اور اگر عورت کو چھوا یا شہوت سے اسکا بوسہ لیا یا سرمہ ڈالا

فظن ان ذلك تفطر ثم افطر عليه الكفارة الا اذا استفتى

اور گمان کیا کہ اس سے روزہ جاتا رہا پھر افطار کر دیا تو اسپر کفارہ ہی ہاں اگر

فقيها فافتاه بالفطر او بلغه خبر فيه ولو نوى الصوم

کسی فقیہ سے پوچھے اور وہ افطار کا فتوی دیدی یا اسکو اس باب میں خبر پہنچی ہو اور اگر زوال سے

قبل الزوال ثم افطر لم يلزمه الكفارة عند ابي حنيفة رح

پہلے روزہ کی نیت کی پھر توڑ دیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اوس پر کفارہ لازم نہیں ہے

خلافا لهما كذا في المحيط وقد علم من هذا ان مذهب

صاحبین کے برخلاف یہ محیط میں ہے — اور اس سے خوب معلوم ہو گیا کہ عامی کا مذہب

العامي فتوى مفتيه وفيه ايضا في باب قضاء الفوائت

مفتی کا فتوی ہے — اور اسی میں — باب قضاء الفوائت میں

عند قوله ويسقط لضيق الوقت والنسيان ان كان عاميا

اس قول کے پاس اور وقت کی تنگی سے اور بھول جانے سے ساقط ہو جاتی ہے یہ بھی — اگر عامی ہے

لَيْسَ لَهُ مَذْهَبٌ مُعَيَّنٌ فَمَذْهَبُهُ فَتْوٰى مُفْتِيْهِ كَمَا صَرَّحُوْا

تو اسکا کوئی مذہب معین نہیں ہے پس اسکا مذہب مفتی کا فتوی ہے چنانچہ اسکے سب نے تصریح کردی

بِهٖ فَاِنْ اَفْتَاهُ حَنَفِيٌّ اَعَادَ الْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَاِنْ اَفْتَاهُ شَافِعِيٌّ

ہے پس اگر حنفی نے فتوی دیا تو عصر اور مغرب دونوں کو دوہرا دے اور اگر شافعی نے فتوی دیا

فَلَا يُعِيْدُهُمَا وَلَا عِبْرَةَ بِرَأْيِهٖ وَاِنْ لَمْ يَسْتَفْتِ اَحَدًا وَصَادَفَ

تو دونوں کو نہ دوہراوے اور اسکے رای کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور اگر کسی سے بھی نہ پوچھا

الصِّحَّةَ عَلٰى مَذْهَبِ مُجْتَهِدٍ اَجْزَاهُ وَلَا اِعَادَةَ عَلَيْهِ اِنْتَهٰى

اور کسی مجتہد کے مذہب کی موافق صحیح ہوا تو اسکو کافی ہوا اور اسپر اعادہ نہیں ہے تمام ہوا

وَفِيْ شَرْحِ الْمِنْهَاجِ الْبَيْضَاوِيِّ لِابْنِ اِمَامِ الْكَامِلِيَّةِ فَاِذَا

اور بیضاوی کی منہاج کی شرح امام کاملیہ کی تصنیف میں یہ ہے اگر

وَقَعَتْ لِعَامِّيٍّ حَادِثَةٌ فَاسْتَفْتٰى فِيْهَا مُجْتَهِدًا وَعَمِلَ فِيْهَا

کسی عامی کو کوئی حادثہ پیش آوے یا دے اور اسنے اس حادثہ میں کسی مجتہد سے فتوی پوچھا اور اسی مجتہد کے

بِفَتْوٰى ذٰلِكَ الْمُجْتَهِدِ فَلَيْسَ لَهُ الرُّجُوْعُ عَنْهُ اِلٰى فَتْوٰى غَيْرِهٖ

فتوی پر عمل کرلیا تو اسکو اس فتوی سے اور کے فتوی کیطرف

فِيْ تِلْكَ الْحَادِثَةِ بِعَيْنِهَا بِالْاِجْمَاعِ كَمَا نَقَلَهُ ابْنُ الْحَاجِبِ وَ

اسی حادثہ معین میں رجوع کرنا بالاجماع جائز نہیں ہے چنانچہ اسکو ابن الحاجب وغیرہ نے

غَيْرُهُ وَفِيْ جَمْعِ الْجَوَامِعِ الْخِلَافُ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ قَبْلَ الْعَمَلِ فَقَالَ

نقل کیا ہے اور جمع الجوامع میں ہے اسمیں خلاف ہی اور اگر پیش از عمل رجوع ہو تو

النَّوَوِيُّ الْمُخْتَارُ مَا نَقَلَهُ الْخَطِيْبُ وَغَيْرُهُ اَنَّهُ اِنْ لَمْ يَكُنْ

نووی کہتا ہی کہ مختار وہی ہے جو خطیب وغیرہ نے نقل کیا کہ اگر وہاں دوسرا

هُنَاكَ مُفْتٍ اٰخَرُ لَزِمَهُ بِمُجَرَّدِ فَتْوَاهُ وَاِنْ لَمْ تَسْكُنْ نَفْسُهُ

مفتی نہو تو اسپر فتوی دیتے ہی عمل لازم ہو جائیگا اگرچہ اسکی خاطر جمع نہو

وَإِنْ كَانَ هُنَاكَ آخَرُ لَمْ يَلْزَمْهُ مُجَرَّدُ إِفْتَائِهِ إِذْ لَهُ أَنْ يَسْأَلَ

اور اگر وہان اور بھی مفتی ہو تو اسپر فتوے پر ہی عمل لازم نہیں آتا اسلیے کہ اسکو اختیار ہے کہ اور سے پوچھے

غَيْرَهُ وَحِينَئِذٍ فَقَدْ يُخَالِفُهُ فَيَجِيءُ فِيهِ الْخِلَافُ فِي اخْتِلَافِ

اور اب شاید کہ یہ اسکی مخالف ہووے پھر اسمین خلاف ہو دیگا اختلاف

الْمُفْتِيَيْنِ أَمَّا إِذَا وَقَعَتْ لَهُ حَادِثَةٌ غَيْرُ ذَلِكَ فَالْأَصَحُّ أَنَّهُ

المفتیین مین ہے کہ اگر اسکو اور حادثہ پیش آوے تو صحیح یہ ہے کہ اسکو

يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَسْتَفْتِيَ فِيهَا غَيْرَ مَنِ اسْتَفْتَاهُ فِي الْحَادِثَةِ

جائز ہی کہ اس حادثہ ثانی مین اور مفتی ہی اسکے سوا جس سے پہلے حادثہ مین پوچھا تھا

الثَّانِيَةِ وَقَطَعَ الْكِيَا الْهَرَاسِيُّ بِأَنَّهُ يَجِبُ عَلَى الْعَامِيِّ أَنْ يَلْتَزِمَ

الکرابیسی

پوچھ سے اور کیا الہراسی نے قطع کیا ہے کہ عامی پر یہہ واجب ہے کہ کوئی

مَذْهَبًا مُعَيَّنًا وَاخْتَارَ فِي جَمْعِ الْجَوَامِعِ أَنَّهُ يَجِبُ ذَلِكَ وَلَا

ایک معین مذہب لازم کرے اور جمع الجوامع مین یہہ اختیار کیا ہے کہ یہہ واجب تو ہے اور اسکو

يَفْعَلُهُ لِمُجَرَّدِ التَّشَهِّي بَلْ يَخْتَارُ مَذْهَبًا يُقَلِّدُهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ

صرف خواہش کے موافق دیکھہ کر نہ اختیار کرے بلکہ ایسا مذہب اختیار کرے کہ اسکے تقلید ہر باب

يَعْتَقِدُهُ أَرْجَحَ أَوْ مُسَاوِيًا لِغَيْرِهِ لَا مَرْجُوحًا وَقَالَ النَّوَوِيُّ

مین ارجح یا دوسرے کے مساوی اعتقاد کرے مرجوح نہ سمجھے اور نووی کہتا ہے

الَّذِي يَقْتَضِيهِ الدَّلِيلُ أَنَّهُ لَا يَلْزَمُهُ التَّمَذْهُبُ بِمَذْهَبٍ

کہ دلیل کا مقتضا تو یہہ ہے کہ اسکو کسی مذہب کا مقید ہونا لازم نہیں ہے

بَلْ يَسْتَفْتِي مَنْ شَاءَ لَكِنْ مِنْ غَيْرِ تَلَقُّطِ الرُّخَصِ وَلَعَلَّ مَنْ مَنَعَهُ

بلکہ جس سے چاہے فتوی پوچھ لے مگر رخصتون کو نہ تلاش کرے اور شاید جس نے اسکو منع کیا ہے

لَمْ يَثِقْ بِعَدَمِ تَلَقُّطِهِ وَإِذَا الْتَزَمَ مَذْهَبًا مُعَيَّنًا يَجُوزُ لَهُ الْخُرُوجُ

یعنی اسکے آسانیان تلاش کرنے پر اعتماد نہیں کیا اور جب کوئی مذہب معین لازم کر لیا تو جائز ہے کہ اس سے نکلے

عنه على الاصح وفي كتاب الزبد لابن رسلان والشافعي

اصح قول پہ جائز ہے اور ابن رسلان کی کتاب زبد میں ہے اور شافعی اور

ومالك والنعمان واحمد بن حنبل وسفيان وغيرهم من سائر

مالک اور نعمان اور احمد بن حنبل اور سفیان وغیرہ تمام ائمہ

الائمة على هدى وفي الاختلاف رحمة وفي شرحه غاية

ہدایت پہ ہیں اور اختلاف ان کا رحمت ہی اور غایۃ البیان

البيان اذا اختلف جواب مجتهدين متساويين فالاصح

جو شرح ہے اسکے اگر دو مجتہد برابر کی مختلف جواب دیویں تو اصح قول یہہ ہے

ان للمقلد ان يتخير بقول من شاء منهما وقد مر ما في

کہ مقلد کو جائز ہے جسکے قول کو چاہے اختیار کرے اور اس مسئلہ میں

التحفة في هذه المسئلة باب وهذا الذي ذكرناه من

جو تحفہ میں ہے سو گذر چکا ہے باب اور یہہ جو پہلے ذکر کیا ہی ایک امر

الامرين هو الذي مشى عليه جماهير العلماء

دو امروں میں سے یہہ ایسا ہے کہ جس پر جمہور علماء

من الآخذين بالمذاهب الاربعة ووصى به ائمة المذاهب

مذاہب اربعہ کے ہو گئے ہیں اور مذہب کی اماموں نے اپنے شاگردوں کو اسکے

اصحابهم قال الشيخ عبد الوهاب الشعراني في اليواقيت

وصیت کی ہے شیخ عبدالوہاب شعرانی یواقیت

والجواهر روي عن ابي حنيفة انه كان يقول لا ينبغي

والجواہر میں کہا ہے امام ابو حنیفہ سے روایت ہی کہ وہ کہا کرتے تھے کہ کسی کو

لمن لم يعرف دليلي ان يفتي بكلامي وكان رضي الله عنه اذا افتى يقول

جو میری دلیل نہ جانتا ہو سزاوار نہیں ہے کہ میری قول پر فتوی دیوے اور فتوی دیتے ہوئے

هذا رأي النعمان ابن ثابت يعني نفسه وهو أحسن

کہا کرتے یہ تو نعمان بن ثابت کی رائے ہے یعنی اپنے آپ کو مراد لیتے تھے اور جو ہم سے ہو سکا

ما قدرنا عليه فمن جاء بأحسن منه فهو أولى بالصواب

اسمین بہتر ہے پھر جو شخص اس سے بہتر لادے پس وہ صواب تر ہے

وكان الإمام مالك يقول ما من أحد إلا وماخوذ من

اور امام مالک کا یہ حال تھا کہ کہا کرتے تھے جو ہے سو اپنی کلام میں ماخوذ ہے

كلامه ومردود عليه إلا رسول الله صلى الله عليه

اور اسکا کلام قابل رد کے ہے بجز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

وآله وسلم وروى الحاكم والبيهقي عن الشافعي أنه

اور حاکم اور بیہقی شافعی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ

كان يقول إذا صح الحديث فهو مذهبي وفي رواية إذا

کہا کرتے تھے اگر حدیث صحیح ہو جاوے تو میرا مذہب وہی ہے اور ایک روایت میں ہے جب

رأيتم كلامي يخالف الحديث فاعملوا بالحديث واضربوا

میری کلام کو دیکھو کہ حدیث سے مخالف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میری کلام کو

بكلامي الحائط وقال يوما للمزني يا إبراهيم لا تقلدني

دیوار پر پٹک دو اور ایک دن مزنی سے کہا اے ابراہیم ہر ایک بات میں

في كل ما أقول وانظر في ذلك لنفسك فإنه دين وكان

میری تقلید نکرنا اور اس میں اپنی جان پر رحم کرنا کیونکہ یہ دین ہے اور شافعی

رحمة الله عليه يقول لا حجة قول أحد دون رسول الله

رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کسیکے قول میں حجت نہیں ہے سوای رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم وإن كثروا ولا في قياس ولا في

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگرچہ کہنے والے کثرت سے ہوں اور نہ کسی قیاس میں اور نہ

شيء وما ثم الا طاعة الله ورسوله بالتسليم وكان الامام

کسی شے مین اور یہان بجز طاعة اللہ اور اسکے رسول کے تسلیم کرنیکے اور کچھ نہین ہے اور امام

احمد يقول ليس لاحد مع الله ورسوله كلام وقال ايضا

احمد کہا کرتے تھے کہ کسیکو اللہ رسول کے ساتھہ کلام کی گنجایش نہین ہے اور ایک شخص سی یہ بھی کہا

لرجل لا تقلدني ولا تقلدن مالكا ولا الاوزاعي ولا

کہ میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالک کی اور نہ اوزاعی کی اور نہ

النخعي ولا غيرهم وخذ الاحكام من حيث اخذوا من

نخعی کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہان سی لے جہان سے انھون نے لیے ہین

الكتاب والسنة انتهى ثم نقل عن جماعة عظيمة من علماء

کتاب اور سنت سی تمام ہوا پھر اسنے علماء مذاہب مین سے ایک بڑے گروہ کا یہ حال

المذاهب انهم كانوا يعملون ويفتون بالمذاهب من غير

گروہ لوگ مذاہب کے مطابق عمل کرتے اور فتوی دیتے کسی مذہب معین کی

التزام مذهب معين من زمن اصحاب المذاهب الى

التزام نہین تھا ارباب مذاہب سے لیکر اوسکے زمانہ تک کا

زمانه على وجه يقتضي كلامه ان ذلك امر لم يزل العلماء

ایسے طور پر نقل کیا کہ اسکے کلام سے لازم آتا ہے کہ علماء متقدمین

عليه قديما وحديثا حتى صار بمنزلة المتفق عليه

اور متاخرین ہمیشہ اسی حال پر رہی ہین یہانتک کہ یہ حال متفق علیہ ہو گیا

فصار سبيل المسلمين الذي لا يصح خلافه ولا

اور مسلمانون کا ایسا راستہ پڑ گیا کہ اسکا خلاف صحیح نہین ہے اور ہمکو

حاجة بنا بعد ما ذكره وبسطه الى نقل الاقاويل ولكن

کیا ضرورت ہے کہ اسکے ذکر اور تفصیل کے بعد اقاویل نقل کرین اور لیکن

لا بأس أن نذكر بعض ما نحفظه في هذه الساعة

کچھ ڈر نہیں ہے کہ جو کچھ ہمکو اسوقت یاد ہی بیان کردیں

قال البغوي في مفتتح شرح السنة وإني في أكثر ما أوردته

بغوی شرح السنۃ کی ابتدا میں کہتا ہے اور میں نے جو اکثر بیان کیا ہی

بل في عامته متبع إلا القليل الذي لاح لي بنوع من

بلکہ سب کا سب اتبعیت سی بیان کیا ہے مگر کچھ تھوڑا سا جو مجھکو

الدليل في تأويل كلام محتمل أو إيضاح مشكل أو

کلام محتمل کی تاویل میں یا مشکل کے واضح کرنے میں یا

ترجيح قول على آخر وقال في باب الدعاء الذي يستفتح به الصلوٰة

ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دینی میں کسی دلیل سے ظاہر ہوا ہے اور اوس دعا کے باب میں جس سے نماز شروع

بعد ما ذكر التوجيه وسبحانك اللهم وقدره وغيره

کرتے ہیں توجیہ اور سبحانک اللہم کے ذکر کے بعد یہہ کہا ہی اور نماز

هذا من الذكر في افتتاح الصلوٰة فهو من الاختلاف المباح

شروع کرنے میں ادعیہ و اذکار ہی مروی ہین سو یہ اختلاف مباح ہے

فبأيها استفتح جاز وقال في باب المرأة لا تخرج إلا مع

پھر جس دعا سے نماز شروع کردیگا جائز ہی اور ایک باب میں کہا ہے عورت بدون محرم کے سفر کو نہ جاوی

محرم وهذا الحديث يدل على أن المرأة لا يلزمها الحج إذا

اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ عورت پر حج فرض نہیں ہے جس صورت میں

لم تجد رجلا ذا محرم تخرج معها وهو قول النخعي والحسن

کہ کوئی ایسا محرم مرد نہ ملے کہ اوس عورت کی ساتھہ جاوی اور یہ ہی نخعی اور حسن بصری کا قول ہے

البصري وبه قال الثوري وأحمد وإسحاق وأصحاب الرأي

اور یہ ہی ثوری اور احمد اور اسحق اور اصحاب الرای کہتے ہین

وَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ يَلْزَمُهَا الْخُرُوجُ مَعَ جَمَاعَةِ النِّسَاءِ وَهُوَ

اور ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ اوس عورت کو جماعت عورتوں کے ساتھ جانا لازم ہے یہ

قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَالْأَوَّلُ أَوْلَى بِظَاهِرِ الْحَدِيثِ قَالَ

امام مالک اور امام شافعی کا قول ہے اور ظاہر حدیث سے قول اول اولے ہے

الْبَغَوِيُّ فِي حَدِيثِ بَرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحْمَةُ اللهِ

بغوی بروع دختر واشق کی حدیث میں کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

عَلَيْهِ فَإِنْ كَانَ يَثْبُتُ حَدِيثُ بَرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ فَلَا حُجَّةَ

اگر بروع دختر واشق کی حدیث ثابت ہے تو

فِي قَوْلِ أَحَدٍ دُونَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بجز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے قول میں کچھ حجت نہیں ہے

فَقَالَ مَرَّةً عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَمَرَّةً عَنْ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ وَمَرَّةً عَنْ بَعْضِ

کیونکہ کبھی کہتا ہے معقل بن یساری اور کبھی معقل بن سنان سے اور کبھی کسی اشجعی سے

أَشْجَعَ وَإِنْ لَمْ يَثْبُتْ فَلَا مَهْرَ لَهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ انْتَهَى قَوْلُ

اور اگر وہ حدیث ثابت نہیں ہے تو اسکے لیے مہر نہیں ہے اور اسکے واسطے میراث

الْبَغَوِيِّ وَقَالَ الْحَاكِمُ بَعْدَ حِكَايَةِ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ إِنْ صَحَّ

ہے بغوی کا قول تمام ہوا اور حاکم بعد حکایت قول شافعی کے کہ اگر

حَدِيثُ بَرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ قُلْتُ بِهِ إِنَّ بَعْضَ مَشَايِخِهِ

حدیث بروع دختر واشق کے صحیح ہوتے تو میں اسکا قائل ہوتا کہتا ہے

قَالَ لَوْ حَضَرْتُ الشَّافِعِيَّ لَقُمْتُ عَلَى رُؤُوسِ أَصْحَابِهِ وَقُلْتُ

کہ ایک استاد کہتا تھا کہ اگر میں شافعی کے عہد میں ہوتا تو اسکی شاگردوں کی مجمع میں جا کر کہتا

قَدْ صَحَّ الْحَدِيثُ فَقُلْ بِهِ انْتَهَى قَوْلُ الْحَاكِمِ وَهٰكَذَا نَوْقِفُ

کہ حدیث تو صحیح ہی ہے اسکا قائل ہو جا حاکم کا قول تمام ہوا اور ایسی ہی

الشافعي في حديث بريدة الاسلمي في اوقات الصلوة

امام شافعی نے بریدہ اسلمی کی حدیث میں جو نماز کے اوقات میں ہے توقف کیا ہے

وصح الحديث عند مسلم فرجع جماعات من المحدثين و

اور یہ حدیث مسلم کے نزدیک صحیح ہی سو محدثین میں سے کئی جماعت نے رجوع کیا

هكذا في المعتصر استدرك البيهقي على الشافعي حديث

ایسی ہی معتصر کے مسئلہ میں بیہقی نے شافعی پر

عبد الله بن عمر واستدرك الغزالي على الشافعي في مسئلة

عبداللہ بن عمر کے حدیث سی خوردہ پکڑا ہے اور غزالی نے شافعی کے پانی کی نجاست کے

نجاسة الماء اذا كان دون القلتين في كلام كثير مذكور

مسئلہ میں جب وہ قلتین سے کمتر ہو کلام طویل میں جو احیاء العلوم میں مذکور ہے

في الاحياء وللنووي وجه ان بيع المعاطاة جائز على

خوردہ پکڑا ہے اور نووی کی ایک وجہ ہے کہ بیع معاطاۃ کے

خلاف نص الشافعي واستدرك الزمخشري على

برخلاف نص شافعی کے جائز ہے اور بعض مسائل میں زمخشری نے

ابي حنيفة في بعض المسائل منها ما قال في اية التيمم

امام ابوحنیفہ پر خوردہ پکڑا ہے ایک یہ کہ وہ جو سورۂ مائدہ میں سے ہے تیمم کے

من سورة المائدة قال الزجاج الصعيد وجه الارض ترابا

آیت میں کہا ہے زجاج کہتا ہی صعید زمین کا سطح ہے مٹی ہو

كان او غيره وان كان صخحا لا تراب عليه فلو ضرب

یا کچھ اور ہو اگرچہ صاف پتھر ہو کہ اس پر غبار نہ ہو پھر اگر تیمم نے اس پر

المتيمم يده عليه ومسح لكان ذلك طهوره وهو مذهب

اپنا ہاتھ مارا اور مسح کر لیا تو بیشک یہی اسکا پاک کرنے والا ہے اور یہ ہے

ابی حنیفۃ فان قلت فما تصنع بقولہ تعالیٰ فی سورۃ المائدۃ

ابوحنیفہ کا یہ مذہب ہی اگر تو یہ اعتراض کرے پہر کیا کہوگے سورۃ مائدہ کی اس آیت مین

فامسحوا بوجوھکم وایدیکم منہ ای بعضہ وھذا لا یتاتی

پس مسح کرو اپنی مونھون پہ اور ہاتھون پہ اوسمین سے یعنے کچھہ اوسمین سے اور اوس پتھر مین

فی الصخر الذی لا تراب علیہ قلت قالوا ان من لابتداء

کیونکہ صاف ہوتا ہی جسپر مٹی نہین ہوتی یہ امر نہین ہو سکتا مین جواب دونگا کہ فقہا کہتی ہین کہ منہ مین من ابتدا

الغایۃ فان قلت قولھم انھا لابتداء الغایۃ قول متعسف

غایت کا ہے پہر اگر تو کہے کہ فقہا کا یہ قول کہ من ابتدا غایت کا ہی زبردستی کا قول ہے

ولا یفھم من قول العرب مسحت برأسہ من الدھن ومن

اور عرب کی اس محاورہ سی مسحت براسہ من الدھن یعنے مین نے اس کے سر کو تیل لگا دیا اور

التراب ومن الماء الا معنے التبعیض قلت ھو کما تقول

مٹے لگا دی اور پانی لگا دیا تبعیض ہی کے معنے سمجھہ مین آتے ہین مین کہتا ہون تو سچ کہتا ہے

والاذعان للحق احق من المراء انتھی کلام الزمخشری

اور حق کا یقین کرنا ادمی کو سزاوارتر ہے زمخشری کا قول تمام ہوا

وھذا الجنس من مواخذات العلماء علی ائمتھم لاسیما

اور علمار کے ایسی ایسے اعتراض اپنے اماموں پر علی الخصوص

مواخذات المحدثین اکثر من ان تحصی وقد حکی لی شیخی

محدثین کے مواخذے گنتی سے زیادہ ہین اور بیشک میرے استاد شیخ

الشیخ ابوطاھر الشافعی عن شیخہ الشیخ حسن العجمی

شیخ ابوطاہر شافعی نے اپنی استاد شیخ حسن عجمی حنفی سے نقل مجھسی بیان کی

الحنفی انہ کان یامرنا ان لا نشدد علی نسائنا فی النجاسۃ

کہ ہمکو فرمایا کرتے تھے کہ ہم اپنی عورتون پہ قلیل نجاست کی باب مین

القليلة لمكان الحرج الشديد ويأمرنا ان ناخذ في ذلك
سخت گیری نکیا کریں کیونکہ بڑا سخت حرج ہے اور ہمکو فرماتے کہ اسمیں

بمذهب ابي حنيفة في العفو عما دون الدرهم وكان شيخنا
ابوحنیفہ کے مذہب پر درہم سے کم میں عفو پر عمل کیا کریں اور ہمارے استاد شیخ

ابوطاهر يرتضي هذا القول ويقول به في الانوار وانما
ابوطاہر اس قول کو پسند کرتے تھے اور اسکے قائل تھے انوار میں ہے اور

يحصل اهلية الاجتهاد بان يعلم امورا الاول كتاب
اجتہاد کا استحقاق بدون علم کئی امور کی نہیں ہوتا اول قرآن مجید

الله تعالى ولا يشترط العلم بجميعه بل بما يتعلق بالاحكام
اور یہ شرط نہیں ہے کہ سارے قرآن کا علم ہو بلکہ جس قدر احکام سے علاقہ رکھتا ہی

ولا يشترط حفظه بظهر القلب الثاني سنة رسول الله
اور نہ دل میں یاد کرلینا شرط ہے دوسری رسول اللہ

صلى الله عليه واله وسلم ما يتعلق بالاحكام لا جميعا
صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث جسقدر احکام سے متعلق ہیں سب نہیں

ويشترط ان يعرف منهما الخاص والعام والمطلق و
اور یہ شرط ہی کہ قرآن اور حدیث دونو میں سے خاص اور عام اور مطلق اور

المقيد والمجمل والمبين والناسخ والمنسوخ ومن السنة
مقید اور مجمل اور مبین اور ناسخ اور منسوخ کو بھی جانتا ہو اور صرف حدیث میں سے

المتواتر والاحاد والمرسل والمسند والمتصل والمنقطع و
متواتر اور احاد اور مرسل اور مسند اور متصل اور منقطع کو اور

حال الرواة جرحا وتعديلا الثالث اقاويل علماء الصحابة
باعتبار جرح اور تعدیل کے راویوں کا حال جانتا ہو تیسری علماء صحابہ کے

فَمَن بَعدَهُم اِجماعاً وَاِختلافاً اَلرَّابِعُ القِيَاسُ جَلِيُّهُ وَخَفِيُّهُ
اور انکے بعد کی علماء کی گفتگو بحث اجماعی اور اختلافی چوتھی قیاس جلی اور قیاس خفی
وَتَمييزُ الصَّحِيحِ مِنَ الفَاسِدِ اَلخَامِسُ لِسَانُ العَرَبِ لُغَةً وَ
اور قیاس صحیح اور فاسد کی تمیز ہے پانچوین عربی زبان باعتبار لغت اور
اِعرَاباً وَلَا يُشتَرَطُ التَّبَحُّرُ فِي هٰذِهِ العُلُومِ بَل يَكفِي مَعرِفَةُ جُملٍ
اعراب کی اور ان علوم مین تبحر شرط نہین ہے بلکہ اسمین سے مجملاً معرفت کافی ہے
مِنهَا وَلَا حَاجَةَ اَن يَتَتَبَّعَ الاَحَادِيثَ عَلٰى تَفَرُّقِهَا بَل يَكفِي اَن
اور یہ حاجت نہین کہ متفرق احادیث کو تلاش کرتا پھرے بلکہ اتنا کافی ہے کہ
يَكُونَ لَهُ اَصلٌ مُصَحَّحٌ يَجمَعُ اَحَادِيثَ الاَحكَامِ كَسُنَنِ التِّرمِذِيِّ
اسکے پاس کوئی اصل الاجماع احکامی احادیث کی صحت کی موجود ہو جیسے سنن ترمذی
وَالنَّسَائِيِّ وَغَيرِهِمَا كَاَبِي دَاؤُدَ وَلَا يُشتَرَطُ ضَبطُ جَمِيعِ
اور سنن نسائی اور انکے سوا جیسی سنن ابی داؤد اور نہ یہ شرط ہی کہ اجماع
مَوَاضِعِ الاِجمَاعِ وَالاِختِلَافِ بَل يَكفِي اَن يَعرِفَ فِي
اور اختلاف کے تمام مواضع ضبط کرے بلکہ اتنا کافی ہے کہ جس
المَسئَلَةِ الَّتِي يَقضِي فِيهَا اَنَّ قَولَهُ لَا يُخَالِفُ الاِجمَاعَ
مسئلہ مین حکم دیتا ہے یہ سمجھ لے کہ میرا قول اجماع کے مخالف ہونے مین ہے
بِاَن يَعلَمَ اَنَّهُ وَافَقَ بَعضَ المُتَقَدِّمِينَ اَو يَغلِبَ عَلٰى
اسطور کہ یقینی جان لیوے کہ میرا قول بعض متقدمین کے موافق ہے یا بالظن غالب
ظَنِّهِ اَنَّهُ لَم يَتَكَلَّم الاَوَّلُونَ فِيهَا بَل تَوَلَّدَت فِي عَصرِهِ
یہ معلوم ہو کہ متقدمین نے اسمین گفتگو نہین کی بلکہ اسی زمانہ مین حادث ہوا ہے
وَكَذَا مَعرِفَةُ النَّاسِخِ وَالمَنسُوخِ وَكُلُّ حَدِيثٍ اَجمَعَ السَّلَفُ
اور ایسی ہی ناسخ اور منسوخ کی آگاہی اور جس حدیث کو سلف نے بالاجماع مان لیا ہو

على قبوله او تواترت اهلية رواته فلا حاجة الى البحث

یا اوسکی راویوں کے اہلیت متواتر ہو رہی ہو تو اسکے راویوں کے

عن عدالة رواته وما عدا ذلك يبحث عن عدالة رواته

عدالت میں بحث کرنیکی کچھ حاجت نہیں ہے اور اسکے علاوہ حدیث کے راویوں کی عدالت میں بحث کیجاے

واجتماع هذه العلوم انما اشترط في المجتهد المطلق الذي

اور ان علوم کا جمع ہونا جو شرط ٹھہرا ہے تو وہ اس مجتہد مطلق میں ہے کہ

يفتي في جميع ابواب الشرع ويجوز ان يكون مجتهدا في

تمام شرعی ابواب میں فتوی دیوے اور جائز ہے کہ کسی باب میں

باب دون باب فمن شرط الاجتهاد معرفة اصول الاعتقاد

مجتہد ہو کسی میں نہو اور اعتقادی اصول کے آگاہی اجتہاد کی شرط ہی

قال الغزالي ولا يشترط معرفته على طرق المتكلمين

غزالی کہتا ہی متکلمین کیطرف کی معرفت دلائل کے ساتھ شرط نہیں ہے

بادلتها التي يحررونها ومن لا يقبل شهادته من المبتدعة

جو دلائل کہ وہ تحریر کرتے ہیں اور بدعتیوں میں سے جسکی شہادت مقبول نہیں ہوتی

لا يصح تقليده القضاء وكذا تقليد من لا يقول بالاجماع

اوسکو قاضی کرنا صحیح نہیں ہے اور ایسا ہی ایسے کا قاضی کرنا جو اجماع کا قائل نہو

كالخوارج او باخبار الاحاد كالقدرية او بالقياس

جیسے خارجی لوگ یا اخبار احاد کا قائل نہو جیسے قدریہ یا قیاس کا قائل نہو

كالشيعة وفي الانوار ايضا ولا يشترط ان يكون للمجتهد

جیسے شیعے اور یہی انوار میں ہے اور یہ شرط نہیں کہ مجتہد کا

مذهب مدون واذا دونت المذاهب جاز للمقلد ان

مذہب مدون ہی ہوا کرے اور جب مذاہب مدون ہو جاویں تو مقلد کو جائز ہے

ينتقل من مذهب وعند الاصوليين ان عمل به في

ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں چلا جاوے اور اصولیین کے نزدیک اگر اس پر کسی حادثہ میں

حادثة فلا يجوز فيها ويجوز في غيرها وان لم يعمل جاز

عمل کر چکا ہے تو اس حادثہ میں انتقال جائز نہیں اور حادثہ میں جائز ہی اور اگر ابھی عمل نہیں کیا

فيها وفي غيرها ولو قلد مجتهدا في مسائل واخر في مسائل

تو اسمیں او دوسرے میں بھی روا ہی اور اگر بعض مسائل میں ایک مجتہد کی تقلید کرے اور دوسرے مجتہد کی اور مسائل میں تقلید کی تو جائز ہی

جاز وعند الاصوليين لا يجوز ولو اخذ من كل مذهب الاهون

اور اصولی والوں کی نزدیک جائز نہیں ہے اور اگر ہر مذہب میں سے سہل سہل چھانٹ

قال ابو اسحاق يفسق وقال ابن ابي هريرة لا ورجحه في

لیا تو ابو اسحاق کہتا ہی وہ فاسق ہی اور ابن ابی ہریرہ کہتا ہی فاسق نہیں ہوتا اور

بعض الشروح وفي الانوار ايضا المنتسبون الى مذهب

بعض شرحوں میں اسکو ترجیح دی ہے اور یہ بھی انوار میں ہے منتسب طرف مذہب

الشافعي وابي حنيفة ومالك واحمد رض اصناف احدها

شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے کئی قسم کے ہیں

العوام وتقليدهم للشافعي متفرع على تقليد الميت

ایک تو عوام اور انکی تقلید شافعی کیواسطے میت کی تقلید پر متفرع ہے

الثاني البالغون الى رتبة الاجتهاد والمجتهد لا يقلد

دوسری قسم جو اجتہاد کی رتبہ کو جا پہنچے ہیں اور مجتہد ہو کر مجتہد کی تقلید نہیں کیا کرتا

مجتهدا وانما ينتسبون اليه لجريهم على طريقته في

اور منتسب اسواسطے کہلاتے ہیں کہ اجتہاد میں

الاجتهاد واستعمال الادلة وترتيب بعضها على بعض

اور دلائل کی استعمال میں اور بعض کو بعض پر ترتیب دینی میں اسکے طریقہ پر چلتے ہیں

الثالث المتوسطون وهم الذين لم يبلغوا رتبة الاجتهاد

تیسری قسم درمیانے لوگ یہ وہ ہوتے ہیں کہ اجتہاد کا رتبہ تو نہیں پاتے

لكنهم وقفوا على أصول الإمام وتمكنوا من قياس ما لم

پر وہ امام کے اصول سے واقف ہو جاتے ہیں اور یہ قدرت ہو جاتی ہے

يجدوه منصوصا على ما نص عليه وهؤلاء مقلدون

کہ جو مسئلہ منصوص نہیں پاتے اسکو منصوص پر قیاس کر لیتے ہیں اور یہی گروہ اسکے مقلد ہوتے ہیں

وكذا من يأخذ بقولهم من العوام والمشهور أنهم

اور ایسی ہی عوام میں سے جو لوگ ائمہ کے قول پر عمل کرتے ہیں اور مشہور یہ ہی کہ ایسے شخص

لا يقلدون في أنفسهم لأنهم مقلدون وقال أبو

خود مقتدا نہیں ہوتے ہیں کیونکہ وہ آپ مقلد ہوتے ہیں اور ابو

الفتح الهروي وهو من تلامذة الإمام مذهب عامة

الفتح ہروی امام کے شاگردوں میں کا کہنا ہے عام فقہا کا مذہب

الأصحاب في الأصول أن العامي لا مذهب له فإن وجد

اصول میں یہ ہی کہ عامی کا کوئی مذہب نہیں ہی اگر اسنے کوئی مجتہد پایا تو اسکے

مجتهدا قلده وإن لم يجده ووجد متبحرا في مذهب

تقلید کرے اور اگر مجتہد نہ پایا تو متبحر فے المذہب پایا تو اوسکا

قلده فإنه يفتيه على مذهب نفسه وهذا تصريح بأنه

مقلد ہو گیا وہ متبحر ہے اسکو اپنے مذہب کا فتوے دیوے گا اور یہ اسبات کی تصریح ہے

يقلد المتبحر في نفسه والمرجح عند الفقهاء أن العامي

کہ متبحر فے نفسہ مقتدا ہوتا ہے اور قول مرجح فقہا کے نزدیک یہ ہی کہ عامی

المنتسب إلى مذهب له مذهب ولا يجوز له مخالفته ولو

جو کسی مذہب کیطرف منتسب ہی اسکا یہی مذہب ہوتا ہی اور اسکو اس مذہب کی مخالفت جائز نہیں ہوتے

يم يكن منتسبا الى مذهب فهل تجوز ان يتخير

اور اگر وہ کسیمذہب کیطرف منتسب نہو تو آیا اسکو جائز ہے کہ پسند کرے

ويتقلد اى مذهب شاء فيه خلاف مبنى على انه

جس مذہب کا چاہے مقلد ہو جاوے اسمیں خلاف ہے اسپر مبنی ہے

يلزمه التقليد بمذهب معين ام لا فيه وجهان قال

کہ عامی کو کسی مذہب معین کے تقلید لازم ہے یا نہیں اسمیں دو وجہ ہیں

النووى والذى يقتضيه الدليل انه لا يلزمه بل يستفتى

نووی کہتا ہے دلیل کا تقاضہ تو یہ ہی کہ تعیین لازم نہیں ہے بلکہ

من شاء ومن اتفق لكن من غير تلقط للرخص فى

جس سے چاہے اور جس سے اتفاق پڑے فتوی پوچھے سہل سہل نہ ڈھونڈا کرے

كتاب اداب القاضى من فتح القدير واعلم ان ما ذكر

فتح القدیر کے کتاب آداب القاضی میں ہے اور سمجھ لے کہ مصنف نے

المصنف فى القاضى ذكر فى المفتى فلا يفتى الا المجتهد وقد

جو جو قاضی کے حق میں ذکر کیا ہی وہ ہی مفتی کے حق میں ذکر کیا ہے سو مجتہد کے سوا اور لوگ فتوی نہ دیا کریں

استقر راى الاصوليين على ان المفتى هو المجتهد

اور بیشک اصولیوں کی رای اسپر ٹھہر گئی ہی کہ مفتی مجتہد ہی ہوتا ہے

فاما غير المجتهد ممن يحفظ اقوال المجتهد فليس بمفتى

اور غیر مجتہد کہ مجتہد کے مسائل یاد رکھتا ہو سو مفتی نہیں ہوتا

والواجب عليه اذا سئل ان يذكر قول المجتهد على طريق

اور اسپر یہ ہی واجب ہے کہ جب اس سے مسئلہ پوچھیں تو مجتہد کا قول بطور

الحكاية كابى حنيفة على جهة الحكاية فعرف ان ما يكون فى

حکایت کی بیان کر دی جیسا ابو حنیفہ کی حکایۃ پس معلوم ہوا کہ جو ہماری

زَمَانِنَا مِنْ فَتْوَى الْمَوْجُوْدِيْنَ لَيْسَ بِفَتْوَى بَلْ هُوَ نَقْلُ كَلَامِ الْمُفْتِي

زمانہ میں حال کے مفتیوں کا فتوی ہوتا ہے وہ فتوے نہیں ہے بلکہ مفتی کے کلام کا نقل کرنا ہے

لِيَأْخُذَ بِهِ الْمُسْتَفْتِي وَطَرِيْقُ نَقْلِهِ كَذَلِكَ عَنِ الْمُجْتَهِدِ

تا کہ پوچھنے والا اوس پر عمل کرے اور مجتہد سے بطور حکایت نقل کرنے کا طریقہ

أَحَدُ أَمْرَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ لَهُ سَنَدٌ فِيْهِ إِلَيْهِ أَوْ يَأْخُذَ مِنْ كِتَابٍ

دو میں سے ایک امر ہے یا تو اوس کے پاس اوس مجتہد کی طرف سے اوس مسئلہ میں سند ہو یا کتاب

مَعْرُوْفٍ تَدَاوَلَتْهُ الْأَيْدِيْ نَحْوُ كُتُبِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَ

مشہور و معروف سے لیوے جو دست بدست چلی آتی ہے جیسے محمد بن حسن کی کتابیں اور

نَحْوِهَا مِنَ التَّصَانِيْفِ الْمَشْهُوْرَةِ لِلْمُجْتَهِدِيْنَ لِأَنَّهُ بِمَنْزِلَةِ

اونکی اسناد اور مجتہدوں کی مشہور تصنیفات کیونکہ یہہ کتب بمنزلہ اونکے

الْخَبَرِ الْمُتَوَاتِرِ عَنْهُمْ أَوِ الْمَشْهُوْرِ هَكَذَا ذَكَرَ الرَّازِيُّ فَعَلَى هَذَا

خبر متواتر کے یا خبر مشہور کے ہیں ایسا ہی رازی نے ذکر کیا ہے اس بیان کے موافق

لَوْ وُجِدَ بَعْضُ نُسَخِ النَّوَادِرِ فِيْ زَمَانِنَا لَا يَحِلُّ رَفْعُ مَا فِيْهَا

اگر بعضے نئی کتابیں اس زمانہ میں ملیں تو اون کے مسائل کو امام محمد کی طرف منسوب کرنا

إِلَى مُحَمَّدٍ وَلَا إِلَى أَبِيْ يُوْسُفَ لِأَنَّهَا لَمْ تَشْتَهِرْ فِيْ عَصْرِنَا فِيْ

حلال نہیں ہے اور نہ ابو یوسف کی طرف کیونکہ یہہ نئی کتابیں ہمارے زمانہ میں ہمارے ملک میں

دِيَارِنَا وَلَمْ تَتَدَاوَلْ نَعَمْ إِذَا وُجِدَ النَّقْلُ عَنِ النَّوَادِرِ مَثَلًا

مشہور نہیں ہوئیں اور ہم میں رواج پکڑا ہاں اگر کوئی ان نئی کتابوں کا مسئلہ

فِيْ كِتَابٍ مَشْهُوْرٍ مَعْرُوْفٍ كَالْهِدَايَةِ وَالْمَبْسُوْطِ كَانَ ذَلِكَ

مشہور و معروف کتابوں میں ملجاوے مثلاً جیسے ہدایہ اور مبسوط تو اب

تَعْوِيْلًا عَلَى ذَلِكَ الْكِتَابِ فَلَوْ كَانَ حَافِظًا لِلْأَقَاوِيْلِ

اوس کتاب پر اعتماد ہوگا پس اگر وہ مفتی مجتہدون کے مختلف اقوال کا

المختلفة للمجتهدين ولا يعرف الحجة ولا قدرة له على الاجتهاد

حافظ ہووے اور حجت کو نجانتا ہو اور نہ اوسکے اتنی قدرت ہے کہ اجتہاد کرسکے

للترجيح لا يقطع بقول منها ولا يفتي به بل يحكيها للمستفتي

ترجیح پیدا کرسکے تو اول اقوال میں سے کسی قول کو قطعی نہ ٹھہراوے اور نہ اوسکو فتوی دیوے بلکہ مسائل کے سائل سے بیان

فيختار المستفتي ما يقع في قلبه انه الاصوب ذكره في

کردے پہر سائل جو اوسکے دلکو اصوب معلوم ہوتا ہو اختیار کرلے یہہ تقریر بعض جوامع میں مذکور ہے اور میری رائے میں

بعض الجوامع وعندي انه لا يجب عليه حكاية كلها بل

یہہ ہے کہ اوسپر تمام اقوال کا بیان کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اوسکو اتنا ہی کافی ہے کہ اونمیں سے کوئی ایک قول بیان کردے

يكفيه ان يحكي قولا منها فان المقلد له ان يقلد اي مجتهد شاء

کیونکہ مقلد کو تو اختیار ہے جس مجتہد کی چاہے تقلید کرے

فاذا ذكر احدهما فقلده حصل المقصود نعم لا يقطع عليه

پس جب اوسنے ایک قول بیان کردیا اور اوسنے تقلید کرلی تو مطلب حاصل ہوگیا ہاں اوسپر قطع نکردے

فيقول جواب مسئلتك كذا بل يقول قال ابو حنيفة حكم

کہ یوں کہے تیرے مسئلہ کا جواب یہہ ہی ہے بلکہ اسطور کہے کہ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اس

هذا كذا نعم لو حكى الكل فالاخذ بما يقع في قلبه انه اصوب

حکم یہہ ہے ہاں اگر اوسنے سب اقوال بیان کیے پہر جو اوس کے دلمیں اصوب معلوم ہوتا ہو وہی اختیار کرنا چاہیے اور

واولى والعامي لا عبرة بما يقع في قلبه من صواب الحكم

عامی کے دل خطرہ کا کچھہ اعتبار نہیں کہ اوسکے دلمیں حکم کا صواب ہونا یا خطا

وخطائه وعلى هذا اذا استفتى فقيهين اعني مجتهدين

ہوتا واقع ہو اس تقریر کے موافق اگر اوسنے دو فقیہوں یعنے دو مجتہدوں سے پوچھا پہر اونہوں نے

فاختلفا عليه الاولى ان ياخذ بما يميل اليه قلبه منهما

مختلف بیان کیا تو اولے یہہ ہے کہ اونمیں سے جسکی طرف اوسکے دلکا میلان ہو اختیار کرلے

وعندي أنه لو أخذ بقول الذي لا يميل إليه جاز لأن ميله وعدمه

اور میرے نزدیک یہہ ہے کہ اگر وہ اسکا قول بھی اختیار کرلے جدہر میلان نہیں ہے تو جائز ہے کیونکہ

[illegible] واجب عليه تقليد مجتهد وقد فعل أصاب ذلك المجتهد

میل اور عدم میل یکسان ہو اور اوسپر کسی ایک مجتہد کی تقلید واجب ہے سو وہ کرچکا وہ مجتہد

أو أخطأ وقالوا المنتقل من مذهب إلى مذهب باجتهاد وبرهان

مصیب ہو یا مخطی ہو اور فقہا کہتے ہین کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب کیطرف بذریعہ اجتہاد اور

آثم يستوجب التعزير فبلا اجتهاد وبرهان أولى ولا بد أن يراد بهذا

برہان کے منتقل ہونیوالا گنہگار ہوتا ہے سزاوار تعزیر کا ہے سو بلا اجتہاد اور بلا برہان ایسے تو

الاجتهاد معنى التحري وتحكيم القلب لأن العامي ليس له اجتهاد ثم

سزاوار ہے اور ضرور ہے کہ اس اجتہاد سے تحری اور دل کا یقین مراد ہو اسلیے کہ عامی کے واسطے اجتہاد نہین ہوتا

حقيقة الانتقال إنما تتحقق في حكم مسألة خاصة قلد فيه وعمل

پھر انتقال کی حقیقت تو صرف ایک خاص ایسے مسئلہ کے حکم مین جسمین تقلید کیکے عمل کرچکا ہو ثابت ہوتی ہے۔

به وإلا فقوله قلدت أبا حنيفة فيما أفتى به من المسائل مثلا و

ورنہ تو اوسکا مثلاً یہہ کہنا کہ مینے ابوحنیفہ کے مسائل مین جو جو وہ فتوے دیوین تقلید کی ہے

التزمت العمل به على الإجمال وهو لا يعرف صورها ليس حقيقة

اور اوسی پر عمل لازم کرلیا ہے حالانکہ وہ مسائل کی صورتین نہین جانتا حقیقت مین تقلید نہین

التقليد بل هذا حقيقة تعليق التقليد أو وعد به كأنه التزم

ہے بلکہ یہہ حقیقت مین تقلید یا عدم تقلید کو معلق کرنا ہے گویا اوسنے

أن يعمل بقول أبي حنيفة فيما يقع له من المسائل التي تتعين في

ابوحنیفہ کے قول پر اون مسائل مین جو جو حوادث مین متعین ہوینگے

الوقائع فإن أرادوا هذا الالتزام فلا دليل على وجوب اتباع

عمل کرنا التزام کیا ہے۔ پس اگر فقہا کی مراد تقلید سے یہہ ہے التزام ہے تو مجتہد معین کے اتباع

المجتهد المعين بالزام من نفسه ذلك قولا او نية شرعا بل الدليل و

واجب ہونے پر اپنے آپ اتباع لازم کر لینے سے زبانی یا نیت کر کے کوئی شرعی دلیل نہیں ہے

اقتضى العمل بقول المجتهد فيما احتاج اليه بقوله تعالى فاسئلوا

بلکہ دلیل [illegible] قول پر عمل [illegible] جہاں کہ اوسکے قول کیطرف حاجت پڑے یعنی جیسے پوچھو

اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون والسؤال انما يتحقق عند طلب

یاد رکھنے والوں سے اگر تم [illegible] نہیں جانتے اور پوچھنا جب سے پیدا ہوتا ہے کہ حادثہ معینہ کے حکم

حكم الحادثة المعينة وحينئذ اذا ثبت عنده قول المجتهد

کی تلاش پڑے اور اب اگر مجتہد کا قول اوسکے پاس ثابت ہو جاوے گا تو اوسپر عمل واجب

وجب عمله به والغالب ان مثل هذه الزامات منهم لكف الناس عن

ہو وے گا اور غالب یہ ہے کہ ایسے ایسے الزامات فقہا کیطرف سے ہیں تاکہ لوگ رخصتوں کی

تتبع الرخص والا اخذ العامي في كل مسئلة بقول مجتهد اخف

تلاش سے باز رہیں اور نہیں تو عامی ہر مسئلہ میں مجتہد کا وہی قول لیوے گا جو اوسپر آسان ہو

وانا لا ادري ما يمنع هذا من النقل والعقل فكون الانسان متتبع

اور میں نہیں جانتا کہ اسکو نقل اور عقل میں سے مانع ہے پس انسان کا اپنی جان پر سہولت کا

ما هو اخف على نفسه من قول مجتهد يسوغ له الاجتهاد ما

متلاشی رہنا ایسے مجتہد کے قول سے کہ جسکو اجتہاد کرنا جائز ہووے مجھکو معلوم نہیں کہ شرع سے

علمت من الشرع ذمه عليه وكان صلى الله عليه وسلم يحب ما

اوسپر اوسکے مذمت کی ہو اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے امت پر سہولت کو محبوب رکھتے

خفف عن امته والله سبحانه اعلم بالصواب انتهى وهذا آخر

تھے اور اللہ سبحانہ ثواب کو خوب جانتا ہے ہو چکی عبارت فتح القدیر کی اور یہ اوسکا آخر ہے جو ہمنے

ما اردنا ايراده في هذه الرسالة والحمد لله اولا و آخرا

اس رسالہ میں بیان کرنا چاہتا تھا۔ اور اول اور آخر اللہ کی ستائش ہے۔